برصغیر میں کتب احادیث کے اردو تراجم: ایک جائزہ

مقالہ

برائے پی ایچ ڈی

2017

تحقیق کار

ابوبکر ابراھیم

A161019

نگراں کار

ڈاکٹرفھیم الدین احمد

اسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ مطالعات ترجمہ

شعبہ ترجمہ

اسکول برائے السنہ،لسانیات و ہندوستانیات

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی،حیدرآباد(انڈیا)

500032

انتساب

والد محترم کے نام

جن کے

فیض تربیت نے

مجھے

حصولِ علم کی جستجو عطا کی

فہرست

❑ پیش لفظ		6
❑ باب اول	: **حدیث کا تعارف**	11
	اسلام میں حدیث کا مقام	12
	تعارف علم حدیث	25
❑ باب دوم	: **اردو میں احادیث کے تراجم کی روایت**	37
	مذہبی تراجم کی روایت	38
	اردو میں حدیث کے ترجمے کی روایت	45
	چند مشہور مترجمین حدیث	57
❑ باب سوم	: **صحاح ستہ کے اردو تراجم**	64
	صحاح ستہ کا اجمالی تعارف	65
	صحیح بخاری کے اردو تراجم	80
	صحیح مسلم کے اردو تراجم	114
	سنن ابوداود کے اردو تراجم	129
	جامع ترمذی کے اردو تراجم	143
	سنن نسائی کے اردو تراجم	157
	سنن ابن ماجہ کے ااردو تراجم	164

باب چہارم :	کتب مشہورہ کے اردو تراجم	176
	مؤطا امام مالک	178
	مشکوٰۃ المصابیح	188
	ریاض الصالحین	211
	بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام	221
باب پنجم :	اربعین کے اردو تراجم	230
	اربعین (چالیس احادیث) کا تعارف اور روایت	231
	فہرست تراجم اربعین	234
باب ششم :	دیگر کتب حدیث کے تراجم	242
	دیگر کتب احادیث کے تراجم کی فہرست	244
اختتامیہ :		269
کتابیات :		275

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

انسان اور مذہب کا تعلق اس وقت سے ہے جب سے انسان اس دنیا میں آیا۔ گرچہ دنیا میں ایسے افراد بھی رہتے ہیں جو انسانوں کے لیے مذہب کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتے ،لیکن اس کے باوجود انسانوں کو اپنی زندگی گزارنے کے دوران جب جب کسی ہدایت اور رہنمائی کی ضرورت ہوئی تو اس کے لیے انہوں نے کسی نہ کسی مذہب کی اتباع قبول کی ہے۔تمام انسانوں کا اپنے مذہب کے بارے میں یہ ایقان ہے کہ اسی مذہب کی پیروی میں نجات اور کامیابی ہے جس کو وہ مانتے ہیں۔انسان کی اسی فکر نے لوگوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ پر آمادہ کیا ہے۔ دُنیا میں جتنے بھی مذاہب کے ماننے والے ہیں اُنہوں نے اپنی مذہبی تعلیمات کو دُنیا کی اکثر زبانوں میں منتقل کرنے کا کام کیا ہے۔ دیگر زبانوں میں اپنے مذہبی صحائف کو منتقل کرنے کا یہ کام قدیم زمانے سے ہی جاری ہے ۔یہی وجہ ہے کہ فن ترجمہ کو جن تین اسباب سے فروغ حاصل ہوا ہے اُن میں سیاست، تجارت کے ساتھ مذہب بھی نہایت اہم عنصر ہے۔ اول الذکر دونوں چیزیں وقت اور زمانے کے ساتھ کبھی کبھی محدود ہوجاتی ہیں مگر مؤخر الذکر بلا قید زمان ومکاں ترقی پاتا ہے۔اس کا محرک ہر مذہبی شخص کا اپنے مذہب سے لگاؤ اور قلبی تعلق ہوتا ہے۔ دنیا میں جتنے بڑے مذاہب پائے جاتے ہیں اُن کی تبلیغ میں روز بروز جو اضافہ ہو رہا ہے اس کے پیچھے یہی فکر کارفرما ہے۔

مذہب اسلام کا شمار بھی دنیا کے بڑے مذاہب میں ہوتا ہے۔ جس کی تبلیغ واشاعت کا سلسلہ روز اول سے جاری ہے۔ مذہب اسلام کی بنیاد دو چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (1) قرآن مجید جسے کہ رب کا کلام مانا جاتا ہے اور (2) حدیث پاک جو پیغمبر اسلام محمد نبی ﷺ کے اقوال وافعال کا مجموعہ ہیں۔

مسلمانوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت کے حوالے سے ان دونوں بنیادی مصادر کا دُنیا بھر کی زبانوں میں ترجمہ کیا ہے، جن میں اردو زبان بھی شامل ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید کا پہلا اُردو ترجمہ شاہ رفیع الدینؒ نے سن 1776ء میں کیا ہے جب کہ حدیث پاک کے اولین اُردو ترجمہ کے نقوش خواجہ بندہ نوازؒ کے فرزند سید محمد اکبر حسینی کی کتاب میں ملتے ہیں جو 1420ء سے قبل تحریر کی گئی ہے۔ بعدازاں دونوں بنیادی

ماخذات کے ایک سے زائد کئی اُردو تراجم منظرِ عام پر آئے ہیں۔ایک تحقیق کے مطابق زبانِ اُردو میں قرآن مجید کے تقریباً1100 سے زائد تراجم ہو چکے ہیں جب کہ حدیثِ پاک کی مختلف کتابوں کے تراجم کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔زیر بحث مقالہ میں دراصل کتب احادیث کے اردو تراجم کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔مقالہ کا عنوان ''برصغیر میں کتب احادیث کے اردو تراجم: ایک جائزہ'' ہے۔قرآن کے ترجموں پر تحقیق ایک مشکل کام ہونے کے باوجود اس میں اس اعتبار سے آسانی پائی جاتی ہے کہ وہ ایک ہی مبسوط کتاب ہے۔ جب کہ احادیث کا معاملہ یہ ہے کہ اپنی نوعیت اور کیفیت کے لحاظ سے اس کی مختلف کتابیں پائی جاتی ہیں۔چنانچہ ہم نے اپنے مقالے میں ان تمام نوعیت کی کتابوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے جو برصغیر میں معروف ہیں اور جن کے اردو ترجموں کا کام مختلف ادوار میں یہاں ہوتا رہا ہے۔زیر بحث مقالے کو ہم نے 6/ابواب میں تقسیم کیا ہے۔جن کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

باب اول	:	حدیثِ پاک کا مقام اوراس کی قانونی حیثیت
باب دوم	:	اردو میں حدیث کے تراجم اوراُس کی ارتقاء
باب سوم	:	کتبِ ستہ کے اُردو تراجم کا جائزہ
باب چہارم	:	کتبِ مشہورہ کے اُردو تراجم کا جائزہ
باب پنجم	:	اربعین کے اُردو تراجم کا جائزہ
باب ششم	:	دیگر کتبِ حدیث کے اُردو تراجم کا جائزہ

باب اول میں تمہیداً ''حدیثِ پاک کا مقام اوراس کی قانونی حیثیت'' پر گفتگو کی گئی ہے تاکہ احادیث کے ترجمہ کی اہمیت وضرورت واضح ہو سکے۔اس باب میں قرآن مجید کی آیات اور فرامین نبوی ﷺ کے ذریعہ حدیث کے مقام اوراس کی قانونی حیثیت کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے، نیز مذہب اسلام میں اس کی شرعی حیثیت بھی بیان کی گئی ہے۔

باب دوم ''اردو میں حدیث کے تراجم اوراُس کا ارتقاء'' سے متعلق ہے۔اس باب میں ابتداًاردو میں حدیث کے ترجموں کے آغاز اور درجہ بدرجہ اس کے ارتقا پر بحث کی گئی ہے۔تحقیق کے ذریعے اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ اُردو زبان میں حدیث کے ترجموں کے اولین نقوش کا پتہ لگایا جائے اوراس کے ذریعے اردو میں حدیث کے اولین ترجمہ کی تعیین اورنشاندہی کی جائے۔اس کے علاوہ اس باب میں حدیث کے تراجم کے ابتدائی مراحل پر بھی بحث کی گئی ہے۔اسی باب میں احادیث کے کچھ اہم اردو مترجمین کا بھی تعارف پیش کیا گیا ہے۔

باب سوم میں ''کتبِ ستہ کے اُردو تراجم کا جائزہ'' لیا گیا ہے، جن میں بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، سنن نسائی شریف، ابن ماجہ شریف کے اُردو تراجم کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ہر ترجمے کے مختصر تعارف کے ساتھ بطورِ نمونہ ایک حدیث کا متن اور اس کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ترجمہ کی نوعیت اور اس کی کیفیت پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں کتاب کی تفصیلات بھی درج کی گئی ہیں۔

باب چہارم کا عنوان ''کتبِ مشہورہ کے اُردو تراجم کا جائزہ'' ہے۔ اس باب کے تحت صحاح ستہ کی کتب احادیث کے علاوہ جو مشہور کتب احادیث ہیں ان کے اردو تراجم پر گفتگو کی گئی ہے۔ ان میں مشکوٰۃ المصابیح شریف، مؤطا امام مالک شریف، ریاض الصالحین شریف اور بلوغ المرام شریف شامل ہیں۔ ہر کتاب کے تراجم پر گفتگو سے قبل ان کتابوں اور ان کے مترتبین کا بھی اجمالی تعارف پیش کیا گیا ہے۔ سابقہ باب کی طرح یہاں بھی ہر کتاب میں سے نمونے کے طور پر ایک حدیث کا متن اور اس کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ترجمہ کی خصوصیت اور اس کی نوعیت بھی بیان کی گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ترجمہ شدہ کتاب کی دیگر تفصیلات بھی درج کی گئی ہیں۔

باب پنجم ''اربعین کے اُردو تراجم کے جائزہ'' پر مشتمل ہے۔ حدیثوں کے وہ مجموعے جن کی تعداد چالیس احادیث پر مشتمل ہوتی ہے انہیں اربعین کہا جاتا ہے۔ اس بات میں ان مجموعوں کے اردو تراجم کو جمع کیا گیا ہے، نیز کتاب، مترجم، موضوع اور کیفیت پر بھی اجمالی گفتگو کی گئی ہے۔

باب ششم کا موضوع ''دیگر کتبِ حدیث کے اُردو تراجم'' ہے۔ اس باب میں حدیث کی ایسی کتابوں کے اردو تراجم کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو مذکورہ بالا زمرہ بندی میں شامل نہیں ہیں۔ مختلف ادوار میں برصغیر کے مختلف علمائے کرام نے الگ الگ ضرورتوں کے تحت حدیث کے مجموعے اردو ترجموں کے ساتھ ترتیب دیے ہیں۔ یہ مجموعے اپنی تعداد کے لحاظ سے کافی زیادہ ہیں، ہم نے کوشش کی ہے کہ اس نوعیت کی دستیاب زیادہ سے زیادہ کتابوں کے متعلق بنیادی معلومات جمع کر دی جائیں۔ چنانچہ اس باب میں اس طرح کی کتابوں کی بنیادی تفصیلات مثلاً کتاب کا نام، مترجم، موضوع اور کیفیت وغیرہ فراہم کر دی گئی ہیں۔

مقالے میں مذکورہ بالا چھ ابواب کے علاوہ اختتامیہ اور کتابیات بھی شامل ہے۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ اس تحقیقی مقالے میں کتب احادیث کے اردو ترجموں کے سلسلے میں برصغیر میں ہونے والی کوششوں کا حتی المقدور احاطہ کیا جا سکے۔ لیکن کوئی بھی تحقیق حتمی نہیں ہو سکتی اس میں ہمیشہ مزید ارتقا اور نئی نئی چیزوں کی دریافت کی گنجائش موجود رہتی ہے۔ برصغیر میں حدیث کے موضوع پر، بالخصوص اس کے ترجمہ

کے حوالے سے جو خدمات انجام دی گئی ہیں وہ نہایت وقیع اور وسیع الاطراف ہیں اور اس فن میں عصر حاضر میں مزید تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔اس لیے اس بات کا امکان موجود ہے کہ کچھ کمیاں رہ گئی ہوں۔ہم نے بنیادی طور پر حدیث کے اُردو تراجم کے ابتدائی نقوش کی تعیین اور جو کچھ کام ہوا ہے اس کو یکجا کرنے کی کی کوشش کی ہے۔اس مقالے میں کتب احادیث کے کل 409 اردو تراجم کی تفصیلات جمع کی گئی ہیں، جن میں 66 صحاح ستہ، 39 کتب مشہورہ، 118 اربعین اور 186 دیگر مجموعہ ہائے حدیث کے اردو تراجم شامل ہیں۔

مقالے کی تکمیل پر میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کا شکر بجالاتا ہوں کہ اس نے اس اہم ترین موضوع پر مجھے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔شعبہ ترجمہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا بھی شکریہ کہ جس نے مجھے اس موضوع پر کام کرنے کا موقعہ عنایت فرمایا۔

مقالے کی تیاری، مواد کی فراہمی اور ترتیب مضامین کے سلسلے میں استاذ گرامی ڈاکٹر فہیم الدین احمد، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ ترجمہ، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد نے قدم قدم پر رہنمائی کی۔شعبہ کے اساتذہ میں ڈاکٹر محمد خالد مبشر الظفر، صدر شعبہ؛ پروفیسر محمد ظفر الدین، ڈائرکٹر نظامت ترجمہ واشاعت؛ ڈاکٹر سید محمود کاظمی، اسسٹنٹ ڈائرکٹر؛ ڈاکٹر محمد جنید ذاکر، اسسٹنٹ پروفیسر اور ڈاکٹر کہکشاں لطیف صاحبہ، اسسٹنٹ پروفیسر کا بھی مشکور ہوں کہ ان تمام اساتذہ نے شعبہ میں داخلے کے پہلے روز سے اس مقالے کی تکمیل تک ہمیشہ رہنمائی اور ہمت افزائی کا کام انجام دیا۔میں اس موقع پر ان تمام اساتذہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

والدین، خصوصا والد محترم ابوبکر زہیر احمد عمری استاذ جامعہ دارالسلام عمرآباد (سابق مترجم، قطر ہائی کورٹ، دوحہ قطر) اور اہل خانہ کا شکریہ ادا کرنا بھی میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ان کی دعاوں، ہمت افزائی اور مستقل تعاون کے باعث یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔

ابوبکر ابراہیم

باب اول

حدیث کا تعارف

اسلام میں حدیث کا مقام

تعارف علم حدیث

اسلام میں حدیث کا مقام

مذہبِ اسلام کے ماننے والوں کا ایقان ہے کہ اسلام کی تعلیمات کی دو اصل ہیں۔قرآنِ مجید اور حدیث شریف۔قرآن مجید وہ کتاب ہے جو خدا تعالیٰ نے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر 23 سالہ دور نبوت میں نازل فرمائی ہے۔ جب کہ حدیث پیغمبر اسلام کی تعلیمات اور آپ کے ارشادات و افعال کا مجموعہ ہے۔ یہ وہ ارشادات ہیں جو آپ نے اسلام کی تبلیغ اور اس کی اشاعت کے پورے دور میں اپنے متبعین کو دیے تھے اور وہ سارے افعال و اعمال جو آپ نے اپنی پیغمبرانہ ذمہ داری کو ادا کرتے ہوئے اسلام پر عمل کر کے دکھایا۔ دین اسلام کی بنیاد انہیں دو چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ حدیث کا درجہ حجیت اور عمل کے اعتبار سے قرآن مجید کے بعد آتا ہے۔

علمائے محققین کی منتہائے تحقیق یہ ہے کہ احادیث نبوی تمام امت اسلامیہ کے لیے حجت ہے۔ علما کے اس موقف اور تحقیق کو قرآن مجید کی ان آیتوں کی تائید حاصل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ علمائے کرام کا یہ بھی موقف ہے کہ جو شخص اس رائے سے الگ کوئی رائے رکھتا ہے یا احادیث کو شریعت اسلامی کے لیے حجت تسلیم نہیں کرتا وہ امت مسلمہ میں شمار کیے جانے کے لائق نہیں ہے۔

اگر دیکھا جائے تو ان کی علمی وفکری تحقیق کا اس مناسب وحکیمانہ فیصلہ تک پہنچنا ایک قدرتی امر ہے کیونکہ وہ آیتیں جو مؤمنوں پر نبی اکرم ﷺ کی اطاعت واجب قرار دیتی ہیں اپنے باب میں بالکل واضح ہیں، کسی تاویل کی متحمل نہیں ہیں اور ظاہر ہے کہ سنت کے التزام، حدیثوں پر عمل، ان سے دینی مسائل کے استخراج اور شریعت کے اصولوں میں حدیث کو دوسرا مقام دیے بغیر آپ کی اطاعت ممکن ہی نہیں ہے۔ چنانچہ دینی احکام حاصل کرنے کے لیے سنت سے صَرفِ نظر کر کے صرف قرآن پر اکتفا کرنا کسی بھی مسلمان کے لیے جائز نہیں۔ ورنہ فقہائے امت کے اجماع کے مطابق اس کا اسلام کالعدم ہو کر رہ جائے گا اور وہ

مسلمانوں کی حمایت میں شمار کیئے جانے کے لائق نہیں رہے گا۔اس لیے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کوترک کردیا ہے، جوآپ کی زندگی میں آپ کے اتباع اوروفات کے بعدآپ کی احادیث کی پیروی میں مضمر ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے جووحی آتی تھی اس کے آپ مُبلّغ تھےاورآپ پر نازل ہونے والی وحی قرآن وسنت دونوں پر مشتمل ہے۔

سنتِ نبوی ہرجگہ قرآن کریم کی موافقت کرتی نظرآتی ہے۔یہ قرآن میں کسی ابہام کی تفسیر،اجمال کی تفصیل، اطلاق کی تقیید، عام کی تخصیص اوراس کے جملہ احکام واغراض کی تشریح کرتی ہے، ساتھ ہی ساتھ وہ ایسے احکام بھی پیش کرتی ہے جوقرآن کریم میں تو نہیں ہیں مگراس کے اصول ومبادی اوراس کے اغراض واہداف سے الگ بھی نہیں ہیں۔

اسلام میں سنت سے ثابت شدہ احکام کی اہمیت اورقدر ومنزلت ان احکام سے کسی طرح کم نہیں جن کے متعلق قرآن میں نصوص موجود ہیں۔اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوکچھ ثابت ہے وہ حق ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَايَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى

اورآپ ﷺ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں، وہ تو وحی ہوتی ہے جواُن پراُتاری جاتی ہے۔ (سورۃ النجم: آیت نمبر:3)

نیز جب کبھی کسی اجتہادی امور میں اگرآپ سے کوئی چوک ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اس کی تصحیح فرمادی ہے۔مثال کے طور پرسورہ تحریم کی ان ابتدائی آیات کا مطالعہ کریں۔جن میں آپ کے شہد نہ کھانے کے عہد کے متعلق اللہ تعالی نے فوری اصلاح فرمائی کہ اللہ نے جن چیزوں کوحلال کیا ہے انہیں حرام نہ کیا جائے۔اس طرح رسول کی پوری زندگی اللہ کی راست رہنمائی میں تھی اور ہرمرحلہ پراللہ نے وحی کے ذریعے ہدایت رسانی کا کام انجام دیا۔لہٰذا سنت اورآپ کے ارشادات سے ثابت ہرحکم کی پیروی واجب ہے،اس لیے کہ وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے جوآپ کی زبان مبارک سے ادا ہوا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں واردا حکام کی تشریح فرماتے، اورجواس میں نہیں ہوتا اس کے لیے حکم صادر فرماتے، اورصحابہ کرام بلاچوں وچرا اسے قبول کرلیتے تھے، کیونکہ وہ آپ کی پیروی کے لیے مامور تھے۔آپ کے کسی قول وفعل کوترک کرنے کا کبھی کسی کے دل میں خیال تک نہیں گزرا۔

اسلام میں قرآن کریم تمام شرعی دلائل کا ماٗ خذ ومنبع ہے۔اجماع وقیاس کی حجیت کے لیے بھی

اسی سے استدلال کیا جاتا ہے، اوراسی نے سنت نبویہ کو شریعت اسلامیہ کا مصدرِ ثانی مقرر کیا ہے۔ پیغمبر اسلام کی سنت یعنی آپ کے اقوال وافعال کے مصدر شریعت اور حجت ہونے کا ثبوت اور تاکید وتوثیق خود قرآن کی مختلف آیات سے ملتی ہے اس سلسلے میں قرآن کی چند آیات کا حوالہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے:

1. فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

پس آپ کے رب کی قسم، وہ لوگ مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو اپنے اختلافی امور میں اپنا فیصل نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلہ کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تکلیف نہ محسوس کریں، اور پورے طور سے اسے تسلیم کرلیں۔

(سورۃ النساء: آیت 65)

اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ اپنے عظیم ومقدس نفس کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے تمام معاملات میں رسول کو حَکَم نہ بنائے۔ آپ جو فیصلہ دیں وہ حق ہے اور اسے ظاہراً وباطناً تسلیم کرنا واجب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ یعنی جب آپ کو اپنے حکم بنائیں تو دل سے آپ کے حکم کو تسلیم کریں، آپ کے فیصلے کے بعد اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ بلا جھجھک وبلا تردد، وبلا چوں چرا ظاہری وباطنی طور سے تسلیم کریں۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ النساء)

ایک طویل حدیث میں جسے امام بخاری نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے، آیا ہے کہ

''الداعی محمد، فمن أطاع محمداً فقد أطاع الله، ومن عصى محمداً فقد عصى الله، ومحمد فَرَّق بين الناس''

''داعی محمد ﷺ ہیں جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، جس نے محمد کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان (حق وباطل میں) فرق کرنے والے ہیں''۔ (بخاری)

ابوموسیٰ اشعری نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''انما مثلی ومثل ما بعثنی الله به كمثل رجل أتى قوماً فقال: ياقوم انی رأيت الجيش بعينی وانی أنا النذير العريان، فالنجاء، فأطاعه طائفة من

قومه، فأدلجوا، فانطلقوا على مهلهم، فنجوا، وكذبت طائفة منهم فأصبحوا مكانهم، فصبحهم الجيش فأهلكهم واجتاحهم، فذلك مثل من أطاعني فاتبع ماجئت به، ومثل من عصاني وكذب بما جئت به من الحق“

”میری مثال اور میں جس کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کسی قوم کے پاس آ کر کہتا ہے، اے لوگو! میں نے ایک لشکر دیکھا ہے جو تم پر حملہ آور ہونے والا ہے تم لوگ اپنے آپ کو بچاؤ، کچھ لوگوں نے اس کی بات مان لی اور وہاں سے راتوں رات نکل گئے جس کی وجہ سے محفوظ رہے، کچھ لوگوں نے اسے جھٹلا دیا، اور وہیں رُکے رہے حتی کہ علی الصبح اس لشکر نے انہیں آ دبوچا اور نیست و نابود کر دیا، یہی مثال میری اطاعت کرنے والوں، میرے لائے ہوئے احکام کی اتباع کرنے والوں اور میری نافرمانی کرنے والوں، اور میں جس حق کو لایا ہوں اسے جھٹلانے والوں کی ہے“۔

(بخاری و مسلم)

2. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(اے نبی) کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔ (سورة آل عمرآن: آیت 31)

مذکورہ بالا آیت کے بارے میں امام مبارکپوری فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تمام مدعیانِ محبتِ رسول ﷺ کو ان کی اتباع کا حکم دیا ہے اور آپ کے تمام اقوال و افعال اور جملہ حالتوں اور ہدایتوں کی پیروی کئے بغیر آپ کی اتباع کا کوئی معنی نہیں ہے۔ اور آپ کی انہی باتوں، کارناموں اور ہدایتوں کے مجموعہ کو احادیث نبویہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (تفسیر تیسیر الرحمٰن: ڈاکٹر محمد لقمان سلفی)

تو معلوم ہوا کہ جو شخص احادیث نبوی کی پیروی نہیں کرتا، اس پر عمل کو ضروری نہیں مانتا وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کے اپنے دعویٰ میں سچا نہیں ہے۔ اور جو اس دعویٰ میں سچا نہیں ہے وہ بلا شک و شبہ ایمان کے دعویٰ میں بھی سچا نہیں سمجھا جا سکتا۔

3. وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

اور تم لوگ نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو، رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

(سورة النور: آیت 56)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی تابعداری اور مستقل اطاعت کا ذکر کیا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سبب بتایا ہے، نیز اس میں اطاعتِ رسول پر بشارت وخوشخبری دی گئی ہے، اور اطاعت کو عام رکھا گیا ہے نہ اس کی تحدید کی گئی ہے اور نہ ہی اسے خاص کیا گیا ہے، چنانچہ وہ اپنے اس عموم پر باقی ہے کہ آپ سے صادر ہر قول وفعل میں خواہ قرآن ہو یا سنت آپ کی اطاعت واجب ہے۔

4. فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهِ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

پس تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمی پر ایمان لے آو جو خود اللہ اور اس کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں، اور اُن کی اتباع کرو، تا کہ تم لوگ ہدایت یافتہ بن جاؤ

(سورۃ الاعراف: آیت 158)

آیت مذکورہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول کی ان صفتوں کا تذکرہ کیا ہے جن کا امر اطاعت سے گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امّی وغیرہ صفتوں سے متصف کیا ہے جو اس یقین کو بڑھاتی ہیں کہ آپ سے جو کچھ صادر ہوئے ہیں ان کا سرچشمہ وحی ہے، لہٰذا تمام باتوں میں آپ کی اطاعت واجب ہے۔

5. مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان کا پہرہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ (سورۃ النساء: آیت 80)

اس آیت کے متعلق عبدالرحمٰن مبارکپوری فرماتے ہیں: ’’اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت من وعن اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، نیز اس میں رسول اللہ ﷺ کی رفعتِ شان اور علوِمرتبت کی خبر ہے جس کا نہ تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور نہ ہی اسے بیان کیا جاسکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس چیز کا حکم دیتے ہیں جس کا حکم اللہ نے دیا ہے اور اس کام سے منع کرتے ہیں جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔ اور اگر رسول اللہ ﷺ کا بیان نہیں ہوتا تو ہم کتاب اللہ کے ذریعہ حج، نماز، زکوٰۃ اور روزہ جیسے فرائض کو بھی نہیں سمجھ پاتے کہ کس طرح ان کی ادائیگی کریں‘‘ حسن کا قول ہے: ’’اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت کہا ہے، اسی سے مسلمانوں پر حجت قائم ہو جاتی ہے، اسے صاحب فتح البیان نے ذکر کیا ہے‘‘۔

(فتح البیان فی مقاصد القرآن: نواب صدیق حسن خاں)

اور حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ کے متعلق خبر دی ہے کہ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اس لیے کہ آپ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی ہوا کرتی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

اس میں حدیث پر عمل کرنے کی طرف بھی اشارہ ہے، کیونکہ آپ کے قول وفعل کی اتباع کے بغیر آپ کی اطاعت نہیں ہوسکتی۔ اور آپ کے قول وفعل کی اتباع آپ کی سنت کی پیروی اور آپ کی حدیث کے التزام کے بعد ہی ممکن ہے، معلوم ہوا کہ قرآن کریم اتباعِ سنت کی دعوت دیتا ہے اور سنت اتباعِ قرآن کی دعوت دیتا ہے۔

5. وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

اور رسول تمہیں جو دیں اسے لے لو، اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اُس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے

(سورۃ الحشر: آیت 7)

یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل اور امر ونہی غرض یہ کہ ان تمام چیزوں کے لیے عام ہے جسے لے کر آپ آئے ہیں اگر چہ اس کا سبب نزول خاص ہے، مگر اعتبار عام لفظ کا کیا جائے گا خاص سبب کا نہیں، اور جو بھی شرعی حکم ہم تک پہنچا ہے اسے پہلے رسول کو دیا گیا اور انہوں نے اسے ہم تک پہنچایا۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جو کچھ دیا ہے یا ہم تک پہنچایا ہے خواہ اس کا تعلق اوامر ونواہی سے ہو یا کسی اور سے وہ کتاب اللہ میں مذکور ہو یا سنت رسول اللہ میں بہرصورت اس کی اتباع اور بجا آوری کے وجوب پر یہ آیت نص صریح ہے۔ اسی طرح ان تمام منکرات وممنوعات سے اجتناب ضروری ہے جن سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے جن دینی احکام کا مکلّف بنایا ہے ان کی حیثیت بھی اللہ تعالیٰ کے وحی کی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (اور وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے، وہ تو وحی ہوتی جو اُن پر اُتاری جاتی ہے)

ابن عبدالبر اسحاق سے اور وہ عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک محرم کو سلے ہوئے کپڑے میں دیکھا تو اس کو منع کیا۔ اس نے کہا کتاب اللہ کی کوئی آیت پیش کرو ابھی کپڑے اتار

دیتا ہوں۔اس کے جواب میں عبدالرحمٰن بن یزید نے یہ آیت پڑھی: وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَانَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (اور رسول تمہیں جو دیں اسے لے لو، اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اُس سے رک جاؤ)

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث کو امام شافعی کے اس قول پر ختم کیا جائے جس کو انہوں نے اپنی کتاب ''رسالہ'' میں ''باب ما أمر الله من طاعة رسول الله'' کے تحت لکھا ہے، فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَایَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا (ترجمہ) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں، وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں کے اوپر ہے، پس جو شخص بدعہدی کرے گا، تو اُس بدعہدی کا بُرا انجام اُسی کو ملے گا، اور جو شخص اُس عہد پر قائم رہے گا جو اُس نے اللہ سے کیا تھا، تو اللہ اُسے اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ (سورۃ الفتح: آیت 10)

مذکورہ بالا آیات اور ان کی توضیحات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن میں خود پیغمبر کے اسوے کی اطاعت کو مسلمانوں کے لیے لازم قرار دیا ہے اور یہ کہا کہ اسلام کے سلسلے میں جو بھی رسول مسلمانوں کو دے (حکم) تو اسے لے لو اور جس چیز سے روکے (یعنی کسی چیز سے منع کرے) اس سے رک جاو۔ چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اور آپ کے بعد بھی صحابہ کرام ان آیات کے مطابق آپ کے احکام اور اسوہ کو شرعی احکام کے لیے ماخذ تسلیم کرتے رہے۔

ہمارے اس قول کی وضاحت اس روایت سے ہوتی ہے جس میں عبدالرحمٰن بن یزید نے ایک شخص کو موسم حج میں سلے ہوئے کپڑے میں دیکھا تو آپ نے اس کو کپڑے اتار دینے اور سنت نبوی کے مطابق احرام باندھنے کا حکم دیا۔ اس نے آپ سے کہا کہ کوئی آیت پیش کرو تو میں ابھی کپڑے اتار دیتا ہوں، آپ نے اس موقع پر اس آیت کی تلاوت کی:

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَانَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔

اور رسول تمہیں جو دیں اسے لے لو اور جس چیز سے تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ

(سورۃ الحشر: آیت نمبر: 4)

حالتِ احرام میں سلے ہوئے کپڑے نہ پہننے کے سلسلے میں قرآن کریم میں کوئی صراحت نہیں ہے، البتہ سنت میں اس کی واضح ہدایت موجود ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: محرم کیا پہنے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: محرم قمیص، عمامہ (پگڑی)، لمبی ٹوپی، اور پاجامہ نہیں پہنے گا۔ ورس (ایک قسم کی گھاس جو تل کے مانند ہوتی ہے) اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گا۔ اگر جوتا نہ ہو تو خُف کو پنڈلی تک کاٹ کر استعمال کرے گا''۔(حوالہ: مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناسک، امام خطیب التبریزی، اعتقاد پبلیشنگ ہاؤس، دہلی)

ابونضرہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا: جب آپ نے اس کا جواب دیا تو سائل نے کہا: مجھے صرف کتاب اللہ کے ذریعہ ہی جواب دیجئے، آپ نے اس سے کہا کہ تم نہایت بیوقوف آدمی ہو، کیا تم نے کتاب اللہ میں ظہر کی چار رکعت بلا جہر کے بارے میں کچھ پایا ہے۔ اس طرح انہوں نے تمام نمازوں اور زکوٰۃ وغیرہ سے متعلق مسائل کے بارے میں پوچھا۔ اس کے بعد فرمایا: کیا ان تمام چیزوں کی تفصیل کتاب اللہ میں موجود ہے؟ ہرگز نہیں، بلکہ قرآن نے ان چیزوں کو ثابت کیا ہے، اور سنت نے ان کی تفصیل بیان کی ہے۔(حوالہ: مسند احمد، امام احمد بن حنبل، دارالسلام، لاہور 2004ء)

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام ہمہ وقت رسول اللہ ﷺ کو گھیرے رہتے، آپ کے افعال اور آپ کے فیصلوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے۔ آپ کے فرمودات کو بغور سنتے، انہیں اپنے دلوں میں محفوظ کرتے، اور ان پر عمل کرنے میں پیش پیش رہتے تھے۔ وہ قرآنی احکام اور نبوی فرامین کے مابین فرق نہیں کرتے تھے، بلکہ کتاب وسنت دونوں کی یکساں محافظت فرماتے۔ وہ اس شخص کی مشابہت سے کوسوں دور رہتے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

یوشک الرجل متکئاً علی أریکته یحدث بحدیث من حدیثی فیقول: بیننا وبینکم کتاب الله عزوجل فما وجدنا فیه من حلال استحللناه وماوجدنا فیه من حرام حرمناه ألا وإن ماحرم رسول الله مثل ما حرم الله

''عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ کسی شخص کو میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسند پر ٹیک

لگائے ہوا ہوگا اور کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہے۔ اس میں ہم جس چیز کو حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور جس چیز کو حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے۔ خبردار رسول اللہ نے جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کئے ہوئے کے مانند ہے''

(حوالہ: مسند احمد، امام احمد بن حنبل، دار السلام، لاہور 2004ء)

اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حجت ہونے کے سلسلے میں استدلال کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی نازل ہوتی تھی اس کی دو قسمیں (وحی متلو اور وحی غیر متلو) ہیں:

ایک وہ وحی ہے: جس کی تلاوت کی جاتی ہے، اللہ کی جانب سے تیار کردہ اور مُعجز ہوتی ہے اور وہ قرآن کریم ہے۔ وحی کی دوسری قسم وہ ہے: جو مروی ومنقول ہوتی ہے، اللہ کی جانب سے تیار کردہ اور مُعجز نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی تلاوت کی جاتی ہے، لیکن پڑھی جاتی ہے، اور یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے، جو ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تشریح وتفسیر کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (تا کہ لوگوں کے لیے جو کچھ نازل کیا گیا ہے، اسے آپ ان کے لیے کھول کر بیان کر دیجئے) پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی اس دوسری قسم کی اتباع کو اسی طرح واجب قرار دیا ہے جس طرح پہلی قسم کی وحی کی اتباع کو جو قرآن کریم ہے، ان دونوں قسموں میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (اور اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو)، چنانچہ وہ اخبار جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ان تین اصولوں میں سے ایک ہے جن کی اطاعت کو ہم پر لازم ٹھہرا دیا گیا ہے، اس آیت جامعہ کے ذریعہ جو کہ از اول تا آخر تمام شریعتوں کو شامل ہے، اور وہ آیت یہ ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ (اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو) یہ اصل اول ہے یعنی قرآن کریم، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (اور رسول کی اطاعت کرو) یہ اصل ثانی ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی کے بارے میں کہا ہے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں، وہ تو وحی ہوتی ہے جو اُن پر اُتاری جاتی ہے) نیز وہ اپنے نبی کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیتا ہے: اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ (میں تو صرف اس

وحی کی اتباع کرتا ہوں جو مجھ تک بھیجی جاتی ہے) سورۃ الانعام: آیت 50 پھر ارشاد فرماتا ہے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ، بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (سورۃ الحجر:9) اور لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (تا کہ لوگوں کے لیے جو کچھ نازل کیا گیا ہے، اسے آپ ان کے لیے کھول کر بیان کر دیجئے۔ (سورۃ النحل: آیت 44) تو یہ صحیح ہے کہ دین سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا جو بھی کلام ہے وہ اللہ کی جانب سے وحی ہے، اس میں کوئی شک نہیں، نیز اہل لغت وشریعت کے مابین اس میں بھی اختلاف نہیں ہے کہ ہر وہ وحی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے اُس کی جانب سے نازل کردہ ذکر وشریعت ہے۔

اس کے بعد ابن حزم فرماتے ہیں: اور بیان (قرآن کریم کا بیان) کلام کے ذریعہ ہوتا ہے، پس رسول کی تلاوت بھی بیان ہی ہے، البتہ اگر کوئی آیت مجمل ہے، لفظ سے اس کا معنیٰ نہیں سمجھا جا سکتا تو وحی کے ذریعہ اس کو بیان کرتے ہیں خواہ وہ وحی متلو ہو یا غیر متلو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ جب ہم اس کی قراءت پوری کر لیں تو آپ اُسے پڑھ لیا کیجئے پھر اس کے بیان کی ذمہ داری ہماری ہے (سورۃ القیامہ: آیت 18) اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت نے میں یہ خبر دی ہے کہ قرآن کے بیان کی ذمہ داری خود اسی پر ہے۔ اور جب یہ اس کی ذمہ داری ہے تو قرآن کا بیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی آتا ہے، اور تمام وحی خواہ متلو یا غیر متلو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔

(المحلیٰ از ابن حزم اندلسی، دار ابن حزم، بیروت)

اسی سلسلے کی دوسری اور اہم بات یہ ہے کہ قرآن کی شہادت کے مطابق ''سنت'' بھی محفوظ ہے:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں)

اور سنت نبویہ ان دوستونوں میں سے ایک ہے، جن پر دین کی مضبوط عمارت قائم ہے، لہٰذا اس میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے کہ لفظ ''ذکر'' میں سنت بھی شامل ہے کیونکہ اگر ہم یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے تو ہمیں لازماً یہ بھی کہنا ہوگا کہ اس کی طرف سے سنت کی حفاظت نہیں کی گئی جس کے نتیجے میں سنت کے ضائع ہونے کے ساتھ ساتھ دین کا ایک معتد بہ حصہ ضائع ہو گیا۔

اس کی مزید وضاحت اس طرح کی جا سکتی ہے کہ قرآن کی حفاظت کا وہ کام جس کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا تھا مسلمانوں کے ہاتھوں ہی انجام پایا۔ زمانۂ نزول ہی میں ہزاروں لوگوں نے اسے حفظ کر لیا تھا، پھر وقت

کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اور حفاظ کی تعداد بھی بڑھتی رہی، لاکھوں کی تعداد سے کروڑوں کی تعداد ہوئی یہاں تک کہ ہر دور اور ہر زمانہ میں حفاظ قرآن کی ایک بہت بڑی تعداد پائی جاتی رہی اور جو عدیم المثال اہتمام قرآن کا ہوا وہ کسی دوسری کتاب کو میسر نہیں ہوسکا، اسی کا نتیجہ تھا کہ کوئی بھی اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی، یہ تمام چیزیں اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔

ایسا ہی کچھ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے ساتھ بھی ہوا۔ امت مسلمہ نے مکمل حزم واحتیاط اور پوری امانت ودیانت کے ساتھ اپنے رسول کی زندگی سے متعلق ہر چھوٹی بڑی بات کو محفوظ کرلیا۔ نہ صرف آپ کی زندگی بلکہ آپ کے متعلق روایت کرنے والوں کی بھی زندگی کے حالات واحوال کو مسلمانوں نے تحریراً محفوظ کرلیا۔ یہ مقام کسی بھی نبی یا حاکم یا لیڈر یا قائد کی تاریخ کو حاصل نہیں ہوسکا۔ یہ کام اسی طریقہ اور نہج پر انجام پایا جس طریقہ پر حفظ قرآن کا عمل انجام پایا تھا، سنت اور اقوال رسول کو ان صحابہ نے حفظ کیا جو غیر معمولی قوت حفظ وضبط کے مالک تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دین کی حفاظت کے لئے ہی اس طرح کی قوت حافظہ سے نوازا تھا۔ پھر ان کے بعد امانت ودیانت کے پیکر علماء کرام نے اسے مدوّن فرمایا اور ہر طرح کی آمیزش سے پاک وصاف بنایا۔

یہی وہ دلائل ہیں جن کی بنیاد پر سنت اور احادیث رسول کو شریعت کا ماخذ اور حجت قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام نے سنت اور احادیث کو ماخذ شریعت تسلیم کرنے کے معاملے میں ہمیشہ بہت سخت موقف اختیار کیا اور اس سلسلے میں تمام دوسرے خیالات نظریات کی پوری قوت کے ساتھ تردید کی۔ تمام ہی اصحاب سب اس بات پر متفق تھے کہ قرآن مجید کے بعد سنت ہی شریعت کا دوسرا مرجع ومصدر ہے اور یہ کہ ان دونوں کے ذریعہ ہی تکمیل دین ممکن ہے۔

صحابہ کرام کے بعد کے زمانے میں بھی علمائے اسلام میں اس بات پر ہمیشہ اتفاق رہا کہ حدیث اور سنت رسول اسلامی شریعت کے لیے ایک اہم اور بنیادی ماخذ ہے اور اس کے بغیر اسلام کی اصل روح تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔

امام صدیق حسن خان الحسینی الاثری فرماتے ہیں: ''یہ جان لو کہ شرعی علوم کی کلید اور سمعی دلیلوں کا چراغ، مناہج یقینیہ اور شریعت اسلامیہ کی بنیاد، تمام فقہی روایات کی سند، جملہ فنون دینیہ کا مأخذ، ہر طرح کے احکام اور تمام عقائد کا منبع وسرچشمہ اور جملہ عبادات ومعاملات کا مصدر ومفتاح، رسول اکرم ﷺ کی حدیث

شریف ہے، جس سے جامع کلمات کا علم ہوتا ہے، جس سے حکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں اور جس پر شریعت کی چکی گردش کرتی ہے جو کہ ہر امر و نہی کا مخزن ہے، اگر آج وہ نہیں ہوتی تو کہنے والا جو چاہتا کہتا اور لوگ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے جو شخص اس کے حصول کی کوشش میں ہے اور شعور و آگہی کے ساتھ اسے حاصل کرنے کے درپے ہے اس کے لیے خوشخبری ہے۔ اگر کوئی اسے حاصل کر لیتا ہے تو تمام علوم کی کنجی اس کے ہاتھ آ جاتی ہے اور قریب و بعید کے تمام لوگ اس کے پاس پہنچتے ہیں۔ جو اس بحر بیکراں سے سیراب نہیں ہوا۔ اس سمندر میں غوطہ زن نہیں ہوا اور ہیرے جواہرات سے اپنے دامن مراد کو نہیں بھرا اور اس کے باوجود خود کو احکام و مسائل بیان کرنے کا اہل قرار دیتا ہے تو وہ ظالم ہے اور بن جانے اللہ کے سلسلے میں بات کرنے والا ہے، سنت کا مقام بعد از قرآن ہے اور احکام کا ماٴخذِ ثانی ہے، اسلامی عقائد، تمام شرعی احکام، طریقہ حقہ کے تمام قواعد و اصول اور کشفیات و عقلیات کے تمام تر قسموں کی معرفت رسول اللہ ﷺ کے بیان و تشریح پر ہی منحصر ہے۔ (فتح البیان فی مقاصد القرآن: نواب صدیق حسن خاں)

مشہور اسلامی اسکالر امام نووی لکھتے ہیں: ''احادیث نبویہ یعنی ان کے متون، صحیح، حسن، ضعیف ومرسل، منقطع، معضل، مقلوب، مشہور، غریب، عزیز، اِفراد، معروف، شاذ، منکر، معلل، موضوع، مدرج، ناسخ، منسوخ، خاص، عام، مجمل، مبین، مختلف وغیرہ حدیث کی قسموں کا علم حاصل کرنا تمام علوم سے اہم وافضل ہے، اسی طرح اسانید کا علم بھی نہایت اہم ہے۔۔۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری شریعت کی بنیاد کتاب عزیز اور سنن نبویہ پر قائم ہے اور ان سنتوں پر فقہ کے بیشتر احکام کا دارومدار ہے، بہت سی آیتیں مجمل ہیں جن کا بیان سنتوں کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ (مقدمہ شرح مسلم شریف، امام نووی، دارالسلام، لاہور)

علماء کا اتفاق بھی ہے کہ عہدۂ قضا و افتاء کے حامل مجتہدین کے لیے احکام والی حدیثوں کی معرفت شرط اولین ہے۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم تین ہی ہے۔ ان کے علاوہ جو ہے وہ زائد ہے۔ محکم آیتوں، ثابت سنتوں اور مبنی برعدل میراث کا علم۔ (مسند احمد)

چنانچہ مسلم معاشرہ نے شروع دن سے لے آ کر آج تک سنت رسول کو اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں جاری کر رکھا ہے، آپ پانچوں وقت کی نماز، وضو، اذان، مساجد میں جماعت کا قیام، عیدین کی نماز، مناسک حج، زکوٰۃ کی ادئیگی، نکاح وطلاق اور وراثت کے مسائل، اسلامی تہذیب وتمدن کے تمام اصول وضوابط، اور ان کے علاوہ دیگر احکام و مسائل کی طرف دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ تمام چیزیں اس طرح

اسلامی معاشرہ کا جزء بن چکی ہیں اور مسلم معاشرہ کا ہر فرد خواہ چھوٹا ہو بڑا، مرد ہو یا عورت ان احکام کا اس طرح خوگر ہو چکا ہے کہ انہیں صفحۂ عالم سے مٹایا نہیں جا سکتا۔

چنانچہ اسلامی تاریخ کے اس طویل دور میں علم حدیث اور جمع وتدوین حدیث کا یہ غیر معمولی کارنامہ انجام پاتا رہا۔حدیث پاک کی اسی قانونی حیثیت اور اہمیت کے پیش نظر علماء اسلام نے احادیث کے کئی مجموعہ ہائے احادیث تیار کیے اور دنیا کے کونے کونے میں پیغمبر اسلام کے اقوال اور افعال، آپ کی سنت کو پھیلایا گیا۔اور اسی طرح جب یہ کتب مختلف علاقوں اور مختلف زبانوں کے بولنے والوں کے درمیان پہنچی تو ان کے ترجمے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

۞۞۞

تعارفِ علم حدیث

گزشتہ حصے میں اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی اسلام میں حدیث کا مقام کیا ہے اور کیوں اہل اسلام نے اس کی جمع و تدوین اور حفاظت پر خصوصی توجہ صرف کی ہے۔ اس حصے میں اجمالی طور پر علم حدیث کا تعارف پیش کیا جائے گا تا کہ حدیث کی مختلف اقسام اور مختلف کتب احادیث کے متعلق ضروری وضاحتیں سامنے آجائیں۔

حدیث کی تعریف

علمائے اسلام اصطلاحی طور پر حدیث کی تعریف اس طرح پیش کرتے ہیں:

حدیث وہ بات ہے جو نبی کریم ﷺ سے قولاً، فعلاً، تقریراً ثابت ہو'۔ (مقدمہ ابن صلاح از امام ابوعمرو عثمان ابن صلاح، المطبع القیمۃ، ممبی 1939ء)

یعنی نبی اکرم نے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم صادر کیا ہو۔ یا کوئی کام خود کر کے دکھایا ہو۔ تیسرا یہ کہ کوئی کام آپ کی موجودگی میں عمل پایا ہو اور پیغمبر نے خاموشی اختیار کی ہو۔ مزید آن کہ حدیث رسول اکرم قرآن کی عملی تفسیر ہے۔ خود آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ '' آپ ﷺ سراپا قرآن تھے''۔ (بخاری، کتاب التفسیر، امام بخاری، دارالسلام، لاہور)

فن حدیث کے اعتبار سے حدیث کی تین اقسام بیان کی جاتی ہیں تدوین حدیث کے مختلف ادوار میں حدیث کی ان ہی اقسام کی بنیاد پر مختلف نوعیت کی کتب احادیث کی تیاری کا کام انجام پایا۔ احادیث کی یہ قسمیں درج ذیل ہیں:

(۱) مرفوع: جس میں پیغمبر اسلام کے قول و عمل کا ذکر ہو

(۲) موقوف: جس میں کسی صحابی کے قول و عمل کا ذکر ہو

(۳) مقطوع: جس میں کسی تابعی کے قول و عمل کا ذکر ہو

مرفوع حدیث میں سلسلہ اسناد پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جاتا ہے، موقوف میں صحابی تک اور مقطوع میں تابعی تک۔ (تاریخ حدیث، از: غلام جیلانی برق، ادارہ مطبوعات سلیمانی، لاہور 2004ء، ص:10)

اصطلاحات علم حدیث

علوم اسلامی میں علم حدیث کی ایک خاص اہمیت ہے۔ جس طرح ہر علم کی کچھ اہم اصطلاحات ہوتی ہیں جن سے واقفیت کے بغیر اس علم سے بنیادی تعارف حاصل نہیں کیا جا سکتا اسی طرح علم حدیث میں بعض اصطلاحات کی کافی اہمیت ہے۔ علم حدیث استعمال ہونے والی چند اہم اور ضروری اصطلاحات درج ذیل ہیں:

(۱) صحابی: اس شخصیت کو کہتے ہیں جنہوں نے پیغمبر اسلام کی صحبت سے فیض حاصل کیا ہو۔

(۲) تابعی: انہیں کہا جاتا ہے جو کسی صحابی کے فیض یافتہ ہوں۔

(۳) تبع تابعی: اس سے مراد وہ فرد ہیں جنہوں نے کسی تابعی سے فیض حاصل کیا ہو۔

(۴) امام: وہ عالم جو حدیث، فقہ، تفسیر اور دیگر علوم اسلامیہ میں یکساں مہارت رکھتا ہو۔ جیسے امام بخاری، امام مسلم، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام ذھبی وغیرہ۔

(۵) حافظ: جسے ایک لاکھ احادیث یاد ہو۔ جیسے حافظ ابن حجر عسقلانی۔

(۶) حجت: جسے تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔

(۷) حاکم: جسے تمام احادیث متون اور اسناد سمیت معلوم ہوں۔

(۸) تعدیل: کسی راوی کے اوصاف بیان کرنا۔

(۹) جرح: کسی راوی کے عیوب بیان کرنا۔

اقسام کتب احادیث

علمائے حدیث نے حدیث کی کتابوں کو ان کی نوعیت کے اعتبار سے مختلف اقسام میں زمرہ بند کیا ہے۔ یہ اقسام درج ذیل ہیں:

1. صحیح: فن اصولِ حدیث کا ایک خاص اصطلاحی نام ہے۔ یہ اس کتاب کو کہتے ہیں جس کے مصنف نے اس کا التزام کر رکھا ہوا کہ وہ صرف اپنی کتاب میں صحیح، مرفوع اور متصل السند

حدیثیں ہی نقل کریں گے۔

2. جامع: یہ اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں آٹھ ابواب کی حدیثیں درج کی گئی ہوں۔

3. سنن: یہ وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث رسول کو ابواب فقہ کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہو یعنی پہلے کتاب الطھارۃ، کتاب الصلاۃ وغیرہ۔ اس کی مثالیں سنن ابی داوٗد، سنن ابن ماجہ ہیں اور سنن دارقطنی وغیرہ۔

4. مسند: جس میں ہر صحابی کی حدیث بہ ترتیب ہجا یا کسی اور ترتیب سے جمع کی گئی ہوں چاہے وہ کسی بھی باب سے متعلق ہوں۔ جیسے مسند احمد، مسند دارمی وغیرہ۔

5. معجم: جس میں احادیث کا اندراج شیوخ کے لحاظ سے ہو۔ یعنی صاحب کتاب ہر استاد سے سنی ہوئی احادیث الگ الگ درج کرے اور شیوخ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہو۔ جیسے معجم الکبیر، معجم الصغیر للطبرانی۔

6. مستدرک: یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی کتاب کی ایسی چھوٹی ہوئی حدیثوں کو ذکر کیا گیا ہو جو اس کتاب کی شرط پر پوری اترتی ہوں۔ جیسے مستدرک حاکم علی الصحیحین۔

7. مستخرج: وہ کتاب ہے جس میں کسی دوسری کتاب کی حدیثوں کو اپنی ایسی سند سے روایت کی جائے جس میں مصنف کا واسطہ نہ آئے۔ جیسے مستخرج اسماعیلی علی البخاری۔

8. جزء: اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں ایک ہی مسئلہ کی تمام روایتیں جمع کر دی گئی ہوں جیسے امام بخاری کی جزء القراء، خلف الامام وغیرہ۔

9. افراد و غرائب: وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک محدث کے تمام تفردات کو یکجا کر دیا گیا ہو، جیسے دارقطنی نے ایک کتاب میں امام مالک کے غرائب جمع کئے ہیں۔

10. تجرید: وہ کتاب ہے جس میں کسی کتاب کی سند یا مکررات کو حذف کر کے صرف صحابی کا نام لے کر احادیث لکھے گئے ہوں۔ جیسے زبیدی کی تجرید بخاری، اور قرطبی کی تجرید مسلم۔

11. تخریج: وہ کتاب ہے جس میں کسی دوسری کتاب کی بے حوالہ حدیثوں کی سند اور حوالہ جات درج کئے گئے ہوں۔ جیسے زیلعی کی نصب الرایہ لتخریج احادیث الھدایہ۔

12. جمع: وہ کتاب ہے جس میں مختلف کتابوں کی احادیث بحذفِ السند جمع کر دیئے گئے ہوں۔ جیسے ابن الاثیر کی جامع الاصول۔

13. اطراف: وہ کتاب ہے جس میں احادیث کے صرف اول حصہ ذکر کر کے اس کی تمام سندوں کو جمع کر دیا گیا ہو۔ یا کتابوں کی تقیید کے ساتھ اسانید جمع کی گئی ہوں۔ جیسے امام مزّی کی تحف الاشراف۔

14. فہارس: وہ کتاب کہلاتی ہیں جن میں کسی ایک یا متعدد کتابوں کی احادیث کی فہرست بنادی گئی ہو تا کہ حدیث کی تلاش آسان ہو سکے۔ جیسے مفتاح کنوز السن، اور المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث۔

15. اربعین: وہ کتاب ہے جس میں ایک موضوع یا مختلف موضوعات کی کم وبیش چالیس حدیثیں بیان کی گئی ہوں۔ جیسے امام نووی کی مشہور کتاب ''الاربعین''۔

16. موضوعات: وہ کتابیں ہیں جن میں صرف موضوع احادیث یکجا کی گئی ہوں تا کہ لوگ دھوکہ میں آنے سے بچیں۔ جیسے ملاعلی قاری کی الموضوعات الکبری، اور ''المصنوع فی الاحادیث الموضوع۔

17. کتب احادیث مشہورہ: وہ کتابیں ہیں جن میں عام طور پر مشہور اور زبان زد حدیثوں کی تحقیق کی جاتی ہے۔ جیسے علامہ سخاوی کی ''المقاصد الحسن فی الاحادیث المشتہر وغیرہ۔

18. غریب الحدیث: وہ کتابیں ہیں جن میں کلمات حدیث کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کئے جاتے ہیں، جیسے جزری النہای کی ''غریب الحدیث'' اور طاہر پٹنی کی ''جمع بحار الانوار''

19. علل: وہ کتابیں ہیں جن میں متکلم فی السند روایتیں ذکر کی جاتی ہیں جیسے امام ترمذی کی ''کتاب العلل الکبیر'' اور ابن ابی حاتم رازی کی ''الجرح والتعدیل'' وغیرہ۔

20. اذکار: وہ کتابیں ہیں جن میں آنحضور سے منقول دعائیں اور اذکار جمع کئے گئے ہوں جیسے ابن الجزری کی ''الحصن الحصین'' اور نووی کی ''الاذکار''۔

21. زوائد: وہ کتابیں ہیں جن میں کسی کتاب کی صرف وہ حدیثیں لی جاتی ہیں جو کسی دوسری کتاب سے زائد ہیں۔ جیسے حافظ ابن حجر کی ''المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ'' اور جیسے علامہ نورالدین ہیثمی کی ''مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'' جس میں مسند احمد، مسند بزار، مسند ابی یعلی، معاجم ثلاثہ طبرانی کی وہ زائد حدیثیں یکجا ہیں جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔

ادوارِ علم حدیث

علمائے اسلام نے علم حدیث کو چار ادوار میں تقسیم کیا ہے:

۱) عصر الروایہ (روایت کا دور، پہلی اور دوسری صدی ہجری)

۲) عصر التدوین (جمع و تدوین کا دور، تیسری صدی سے 450ھ ہجری تک)

۳) عصر الشروح (احادیث پر شروحات کا دور، 600ھ، 700ھ، 800ھ)

۴) عصر التنقیح (احادیث کی صحت و ضعف کی جانچ کا دور، 1400ھ)

تاریخ تدوین حدیث

پیغمبر اسلام کی زندگی میں اور دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد بھی آپ کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو جمع کرنا شروع کیا۔ گرچہ عربوں کا حافظہ غیر معمولی تھا لیکن اس کے باوجود حدیث کی حفاظت کے پیش نظر لوگ انہیں تحریری شکل میں محفوظ کرنے لگے۔

حدیثوں کو لکھنے بلکہ مستقل کتابوں کی حیثیت سے انہیں مرتب کرنے کا سلسلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک ہی میں شروع ہو چکا تھا، مختلف صحابہ کرامؓ کے بارے میں یہ روایات ملتی ہیں کہ انھوں نے کئی احادیث کو الگ الگ طریقوں سے تحریری طور پر جمع کر رکھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کا مرتب کردہ مجموعہ حدیث ''صادقہ'' اس سلسلے میں قابل ذکر ہے، جس میں تقریباً ایک ہزار حدیثیں موجود ہیں۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ، حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی، حضرت سمرہؓ بن جندب اور حضرت جابرؓ بن عبداللہ کے تحریری مجموعوں اور صحائف کا ذکر بھی مختلف مستند کتابوں میں موجود ہے۔ نبی کریم صلی اللہ وعلیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے بہت سے صحائف مرتب کیے۔ جن میں سے ایک صحیفہ ان کے ممتاز شاگرد ہمام بن منبّہ نے ''صحیفہ ہمام بن منبہ'' مرتب کیا، جس کا مستقل نسخہ آج بھی دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف صحابہ کرام کے پاس تحریری صورت میں بعض چیزیں لکھوائی تھیں۔ یہ تحریریں بھی کتابت حدیث کی ایک کڑی ہیں۔ خاص طور پر وہ نوشتے جن میں کسی قسم کے احکام آپؐ نے لکھوائے۔ مثلاً عمرو بن حزم کے نام آپؐ کا گرامی نامہ وغیرہ۔ اس ساری تفصیل سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ کتبِ حدیث کی ترتیب و تدوین کا سلسلہ آپ کی زندگی ہی میں شروع ہو چکا تھا۔ البتہ ابتداءِ اسلام میں جب کہ عام طور پر مسلمانوں کو قرآنِ کریم کے ساتھ خاص ممارست حاصل نہ ہوئی تھی، اور قرآن کے وجوہِ اعجاز اور حقائق و معارف ان پر پوری طرح مطلع نہیں ہوئے، اور انہیں کلام اللہ اور کلام الرسولؐ میں

فرق وامتیاز پر کامل دسترس حاصل نہیں تھی تو اندیشہ اختلاط کی بناء پر کتابتِ حدیث سے منع کر دیا گیا تھا۔لیکن بعد میں جب یہ اسباب ختم ہو گئے اور اس طرح کا کوئی خدشہ باقی نہیں رہا تو آپ نے کتابتِ حدیث کی اجازت مرحمت فرمادی،اور ''لاتکتبوا عنّی ''یعنی میری باتوں کو نہ لکھو کا سابقہ حکم منسوخ ہو گیا۔

پھر حدیثوں کی تدوین کا یہ سلسلہ حضراتِ تابعین میں بھی جاری رہا،اور اکابر تابعین مثلاً حضرت سعید بن میسّب،شعبی،مجاہد،سعید بن جبیر،عطاء،قتادہ وغیرہم بھی کتابتِ حدیث کے کام میں پوری دل جمعی کے ساتھ مشغول رہے۔البتہ حدیثوں کی ترتیب وتدوین کا یہ سلسلہ ان افرادی کی انفرادی دل چسپی کی بنیاد پر جاری رہا۔اس کے لئے کوئی باقاعدہ منظّم شکل نہیں تھی۔حتیٰ کہ پہلی صدی ہجری کے آخر میں جب فتنوں کی کثرت ہوگئی اور ان کی وجہ سے حدیثوں کے ضائع ہو جانے کا خطرہ محسوس ہونے لگا تو 99ھ میں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے سرکاری طور پر باضابطہ حدیثوں مرتب کرنے کا حکم صادر فرمایا۔چنانچہ والیِ مدینہ ابوبکر بن حزم کے علاوہ دیگر علماءِ دین نے بھی عمر بن عبدالعزیزؒ کے حکم کی تعمیل میں تربیت حدیث کے کام کا آغاز کردیا۔اس کوشش کے نتیجے میں مرتب ہونے والی پہلی کتاب امام ابن شہاب زہری متوفی 123ھ کی کتاب ہے،جو انھوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں تصنیف کی تھی۔پھر ان کی اتباع میں مختلف شہروں کے بڑے بڑے جلیل القدر محدثین بھی تدوینِ حدیث کے مقدس کام میں مشغول ہوگئے۔چنانچہ مکہ معظّمہ میں ابن جریج متوفی 150ھ،مدینہ منورہ میں امام دارالہجرت امام مالک بن انس متوفی 179ھ اور محمد بن اسحاق متوفی 151ھ صاحب المغازی،بصرہ میں ربیع بن صبیح متوفی 160ھ،سعد بن ابی عروب متوفی 156ھ اور حماد بن سلمہ متوفی 167ھ،کوفہ میں سفیان ثوری متوفی 161ھ،شام میں امام اوزاعی متوفی 158ھ۔یمن میں معمر متوفی 153ھ۔مصر میں لیث بن سعد متوفی 175ھ،واسط میں ہشیم متوفی 183ھ،رَی میں جریر بن عبدالحمید متوفی 188ھ،خراسان میں عبداللہ بن مبارک متوفی 181ھ جیسے بزرگوں نے تدوین وترتیب حدیث کے سلسلے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔انہوں نے اس ضمن میں جو کاوشیں کی ہیں وہ تاریخ تدوین حدیث کا ایک اہم باب ہے۔تدوین حدیث کے متعلق اس سرسری تاریخی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی باقاعدہ تصنیف وتدوین کا کام پہلی صدی کے آخر اور دوسری صدی کی ابتداء میں شروع ہوا اور اس کا سلسلہ دوسری صدی کے اواخر تک جاری رہا۔

تیسری صدی کی ابتداء سے تدوینِ حدیث کا دوسرا دور شروع ہوا۔اس دور کی تصانیف میں مرفوع احادیث کو دوسری تمام چیزوں سے الگ کرنے کی کوشش کی گئی،اور احادیث کو صحابہ کی ترتیب پر جمع

کیا گیا، جس کے نتیجے میں ''مسانید'' کی تالیف کا کام ہوا۔ مسانید کی تالیف کے اس دور میں بھی بڑے بڑے علماء نے اس میدان میں اپنی خدمات پیش کیں۔ چنانچہ کوفہ میں عبداللہ بن موسی، بصرہ میں مسدّد بن مسرہد اور مصر میں یعقوب بن شیبہ مالکی نے تو اتنا ضخیم مسند تیار کیا کہ اگر وہ پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا تو تقریباً دوسو جلدوں کا ذخیرہ تیار ہو جاتا۔ اسی طرح سمرقند میں حافظ حسن بن احمد بن محمد نے کئی مسانید لکھیں۔ امام ذہبی کا بیان ہے کہ انھوں نے اتنی بڑی کتاب لکھی تھی کہ جس میں ایک لاکھ بیس ہزار احادیث کا ذخیرہ تھا۔ چنانچہ مسند الامام احمد بن حنبل بھی اسی نوعیت کی کتاب ہے، جس میں انھوں نے اپنی یادداشت سے سترہ لاکھ پچاس ہزار حدیثوں میں سے ایک لاکھ چالیس ہزار احادیث منتخب کر کے جمع کر دیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کی جانب بھی اسی طرح کی بعض مسانید منسوب ہیں، لیکن یہ ان کے مرتب کردہ مجموعے نہیں بلکہ ان کی روایت کردہ احادیث کے مجموعے ہیں۔ تدوین حدیث کے اس دور میں مسانید کی ترتیب کا نہایت اہم کام انجام پایا لیکن اس وقت اس دور کی ترتیب شدہ مسانید میں صرف مسند احمد بن حنبل اس وقت دستیاب ہے اور آج بھی اس کی اشاعت ہوتی ہے۔ البتہ دوسری کتابوں کا صرف تاریخ میں ذکر ملتا ہے۔

تیسری صدی کے نصف سے کتب حدیث کی تالیف کا تیسرا دور شروع ہوتا ہے۔ اس دور میں سب سے اہم کام امام بخاریؒ کا ہے جنہوں نے انتہائی محنت اور جدوجہد سے حدیث کی جمع وتدوین کا یہ نہایت اہم کام انجام دیا۔ ان کی کوششوں کا نتیجہ صحیح البخاری جیسی کتاب کی صورت میں سامنے آیا۔ ان کے بعد ان کی اتباع میں پھر امام مسلمؒ نے ایک منفرد نوعیت کی کتاب لکھی۔ ان دونوں کتابوں کو علماء نے ''صحیحین'' کا نام دیا۔ اور سارے مسلمان ان دونوں کتابوں کے قبول واستناد پر متفق ہوئے۔ پھر ان ہی کے قریب قریب دور میں صحاح ستہ میں سے سنن ابوداؤد، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ وغیرہ مفید کتابیں بھی مدون ہوئیں۔

فن حدیث اور احادیث کے جمع وتدوین ان کی جرح تعدیل کا جو مہتم بالشان کام اہل اسلام نے انجام دیا ہے اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ خصوصاً فن حدیث کا وہ حصہ جو علم اسماء الرجال کے نام سے جانا جاتا ہے اس علم میں تقریباً ایک لاکھ سے زائد اشخاص کی مکمل زندگی محفوظ کر لی گئی ہے۔ یعنی ان کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے مکمل واقعات اور حادثات کو جمع کیا گیا اور ساتھ ہی اس امر کا بھی اہتمام کیا گیا کہ وہ ابتداء سے وفات تک کس فکر، عمل اور کس نظریہ سے جڑے ہوئے تھے، ان کے اخلاق کیسے تھے انہوں نے اپنی زندگی کس طرح سے گزاری وغیرہ۔ اس کی بھی تفصیل پیش کی گئی ہے۔

مولانا آزادؒ فنِ حدیث کومصدرِعلم اور مدون ومنضبط فن مانتے ہیں۔اس سلسلے میں مولانا آزاد کا ایک طویل اقتباس یہاں نقل کرنا مناسب ہے جس میں آپ نے بڑے ہی پرزور انداز میں اس کی اہمیت اور خصوصیت کوواضح کیا ہے۔مولانا آزاداس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نوعِ انسانی اس جیسے منضبط فن کو پیش کرنے سے قاصر ہے۔''قرآنِ کریم کے بعد یقیناً اور حتماً احادیثِ صحیحہ کا درجہ ہے، اور بغیر کسی خوف وتأمل کے اس کا اعتراف کر لینا چاہیے کہ حدیثِ صحیح ایک ایسا مصدرِ علم ضرور ہے جو ہمارے لیے دلیل اور حجت ہوسکتا ہے۔اور جس طرح ہم اپنے داخلی اعمال میں احادیث کے معترف اور معتقد ہیں، بالکل اسی طرح خارج کے اعتراضات میں بھی ان کی حقیقت کوتسلیم کرتے ہیں۔

لیکن حدیث ایک مدون اور منضبط فن ہے، جس کے اصول وقواعد ہیں اوراس کی جمع وترتیب کا کام صدیوں تک جاری رہا ہے۔اس لیے صحت اوراعتبار کے لحاظ سے مختلف طبقات ومدارج میں منقسم ہوگیا ہے۔اس کی بنیاد انسانوں کی روایت پرتھی، اس لیے اصولِ شہادت وروایت کی بنا پرضروری تھا کہ نقدِ روایت کے اصول وضع کیے جاتے اوروضع کیے گئے۔

اس پورے کرۂ ارضی کے اندر جس میں انسان نے ہرار ہا برس کے تجارب ومحن کے بعدصد ہاعلوم وفنون تک رسائی حاصل کی ہے۔اور ہرقوم نے علم کی تفتیش وتدوین میں حصہ لیا ہے۔بے خوف دعوے کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ کسی علم وفن کوبھی انسانی دماغ نے اس درجہ منضبط،اورسعئ انسانی انتہائی حدتک مرتب ومہذب نہیں کیا، جیسا کہ علمائے سلف نے''فنِ حدیث'' کو،اورایک مخصوص شرف ومزیتِ علمی ہے امتِ مرحومہ کی جس میں دنیا کی کوئی قوم شریک وسہیم نہیں''۔

(الہلال 13 تا 20 مئی 1914ء،ص:374)

حفاظتِ حدیث کے متعلق مستشرقین کا کہنا یہ ہے کہ علم حدیث کے سلسلے میں جتنی محنت کوشش اور عمیق نظری کا ثبوت ملتا ہے۔تاریخ انسانی میں اس کی کوئی مثال نہیں۔مستشرق جونپول لکھتا ہے

''مسلمانوں کی نظر میں اس وقت حدیث صحیح ہوتی ہے جب اسناد کا سلسلہ پے درپے غیر منقطع ہو۔اور یہ سلسلہ ایسے افراد پر مشتمل ہوتا ہے جس کی روایت معتبر ہوتی ہے۔اور

اسناد کی تحقیق نے علماء مسلمین کو اس بات کا پابند کر دیا کہ اسناد کے سلسلے میں تحقیق کے بعد ہی کسی امر قطعیت کے قائل ہوتے ہیں۔''

(مولان تقی الدین ندوی، فن اسماء الرجال ص 11)

مشہور اسلامی اسکالر علامہ سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

''علم القرآن اگر اسلامی علوم میں دل کی حیثیت رکھتا ہے تو علم حدیث شہ رگ کی۔ یہ شہ رگ اسلامی علوم کے تمام اعضاء و جوارح تک خون پہنچا کر ہر آن ان کے لیے تازہ زندگی کا سامان پہنچاتی رہتی ہے۔ آیات کا شان نزول اور ان کی تفسیر، احکام القرآن کی تشریح و تبیین، اجمال کی تفصیل، عموم کی تخصیص، مبہم کی تعین سب علم حدیث کے ذریعہ معلوم ہوتی ہے''۔

(اسوۂ صحابہ، دیباچہ: مولانا عبد السلام ندوی، اسلامی کتب خانہ، لاہور)

اسی طرح حامل قرآن محمد رسول ﷺ کی سیرتِ طیبہ اور اخلاق و عادات مبارکہ اور آپ ﷺ کے اقوال و افعال سنن و مستحبات اور احکام و ارشادات سب علم حدیث کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں۔ اسی طرح خود اسلام کی تاریخ، صحابہ کرامؓ کے احوال اور ان کے اعمال و اقوال اور اجتہادات و مستنبطات کا خزانہ بھی اسی کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ اس بنا پر اگر یہ کہا جائے تو یہ صحیح ہے کہ اسلام کے اصلی پیکر کا صحیح مرقع اس علم کی بدولت ہی مسلمانوں میں ہمیشہ کے لیے موجودہ قائم ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت رہے گا۔
(تدوین حدیث از مناظر احسن گیلانی، مقدمہ)

فن حدیث کے ارتقاء کا پہلا دور تدوین کا ہے۔ اہل اسلام نے جس طرح اپنے پیغمبر کے کلام کی حفاظت کے لیے کوشش کی ہیں۔ تاریخ انسانی میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔ اقوام سابقہ نے تو خدائی کلام میں بھی تحریفیں پیدا کر دیں۔ ملک عبد الرشید عراقی اپنی کتاب ''کاروان حدیث'' میں رقمطراز ہیں:

''اہل اسلام نے جتنا اہتمام آنحضرت ﷺ کے کلام کی حفاظت کے لیے کیا ہے۔ آج تک روئے زمین پر کسی دوسری قوم نے اپنے پیشوا کے کلام کی حفاظت تو دور کی بات وہ تو اپنی نبی ﷺ پر نازل کردہ کتاب کی حفاظت نہ کر سکے۔ لیکن پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے جاں نثاروں نے آپ ﷺ کے اقوال میں جنہیں بلکہ افعال بھی، حتی کہ ہر حرکت و سکون، انداز گفتگو اور طرزِ تکلم کو اس طرح محفوظ کیا ہے کہ اس سے زیادہ حفاظت تصور میں نہیں آسکتی''۔ (ص:18)

مذکورہ بالا تاریخی جائزے کے بعد یہ سوال باقی نہیں رہ جاتا کہ یہ کام عہدِ رسالت میں شروع ہوا تھا یا بعد کے زمانے میں ہوا، یا یہ کہ بُعدِ زمانی کی وجہ سے اس میں اصل کے ساتھ ملاوٹ ہوگئی۔ ہم نے محدثین عظام کی روایتوں اور تاریخی ترتیب سے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی کہ یہ کام عہدِ رسالت میں شروع ہو چکا تھا۔ اس سلسلے میں خود محمد ﷺ کا ارشاد بھی ہمیں ملتا ہے جس میں آپ نے فرمایا۔ "اکتبوا لأبی شاہ" کہ یہ حدیث ابوشاہ کے لیے تحریری شکل میں دو۔ (بخاری ومسلم)

اس سلسلے میں مشہور اسلامی مفکر مولانا عبدالماجد دریابادی فرماتے ہیں:

"مسلمانوں کے اس فتوے کا معنی کہ حدیث کی تدوین ہجرت کے ڈیڑھ سو برس بعد ہوئی، یہ ہے کہ تصنیف اور کتابت کی حیثیت میں، ورنہ محض تحریر وکتابت کی حیثیت سے زمانہ نبوی ہی میں اس کی جمع وتحریر کا آغاز ہو چکا تھا۔

(مکتوبات سلیمان، ص: 112 مکتوب نمبر 81)

مولانا عبدالسلام ندوی کی تحریر سے مزید اس بات کی توثیق ہوتی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں جو کام ہوا وہ عہدِ رسالت سے ہونے والی کاوشوں کا ایک سلسلہ تھا۔

"صحابہ کرامؓ ہی کے زمانہ میں فن حدیث مدون ہو چکا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہی اجزئے پریشان کو ایک مجموعے کی صورت میں جمع کیا"۔

(اسوۂ صحابہ ص: 210)

تدوین اور حفاظت حدیث کے سلسلے میں دو نام بڑے اہم ہیں۔ مستشرقین نے انہیں دونوں پر خوب اعتراض کھڑا کیا ہے۔ صحابہ میں حضرت ابوہریرہؓ اور تابعین میں حضرت امام زھریؒ، کیونکہ عہدِ رسالت میں حضرت ابوہریرہؓ حدیث کے سلسلے کے ایک اہم ستون تھے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دور میں تدوین حدیث کی ذمہ داری امام زہری کے حوالے کی تھی۔

غرض حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں سرکاری سطح پر باضابطہ یہ کام شروع ہوا اور اس کے بعد احادیث باقاعدہ کتب کی شکل میں مرتب ہونا شروع ہوگئیں تھیں۔ گرچہ اس سے قبل بھی اس سلسلے میں مختلف انفرادی کاوشیں ہوتی رہیں۔ بعد میں مختلف ائمہ کرام ومحدثین عظام نے اس کام کو مزید مستحکم کیا۔ اور یہ سلسلہ آج بھی مختلف صورتوں میں جاری ہے۔

پھر جب مختلف علاقوں میں اسلام کی توسیع ہوئی اور دیگر چیزوں کے ساتھ حدیث کی یہ کتابیں بھی

وہاں پہنچنے لگیں تو انہیں وہاں کی مقامی زبانوں میں منتقل کرنے کی بھی ضرورت محسوس ہوئی اور اس طرح دنیا کی مختلف زبانوں میں احادیث کے ترجمے کی روایت کا آغاز ہوا۔

مذہبی ترجمہ کے پیچھے بالعموم یہ محرک ہوتا ہے کہ انسان اپنے مذہب کی تعلیمات کو دوسرے لوگوں تک پہنچانا چاہتا ہے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کو اپنی مذہبی ذمہ داری سمجھتا ہے۔ چنانچہ ہر مذہب کے ماننے والوں نے اس کام میں حصہ لیا اور اپنے اپنے مذہب کی کتابوں کو دنیا کی مختلف زبانوں میں منتقل کیا۔ اگلے باب میں مذہبی تراجم کی اہمیت، روایت اور اس کے پیچھے کارفرما عوامل بحث ہوگی۔

❁❁❁

باب دوم

اردو میں احادیث کے تراجم کی روایت

الف) مذہبی تراجم کی روایت

ب) اردو میں حدیث کے ترجمے کی روایت

ج) چند مشہور مترجمین حدیث

مذہبی تراجم کی روایت

یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ فنِّ ترجمہ نگاری کو جن تین وجوہات کی بنیاد پر ترقی اور ترویج حاصل ہوئی ہے ان میں مذہب بھی شامل ہے۔علاوہ ازیں اس میں سیاست اور تجارت بھی شامل ہے۔

انسان جس کا تعلق دنیا کے کسی بھی گوشے سے کیوں نہ ہو وہ اپنے دین اور مذہب کے تئیں حساس ہوتا ہے۔اس کا یہ خیال ہوتا ہے کہ اُس کا مذہب سچا ہے۔اسی دین کی پیروی کرنے سے خدا خوش ہوگا۔نتیجتاً بندہ خدا کی جنت کا مستحق ہو۔چنانچہ وہ اپنی یہ ذمہ داری سمجھتا ہے کہ تمام انسانوں تک اپنے اس مذہب کو پہنچانے کی ہر ممکن سعی کرے۔اگر لوگ اس زبان سے واقف نہیں ہیں جس میں اس کی مذہبی کتاب موجود ہے تو وہ عوام کی زبان میں انہیں منتقل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔اس سلسلے میں ڈاکٹر عبد الحق اپنے مضمون ''مذہبی تصانیف کے تراجم'' میں رقمطراز ہیں:

> ''ترجمے کے محرک عوامل میں بہت سے اسباب کارفرما ہوتے ہیں ان میں ایمان وعقیدہ یا فکر ونظر کی اشاعت کا رجحان سب سے زیادہ حاوی ہوتا ہے۔انسانی کمزوری ہے کہ اپنے افکار سے عالم کو روشناس ہی نہیں کرانا چاہتا بلکہ منوانا بھی چاہتا ہے۔یا اپنے حلقہ خیال کو وسیع تر بنانے کی مہم جوئی میں سرگرداں اور خدمتِ دین یا خدمت خلق کے ذوق سے سرشار ہوتا ہے۔اس مخصوص لڑیچر کی نشرواشاعت میں پوری تن دہی سے مصروف کار دکھائی دیتا ہے۔دوسرا محرک جذبہ مال ومنافع بھی ہے۔مادی ضرورتوں سے بھرپور اس دنیا میں سود وزیاں سے بے نیاز نہیں رہا جا سکتا۔افراد اور اداروں کی نظر بازار اور عوام کی قوت خرید پر ہوتی ہے اصل کتاب کے موضوع اور مبادیات پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔سنسنی خیز کتابیں بھی اسی زمرے میں آتی ہیں جن پر بعض وقت کئی ناشرین کی توجہ ہوتی ہے۔''

(ترجمہ کا فن اور روایت، پروفیسر قمر رئیس، تاج پبلیشنگ ہاؤس دہلی 1976ء ص:244)

مندرجہ اقتباس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مذہبی تراجم کے پیچھے یہ عموماً یہ دو محرک کارفرما ہیں۔ جس کی وجہ سے کوئی بھی عہد مذہبی ترجمہ سے خالی نہ رہا۔ حالانکہ ابتدا مذہبی ترجمہ کو قابل جرم عمل گردانا گیا تھا۔ مذہبی صحائف کے متعلق یہ خیال شدت سے پایا جاتا تھا کہ اس کے الفاظ بھی مقدس ہیں اور انہیں کسی اور زبان میں منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ جن لوگوں نے اس طرح کی کوششیں کی انہیں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ بقول مرزا حامد بیگ ولیم ٹنڈیل جو بائیبل کا پہلا انگریزی مترجم ہے، صرف ترجمہ کے جرم میں اسے پھانسی کی سزا دی گئی، اور اس کی لاش کو دھکتی ہوئی آگ کے نذر کر دیا گیا۔ خود قرآن کے اولین ترجموں کے سلسلے میں بھی مذہبی لوگوں کا رویہ کافی منفی رہا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو بھی اس طرح کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن انہیں دو محرکات کی بنا ہر کسی عہد میں یہ مذہبی ترجمے کا عمل جاری رہا۔

عالمی سطح پر مذہبی تراجم

عالمِ انسانیت پر ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ آج سارے عالم میں کئی مذاہب کا وجود ہے۔ ہر مذہب کے علمبردار کا دعویٰ ہے کہ اُسی کا مذہب سچا اور درست ہے۔ اپنے دین کی تبلیغ کے لیے ہر ایک اپنی جگہ کوشاں ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اس کے دین کی دعوت دنیا کے ہر کونے تک پہونچے۔ اس کام کی تکمیل کے لیے وہ اپنے مذہب اور دین کے امہات الکتب اور اہم لٹریچر کو دنیا کے مختلف زبانوں میں منتقل کرتا آیا ہے اور کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن مذہبی تراجم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اسلام، عیسائیت، بدھ مت اور ہندو دھرم یعنی قرآن مجید، انجیل، بدھ مت کے صحائف اور ویدوں کے تراجم بکثرت ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

پچھلے دو ہزار برسوں کے دوران بائبل کے عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کو 426 زبانوں میں منتقل کیا گیا اور عہد نامہ جدید کا ترجمہ دنیا کی 1100 زبانوں میں ہو چکا ہے، جب کہ اس عہد نامہ جدید کے بعض اجزا 2403 زبانوں میں دستیاب ہیں (انسائیکلوپیڈیا آف ٹرانسلیشن، ص 21)

بائبل عہد نامہ قدیم کے ترجمے کی ابتدا تین صدی قبل مسیح میں ہوئی جب کہ عبرانی سے یونانی زبان میں اس کا ترجمہ کیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق 72 یہودی علما نے مل کر 72 دنوں میں یہ کام مکمل کیا۔ (ایضاً ص 21)۔ اس کے بعد بائبل کے ترجمے میں دوسرا اہم نام سینٹ جیروم کا ہے جسے 383 عیسوی میں پوپ دماسوس نے بائبل کے عہد نامہ جدید کو لاطینی زبان میں منتقل کرنے کی ذمہ داری تفویض کی۔ سینٹ جیروم نے 406 عیسوی میں یہ کام مکمل کیا۔ سینٹ جیروم کا یہی ترجمہ کئی صدیوں تک مختلف زبانوں میں ترجمہ کے لیے

اصل نسخے کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔اصلاحات کے دور میں جب کہ چھاپے خانے کی ایجاد ہوچکی تھی بائبل کو یورپ کی مختلف علاقائی زبانوں بالخصوص جرمن، انگریزی، فرانسیسی اور ہسپانوی میں منتقل کرنے کا کام شروع کیا گیا۔سولہویں اور سترھویں صدی کے دوران یورپ کی مختلف زبانوں میں بائبل کے ترجمے ہوئے۔مارٹن لوتھر، جان وکلف اور ولیم ٹنڈل جیسے افراد نے اس سلسلے میں اولین کوششیں کیں اور بڑی قربانیوں، تکلیفوں اور آزمائشوں سے گزر کر اس مقدس صحیفے کو عبرانی، یونانی اور لاطینی جیسی مقدس زبانوں سے ایسی زبانوں میں منتقل کیا جو عام لوگوں کے لیے قابل رسائی تھیں۔(ایضاً ص22)

انیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ ہی یورپ کے باہر دنیا کی مختلف زبانوں میں بائبل کے ترجموں کا کام بڑی تیزی کے ساتھ شروع ہوا۔1800 کی صدی کو بائبل ترجموں کے لیے ایک مشنری عہد کہا جاسکتا ہے۔اس صدی کے دوران برمی، چینی، بنگالی، سنسکرت، مراٹھی، ہندی، اردو، فارسی، عربی، سیامی، مایا، سواحلی جیسی زبانوں کے علاوہ دیگر سینکڑوں زبانوں میں بائبل کا ترجمہ کر دیا گیا۔اس وقت دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں بائبل کے ترجمے کے لیے کئی ادارے قائم ہیں جو اس کام کو انجام دے رہے ہیں۔

اسلام کی اصل کتاب قرآن مجید کے ترجمے کا کام بعض روایتوں کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور ہی میں شروع ہوا تھا۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف بادشاہوں، جیسے رومی شہنشاہ ہرقل، مصر کے حاکم مقوقس اور ایران کے کسریٰ کو جو خطوط بھیجے تھے ان میں قرآن کی آیت بھی لکھی تھی جس کا ترجمہ ان بادشاہوں کی مقامی زبانوں میں کسی نہ کسی نے کیا ہوگا۔روایات کے مطابق قرآن کا پہلا ترجمہ عباسی خلافت کے عہد میں فارسی زبان میں کیا گیا۔یہ ترجمہ بنیادی طور پر تشریح کی صورت میں تھا۔

رابرٹ آف چسٹر نے نے پہلی مرتبہ لاطینی زبان میں قرآن کا مکمل ترجمہ کیا یہ ترجمہ 1143ء مطابق 537ھ میں کیا گیا۔البتہ اس ترجمہ کا مقصد تبلیغ نہیں بلکہ اسلام کے عقائد کا ابطال اور تردید کرنا تھا۔انگریزی کا پہلا ترجمہ 1649 میں الیگزینڈر رراس نے کیا جو راست عربی سے نہیں بلکہ فرانسیسی کے ترجمہ قرآن سے کیا گیا اس فرانسیسی ترجمہ کے مقاصد بھی لاطینی ترجمے کی طرح معاندانہ تھے۔(ایضاً ص 230)اس کے بعد سے قرآن کا ترجمہ دنیا کی تقریباً تمام ہی زبانوں میں ہوا اور کئی زبانوں میں اس کے ایک سے زائد تراجم کیے گئے۔ہندوستان میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے موضح القرآن کے نام سے قرآن کا فارسی ترجمہ کیا۔اور انہی کے صاحب زادے قرآن کے اولین اردو مترجمین میں شمار کیے جاتے ہیں۔زمانہ حال میں قرآن مجید کے تراجم کے حوالے سعودی حکومت کا ادارہ ''مطبع ملک فہد'' کام کر رہا ہے۔ یہ ادارہ قرآن مجید کو دنیا میں موجود تمام زبانوں سے ترجمے کا کام کر رہا ہے۔

بدھ مت کے مقدس سوتر شائد گوتم بدھ کی موت کے بعد پہلی صدی قبل مسیح میں لکھے گئے۔ یہ پالی زبان میں لکھے گئے تھے۔تاہم انہیں علاقائی اور سنسکرت زبان میں بھی لکھنے کا آغاز ہوا اس طرح اسی وقت ترجمہ کا بھی آغاز ہوا۔ جب ہندوستان کے باہر نکل کر چین اور دیگر مما لک تک پھیل گیا تو وہاں بدھ مت کے صحائف کو ان کی زبانوں میں منتقل کرنے کا کام شروع کیا گیا۔ چین میں ترجمے کی یہ اولین لہر دوسری صدی عیسوی میں شروع ہوئی جس میں بدھ مت کے سوتروں کو چینی زبان میں منتقل کیا گیا۔اس کے بعد چین میں ترجمے کی زبردست تحریک چلی جو حکومت کی سرپرستی میں تقریباً نو صدیوں تک جاری رہی۔(ایضاً،ص369)

ہندو مذہبی کتابوں میں مہابھارت، رامائن، بھگوت گیتا اور پرانوں کو پہلے سنسکرت سے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں منتقل کیا گیا پھر اس کے بعد انہیں دنیا کی دیگر زبانوں میں منتقل کرنے کا کام بھی ہوا۔

اردو میں مذہبی تراجم

اردو زبان برصغیر ہند کی پیداوار ہے۔ ہندوستان صدیوں سے مختلف اقوام کی آمد کے باعث تکثیری نوعیت کا سماج بن چکا ہے۔قدیم زمانے سے یہ مختلف مذاہب کا گہوارہ رہا اور تاریخ کے مختلف ادوار میں دنیا کے مختلف اقوام اور مذاہب نے اس سرزمین کو اپنا مسکن بنایا۔اس وقت یہاں پر جتنے مذاہب پائے جاتے ہیں ان تمام کا لٹریچر اس زبان میں منتقل کیا گیا۔

انجیل مقدس

ہندوستان میں انجیل کے ترجمے کی روایت یورپی اقوام کی ہندوستان آمد کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ یوروپی اقوام اپنے مذہب کی تبلیغ کے سلسلے میں نہایت مستعد تھے۔نو آبادیاتی دور میں یوروپی اقوام جہاں بھی گئے وہاں انہوں نے اپنے مذہب کو مقامی لوگوں کے لیے قابل رسائی بنانے کی غرض سے بائبل کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کرنے کا کام شروع کیا۔ ہندوستان میں انجیل کا پہلا اردو ترجمہ ڈنمارک کے پادری بنجامن شلٹز نے 1739ء میں شروع کیا اور 1741 میں مکمل کیا۔ اور یہ ترجمہ 1848ء میں شائع ہوا۔
(مغرب سے نثری تراجم: مرزا حامد بیگ،مقتدرہ قومی زبان،لاہور ص:113)

یہاں یہ بات غور کرنے کی ہے کہ اردو زبان میں شاہ رفیع الدین کے مکمل ترجمہ قرآن سے پہلے انجیل کا اردو ترجمہ مکمل ہو چکا تھا۔ شاہ رفیع الدین کا ترجمہ قرآن 1776ء میں مکمل ہوا جب کہ انجیل کا ترجمہ اس سے 35 سال قبل 1741ء میں مکمل ہو چکا تھا۔

انجیل ہی کا دوسرا اردو ترجمہ ''کالنبرگ'' کا ہے جو 1750ء میں کلکتہ سے شائع ہوا۔ان دو تراجم

سے قبل ولندیزی سفیر ''جان جوشوا کیٹلر'' نے اپنی کتاب ''صرف ونحو ہندوستانی''(مطبوعہ: 1715ء کلکتہ) میں انجیل کا ایک حصہ ''دعائے ربانی'' کا اردو ترجمہ شامل کیا تھا۔ جو بعد میں مستقل کتابچہ کی شکل میں شائع ہوا۔(ایضاً،ص:113)

1804ء میں پادری ڈاکٹر ولیم ہنٹر نے چند ہندوستانی پنڈتوں کی مدد سے اناجیل کا ترجمہ کیا جو 1805 میں کلکتہ سے شائع ہوا۔(ایضاً،ص:113)

سن 1811ء میں پادری ہنری مارٹن نے پہلی بار سیرام پور مشن کے تحت بائبل کا اردو ترجمہ جناب مرزا فطرت کی مدد سے کیا۔اور یہ ترجمہ سن 1808ء میں اختتام کو پہونچا،اس کا خط دیوناگری رسم الخط ہے جو 650 صفحات پر مشتمل ہے۔(ایضاً،ص:108)بعد میں اسی ترجمہ کو بنیاد بناتے ہوئے پادری ''بولی'' نے ہندی ترجمہ کی بنیاد رکھی۔(ایضاً،ص:113)اردو ترجمہ کے بارے میں رام بابو سکسینہ(تاریخ ادب اردو) کا بیان تاحال معتبر خیال کیا جاتا ہے۔یہ ترجمہ 1814ء میں مکمل ہوا اور 1819ء میں شائع ہوا۔(ایضاً،ص:114)

ہندو مذہبی کتابوں کے اردو تراجم

اردو زبان میں ہندوستان کے دیگر مذاہب کی بھی تمام اہم کتابوں کے ترجمے ہو چکے ہیں۔وید، پران، مہابھارت، بھگوت گیتا، رامائن وغیرہ کے ترجمے ہوئے۔چاروں ویدوں کے خلاصے کا ترجمہ الکھ دھاری عرف منشی کنھیا لال نے الکھ پرکاش کے نام سے کیا جو 1861ء میں شائع ہوا تھا۔رامائن کے مکمل اور نامکمل ترجموں کی تعداد تقریباً بیس ہے جب کہ گیتا کے تراجم کی تعداد ان سے بھی زائد ہے۔(ترجمہ کا فن اور روایت، پروفیسر قمر رئیس، تاج پبلیشنگ ہاؤس دہلی 1976ء ص 267)

اسلام کے مذہبی تراجم

زبان اردو میں اسلام کے مذہبی تراجم کے حوالے سے گفتگو کریں گے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ جب اس زبان کا معرضِ وجود ہوا اسی وقت سے اس میں مذہبی تراجم کی روایت جاری ہے۔اس زبان کا پہلا مذہبی رسالہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی معراج العاشقین کو سمجھا جاتا ہے۔یہ کتاب 1422ء سے قبل کی گئی تحریر ہے۔جہاں تک اردو ترجمہ کا معاملہ ہے اس سلسلے میں سب سے اولین ترجمہ شاہ میراں جی خدانما کا ''تمہیدات ہمدانی'' کو قرار دیا جاتا ہے۔محققین کی رائے کے مطابق اس ترجمہ کا پہلا نسخہ 1603ء میں لکھا گیا تھا۔شمس اللہ نے اپنی کتاب ''تاریخ زبان اردو یعنی اردوئے قدیم'' میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ

بندہ نواز کے نبیرہ سید محمد عبداللہ حسینی نے شیخ عبدالقادر جیلانی کے رسالہ 'نشاط العشق' کا دکنی میں ترجمہ کیا تھا اوراس کی شرح بھی لکھی۔ آپ کا عہد احمد شاہ بہمنی کا عہد ہے۔انہوں نے فہرست کتب خانہ ٹیپو سلطان کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس کا ایک نفیس نسخہ اس کتب خانے میں موجود تھا۔(تاریخ زبان اردو، شمس اللہ قادری ص ۲۴)۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد جنید ذاکر نے اپنی کتاب اصطلاحی مطالعے میں اپنی تحقیق کی بنیاد پر سید عبداللہ حسینی کے اسی ترجمہ ''نشاط العشق'' کو اردو کا پہلا ترجمہ قرار دیا ہے جو تمہیدات ہمدانی سے تقریباً دوسو سال قبل بہمنی دور حکومت میں کیا گیا تھا۔(اصطلاحی مطالعے، ڈاکٹر محمد جنید ذاکر،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوز، 2015،ص26)

شمالی ہندوستان میں اردو کی نشو ونما وفروغ کے بعد قرآن مجید کا پہلا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ کے فرزند مولانا شاہ رفیع الدین نے 1776ء میں کیا۔ یہ قرآن مجید کا اولین اردو ترجمہ ہے۔جیسے جیسے اردو زبان ترقی کے منازل طے کرتی رہی دیگر تخلیقات وتراجم کے ساتھ ساتھ قرآن اور دیگر مذہبی کتابوں کے ترجموں کی روایت بھی عہد بہ عہد آگے بڑھتی رہی۔ایک تحقیق کی رو سے آج تک مکمل قران کے ایک ہزار ایک سو سے زائد اردو تراجم ہو چکے ہیں۔

مسلمانوں کی مذہبی کتابوں میں احادیث شریفہ کا بڑا اونچا مقام ہے۔اسلام کے بنیادی ماخذات میں قرآن مجید کے بعد اسی کو اولیت حاصل ہے۔اس سلسلے میں علمائے اسلام نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً تمام ہی مجموعوں کو اردو میں منتقل کیا ہے۔ زیر بحث مقالے میں اسی موضوع کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ایک تحقیق کے مطابق علم حدیث اورفن حدیث میں عرب سے زیادہ عجم نے خدمات انجام دیں ہیں۔اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ احادیث کی سب سے مستند تسلیم کی جانے والی کتابیں جنہیں صحاح ستہ کہا جاتا ہے،اورجن کے مقام کو پوری علمی دنیا تسلیم کرتی ہے،اس کے مؤلفین اور مصنفین سب کے سب عجمی یعنی غیر عرب ہیں۔علم حدیث کے سلسلے میں بالخصوص برصغیر کی خدمات کا اعتراف عرب دنیا کے علما و اسکالروں نے بھی کیا ہے۔مثال کے طور علامہ رشید رضا صاحبِ 'تفسیر المنار' نے ان الفاظ میں برصغیر کے علما کی خدمات حدیث کا ذکر کیا ہے:

''اگر ہمارے علماء ہند اس علم کی جانب توجہ نہ دیتے تو مشرق سے علم حدیث ختم ہو جاتا''

(حوالہ: مقدمہ مفتاح کنوز السنہ،طبع دوم، سہیل اکیڈمی، لاہور)

زبان عربی میں حدیث اورفن حدیث پر جتنا بھی کام ہوا ہے،اس کا وافر حصہ اردو زبان میں بھی

منتقل کیا جا چکا ہے اور فی الحال کام مزید تیزی سے جاری ہے۔ بعض امہات الکتب کے دسیوں تراجم ہو چکے ہیں۔ مثلا (۱) صحیح بخاری شریف کے بیس سے زائد تراجم (۲) صحیح مسلم شریف کے آٹھ سے زائد (۳) سنن ابوداود شریف کے دس سے زائد (۴) سنن ترمذی کے پانچ سے زائد (۵) سنن نسائی کے چار سے زائد (۶) سنن ابن ماجہ کے چھ سے زائد تراجم ہیں۔ علاوہ ازیں زبان اردو میں حدیث اور فن حدیث پر جو مستقل کتابیں لکھی گئیں ہیں ان کی تعداد لا متناہی ہے۔ فقہ اسلامی جو کہ کسی بھی معاشرت اور سماج کے اصول ومبادی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اس کا بھی ترجمہ بڑی حد تک اردو میں ہو چکا ہے۔

۞۞۞

اردو میں احادیث کے ترجمہ کی روایت

برصغیر ہندوستان میں اسلامی کتابوں کے اردو تراجم میں کتبِ احادیث کے تراجم پر توجہ بالعموم دیگر کتابوں کے بالمقابل کچھ کم نظر آتی ہے۔جس کے باعث کتب احادیث کے تراجم کا سلسلہ بہت بعد میں شروع ہوا۔جیسا کہ اس سے قبل بیان کیا جاچکا ہے کہ اردو میں اولین مذہبی تراجم میں زیادہ تر تصوف کی کتابوں کا اردو ترجمہ ملتا ہے۔اس کی اہم وجہ یہ رہی ہوگی کہ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کا سب سے اہم ذریعہ صوفیا کرام اور ان کے مختلف سلسلوں کی خدمات ہے۔ یہ صوفیا کرام یہاں کی مقامی عوام کے سامنے آسان اور عوامی زبان میں نصیحت اور موعظت کے لیے اپنے خطبات اور رسالوں سے کام لیتے تھے۔اور اس سلسلے میں تصوف کی جو کتب پہلے سے فارسی اور عربی میں موجود تھیں وہی ان کے بنیادی ماخذ کے طور پر استعمال میں آتی رہیں۔

اسلام کے بنیادی مصادر میں قرآن کے ترجمے روایت کے بعد احادیث کے ترجمہ کی جانب توجہ ہوئی۔جیسا کہ برصغیر ہند میں حدیثِ نبوی اور علم حدیث کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ابتداء میں احادیث اور علم حدیث پر توجہ زیادہ نہیں تھی۔کسی بھی علم اور فن کی ترویج کا اہم ذریعہ درس وتدریس ہے۔ برصغیر میں تقریبا بارھویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی تک حدیث کے نام پر صرف ’مشارق الانوار‘ اور ’مشکوۃ المصابیح‘ پڑھائی جاتی تھی۔

جناب رشید احمد ارشد صاحب برصغیر کے علمائے کرام کی حدیث پر کم توجہ کے حوالہ سے رقم طراز ہیں:

> ’’یہاں کے علماء حدیث کی اعلی تعلیم کو غیر ضروری سمجھنے لگے بلکہ اس میں انکی انتہائی معراج مشارق الانوار اور مشکوۃ المصابیح پڑھائی جاتی تھی۔اور یہ تعلیم بھی محض برکت حاصل کرنے کے لئے ہوتی تھی۔اس کا مقصد مسائل کا استنباط اور فقہی اثبات نہ ہوتا تھا۔‘‘
>
> (برصغیر پاک وہند کے قدیم عربی مدارس کا نظامِ تعلیم جناب رشید احمد ارشد ص:41)

اس اقتباس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حدیثِ نبوی کے سلسلے میں اس زمانہ میں کیا رویہ تھا۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ کہتے ہیں:

''عہدِ تغلق میں علمِ حدیث کے ساتھ لوگوں کو جو بے اعتنائی تھی اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے سلطان غیاث الدین کے زمانہ میں مسئلہ سماع کی تحقیق کے لئے ایک مجلس منعقد ہوئی۔ مناظرہ کے فریق شیخ نظام الدین سلطان الاولیاء تھےاور دوسری طرف تمام علماء۔ شیخ کا بیان ہے کہ جب میں کوئی حدیث بیان کرتا تھا تو علماء بڑی جرات اور بے باکی سے کہتے تھے کہ اس ملک میں حدیث پر فقہی روایت مقدم سمجھی جاتی ہے۔ اور کبھی کہتے کہ چونکہ اس حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور وہ ہمارے مخالف ہیں اس لئے ہم اسکو حدیث نہیں مانتے''

(مقالات سید سلیمان ندوی، بحوالہ علم الحدیث، فنی فکری اور تاریخی مطالعہ، ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر ص:47)

علماء اور فقہاء کے اس رویے کے پیش نظر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے **الانصاف فی بیان سبب الاختلاف** میں لکھتے ہیں کہ '**واشتغالهم بعلم الحديث قليل قديما وحديثاً** کہ یہاں کے اہل علم کا ماضی اور حال میں علم حدیث سے بہت کم واسطہ اور تعلق رہا ہے۔ عمدۃ الرخایہ کے مقدمہ میں بھی مولانا عبدالحی لکھنوی نے بھی اسی حقیقت کا اظہار کیا ہے۔

برصغیر ہندوستان میں حدیث اور علم حدیث کی صورت حال کا اندازہ لگانے کے لیے اس دور کے نظام تعلیم اور حدیث کے حوالے سے اس کے نصاب تعلیم کا جائزہ لینا مناسب ہوگا جس سے حقیقی صورت حال کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ برصغیر میں اسلامیات کے حوالہ سے جو نصابِ تعلیم تھا اسے مولانا عبدالحی چار ادوار میں اور مولانا ابوالحسنات ندوی نے پانچ ادوار میں تقسیم کیا ہے:

پہلا دور: بارھویں صدی عیسوی تا پندرھویں صدی عیسوی کے درمیان تقریباً دوسو سال۔

دوسرا دور: 1489ء سکندر لودھی کی تخت نشینی سے 1642ء شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے عہد کے ختم ہونے تک۔

(برصغیر پاک وہند کے قدیم عربی مدارس کا نظام تعلیم، جناب رشید احمد ارشد ص:41)

ان دو ادوار میں نصابِ تعلیم میں صرف مشارق الانوار اور مشکوۃ المصابیح تھے۔

تیسرا دور: میر فتح اللہ شیرازی کا دربارِ اکبری میں آمد سے ہوتا ہے۔ 1605ء جو کہ شاہ ولی اللہ پر ختم ہوتا

ہے۔اس دور میں مشکوۃ المصابیح (مکمل) شمائل ترمذی (مکمل) اورصحیح بخاری (کچھ حصے) نصابِ تعلیم میں شامل تھے۔

چوتھا دور: بارھویں صدی ہجری سے شروع ہوکر تقریبا عہدِ مغلیہ تک جاری رہتا ہے۔اس دور میں علم حدیث پھرتنزلی کا شکار ہوا۔نصاب میں صرف مشکوۃ ہی شامل رہی۔

پانچواں دور: مغلیہ حکومت کے زوال کے بعد شروع ہوتا ہے یعنی 1875ء میں تقریبا حدیث کی تمام اہم کتابیں نصاب میں داخل ہوگئیں جن میں کتبِ ستہ،موطا مالکؒ ومحمدؒ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

ان ادوار کا تذکرہ اسلئے ضروری سمجھا گیا کہ کسی بھی علم اورفن کی اشد ضرورت محسوس کی جاتی ہے تو اس وقت ان علوم کے تراجم بھی ہوتے ہیں۔چونکہ اس دور میں احادیث کی جانب توجہ کم رہی اس لیے اس کے تراجم بھی کم ہوئے۔لیکن بعض اہل علم نے اس دور میں بھی احادیث کے ترجمہ کی طرف توجہ دی اور احادیث کے مجموعوں کو یہاں کی زبانوں بالخصوص فارسی میں منتقل کرنے کا کام انجام دیا۔چونکہ اس زمانے میں فارسی سرکاری زبان تھی اور ملک میں اسی زبان کا رواج تھا۔چنانچہ ابتدامیں فارسی زبان ہی میں احادیث کے ترجمے ہوتے رہے۔

احادیث کے اردو تراجم کا آغاز وارتقا

جہاں تک اردو میں احادیث کے ترجمے کی روایت کا معاملہ ہے اس کا باقاعدہ آغاز فارسی کے بعد ہوا۔البتہ دکن اوراس کے اطراف کے علاقوں میں اردو زبان چونکہ شمال سے بہت پہلے ہی اپنی بنیادیں مضبوط کرچکی تھی اور یہاں مختلف صوفیائے کرام نے تبلیغ وتلقین کے لیے اردو زبان کو ذریعہ اظہار بنالیا تھا۔چنانچہ ان کے خطبات وملفوظات یہاں کی عوامی زبان میں ہوتے تھے۔ان بزرگوں میں صوفیا کے مختلف سلسلوں کے بزرگ شامل ہیں۔ان بزرگوں نے اپنے خطبات میں قرآن احادیث اورعربی وفارسی زبان میں موجود پند ونصائح کو یہاں کی مقامی زبان، جو اردو کی ابتدائی شکل تھی، میں ترجمہ کر کے لوگوں کو سنانا شروع کیا۔یہی خطبات دراصل اردو ترجمے کے، بلکہ خود اردو زبان کے بھی،اولین نقوش ہیں۔یہ بزرگ نہ صرف ہندوستان بلکہ مکہ المکرّمہ میں بھی اردو زبان میں درس وتدریس کا کام انجام دینے لگے۔بالخصوص حدیث کے حوالے سے اس سلسلے میں شیخ عبدالوہاب متقی کا تذکرہ ملتا ہے جو مالوہ کے ساکن تھے وہ مختلف علاقوں کا سفر کرتے ہوئے 1556ء مطابق 963ھ مکہ مکرمہ پہنچے جہاں وہ اپنی وفات 1001ھ مطابق 1593ء تک حدیث،فقہ اور دیگر علوم شرعیہ کا درس دیا کرتے تھے۔ان کے یہ دروس عربوں کے لیے عربی

میں اور عجمیوں کے لیے فارسی اور اردو میں ہوتے تھے۔ (تاریخ زبان اردو, حکیم شمس اللہ قادری،ص 28)۔

اس دور میں ان صوفیائے کرام نے اسلام کی تعلیمات کو عام فہم زبان اور بات چیت کے انداز میں ترجمہ کر کے تحریری طور پر بھی لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ چونکہ یہی دور اسلام کے مذہبی تراجم کا اولین دور ہے اسی لیے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ احادیث کے اردو ترجمے کا بھی اولین دور یہی ہوگا۔اس دور میں بالخصوص تصوف کی کتابوں کے جو تراجم ہوئے ان میں اسلام کے مختلف ماخذات کے بشمول احادیث اور اقوال رسول کو بھی کتابوں کے جملہ متن کے ساتھ ترجمہ کیا گیا۔ اردو میں حدیث کے ترجمے ابتدائی نقوش اور زمانی ترتیب کے لحاظ سے احادیث کے تراجم کے اولین نمونے یہی ترجمے ہیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جب کہ شمالی ہندوستان میں اردو کی ابتدا کو ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا اور پایہ تخت کی دکن منتقلی کے بعد بزرگان دین کی دکن میں آمد اور یہاں ان کے قیام کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ دکن میں اردو بتدریج اپنے قدم جما رہی تھی۔ ایسے میں بزرگان دین نے اسلام کی تعلیمات کی اشاعت کے لیے اردو زبان کو اپنا ذریعہ اظہار بنا کر اردو کی ترقی میں غیر معمولی کردار ادا کیا۔ اگر بزرگان دین کی جانب سے یہ کام نہ ہوتا تو اردو اتنے کم عرصے میں ایک مکمل ادبی زبان کی صورت اختیار نہیں کر سکتی تھی۔ اردو کو ایک توانا اور اہم مضامین کے لیے وسیلہ اظہار بنانے میں ان تراجم کا غیر معمولی حصہ رہا۔ چنانچہ مرزا حامد بیگ اس سلسلے میں رقم طراز ہیں:

> ہم اپنے نثری ادب کے اسلوبی پس منظر پر نگاہ ڈالیں تو یہ حقیقت کھلتی ہے کہ عربی اور فارسی کی نثری اور منظوم کتب کے اردو میں تراجم اور شرحیں، نیز صوفیانہ رسائل نظم و نثر میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے تراجم و تشریحات ایک ایسا عظیم دینی اور لسانی (ایک حد تک ادبی) کارنامہ ہے، جس نے اردو زبان کو اس کے ایام طفلی میں ہی اسلوبیاتی سطح پر اظہار کے ایسے سانچے فراہم کر دیے جن سے جانکاری کے لیے عالمی سطح پر بیشتر زبانوں کو صدیوں کے تجربات سے گزرنا پڑا۔
>
> (ڈاکٹر مرزا حامد بیگ،مغرب سے نثری تراجم مقتدرہ قومی زبان لاہور،ص 90)

احادیث مبارکہ کے اس نوعیت کے ترجموں سے متعلق ایک اہم نام خواجہ بندہ نواز کے فرزند سید محمد اکبر حسینی کا ہے جو 815ھ مطابق 1412ء دہلی سے گلبرگہ تشریف لائے تھے۔ دکنی کے مشہور محقق نصیر الدین ہاشمی نے اپنی کتاب 'دکن میں اردو' میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انہیں نثر اور نظم

دونوں میں مہارت حاصل تھی۔تصوف کے موضوع پر ان کی ایک کتاب ہے جس میں نظم ونثر دونوں موجود ہیں۔اس کتاب میں قرآن،حدیث دونوں کے ترجمے ملتے ہیں مثال کے طور پر اس کتاب کے متن کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو جس میں انہوں نے ایک حدیث کا ترجمہ کیا ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجلو اباالصلوٰۃ قبل الفوت عجلو بالتوبتہ قبل الموت

یعنی شتابی کرو نماز وقت گزرنے سوں آگے ہور شتابی کرو تو نہ مرنے سوں آگے۔

(دکن میں اردو،نصیر الدین ہاشمی،قومی کونسل برائے فروغ اردو زباں،دہلی،ص 57)

احادیث کے ترجمے کے حوالے سے دوسری کتاب شمائل الاتقیا ہے۔اس کتاب کے مصنف برہان الدین اولیا ہیں۔اس کا ترجمہ 1080ھ مطابق 1670 میں میراں یعقوب نے کیا تھا۔یہ اصلاً تصوف کی کتاب ہے لیکن بقول نصیر الدین ہاشمی اس میں حدیث کی نو کتابوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔(دکن میں اردو۔نصیر الدین ہاشمی،ص 167)۔شمس اللہ قادری نے اپنی کتاب 'تاریخ زبان اردو' میں اس کتاب کے متن کا نمونہ پیش کیا ہے۔اس میں ایک حدیث کا ترجمہ بھی شامل ہے جسے یہاں پیش کیا جا رہا ہے:

حدیث: **قلب العارف حرم اللہ و حرم ان یلج فیہ غیر اللہ** ،یعنی عارف کا دل سو خدا کا گھر ہے،ہور حرام ہے جو دخل کرے اس گھر میں خدا باج دوسرا۔

(تاریخ زبان اردو،ملحقات اردوئے قدیم،حکیم شمس اللہ قادری ص 56)

اس کے علاوہ اسی عہد کی ایک اور فارسی کتاب 'معرفت السلوک' کا اردو ترجمہ بھی زیر بحث موضوع کے لحاظ سے قابل ذکر ہے۔اس کتاب کے مصنف حضرت شیخ محمود ہیں۔اس کا اردو ترجمہ شاہ محمد ولی اللہ قادری نے 1109ھ مطابق 1698ء میں کیا۔آپ کے والد نے اس کتاب کے اردو ترجمے کا انہیں حکم دیا تھا جس پر آپ نے یہ کتاب اردو میں ترجمہ کی۔اس کی وضاحت کرتے ہوئے کتاب کی ابتدا میں شاہ محمد ولی اللہ قادری نے لکھا ہے:

۔۔۔۔فارسی زبان سے اسکو ہندی زبان میں بیان کر،اور آیت اور حدیث کے معنی ایک ایک عیاں کر،تا کہ اسے طالبین حق کے ہیں جو نہ عربی جانتے اور نہ فارسی پہچانتے ہیں ولیکن اپنے مطلوب کی طلب میں سچے ہیں۔۔۔۔تجکو لازم ہے جو اس معانی کی عروس کو فارسی اور عربی لفظوں کی خلوت خانے سے باہر نکال کر ہندی زبان کے تخت پر

بٹھلا۔۔۔۔اس حکم کو غنیمت جان کر جی سے قبول کیا میں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے منگ کر معانی کے محبوبوں کے چہرے سے حجاب اور نقاب ان سمجھے لفظوں کو دور کیا میں۔اور آیت اور حدیث کے خوباں کے جمال کو ترجمے کے زر سے آراستہ کیا میں۔

(ایضاً،ص59-58)

ان تینوں حوالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اردو کی دیگر اصناف کی طرح مذہبی ترجمہ بالخصوص احادیث کے تراجم کا آغاز بھی دکن ہی سے ہوتا ہے۔اور یہ احادیث مبارکہ کے اردو ترجمے کا اولین دور ہے جس میں ابتداً صوفیائے کرام نے اپنے خطبات ومواعظ میں زبانی طور پر دیگر ماخذات کے ساتھ احادیث مبارکہ کے اردو تراجم بھی کیے۔ بعد میں عربی و فارسی کی مختلف کتابوں کے ترجموں اور تصانیف میں قرآن و حدیث کے ترجموں کا بھی التزام کیا گیا۔گرچہ یہ خالص احادیث کی کتابوں کے تراجم نہیں ہیں لیکن ان کتابوں میں جابجا احادیث اوران کے ترجمے ملتے ہیں۔ان تراجم اوران کے متن کے نمونوں کے مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مترجمین نے نہایت آسان اور عوامی زبان میں احادیث کا ترجمہ کیا ہے۔ان میں عربی اور فارسی کے بجائے یہاں کے مقامی الفاظ اور لب ولہجہ کا زیادہ اثر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ان تراجم اور تصانیف کی مدد سے اردو زبان میں بتدریج اسلام کی تعلیمات کے اظہار کی قدرت پیدا ہونے لگی۔اورانہیں تراجم نے بعد کے ادوار کے لیے اسلام کے بنیادی ماخذات کے مکمل تراجم کے لیے راہ ہموار کی۔اس کے باوجود اس دور میں خالص کتب احادیث کے ترجمہ کا کوئی نمونہ ابھی تک سامنے نہیں آیا۔

انگریزوں کی آمد کے بعد شمالی ہندوستان میں بھی جب اردو زبان نے بتدریج فارسی کی جگہ لینی شروع کی تو اس وقت دیگر تصانیف وادبی تخلیقات کی طرح کتب احادیث کے ترجموں کا کام بھی اردو میں ہونے لگا۔اور یہ احادیث کے اردو ترجموں کا دوسرا دور ہے۔جس میں احادیث مبارکہ کے مجموعوں کے ترجموں پر علمائے کرام کی توجہ مبذول ہونی شروع ہوئی۔

اٹھارویں صدی کے اواخر اورانیسویں صدی کے اوائل میں، جب کہ مدراس میں فوٹ سینٹ جارج کالج اور کلکتہ میں فورٹ ولیم کالج کا قیام ہو چکا تھا،اردو نے ایک نئی کروٹ لی اور بالخصوص فورٹ ولیم کالج کی سلیس اردو زبان میں شائع ہونے والی تحریروں نے اردو کو عوامی مقبولیت عطا کردی۔ چنانچہ اسی زمانے میں کتب احادیث کے اردو تراجم کا بھی آغاز ہوا۔گرچہ قران کریم کے اردو ترجموں کا سلسلہ اس سے تقریباً بیس پچیس سال قبل ہو چکا تھا۔

احادیث کے مجموعوں کے اردو ترجمے کی روایت کا سلسلہ فارسی تراجم کے تسلسل میں آگے بڑھتا ہے۔فورٹ سینٹ جارج کالج مدراس (قائم 1812) میں محمد مہدی واصف نے شیخ عبدالحق دہلوی کی جانب سے کیے گئے دو کتب احادیث کے فارسی تراجم 'آداب الصالحین' اور 'تکمیل الایمان' کے اقتباسات کا زبان اردو میں ترجمہ کیا۔ اس کتاب کا نام 'تکمیل الایمان ہندی' ہے۔محمد واصف نے 'ترجمہ کیمیائے سعادت'، 'رسالہ اخلاق النبی الکریم' کے بھی ترجمے کئے تھے۔اورامام بخاری کی کتاب صحیح البخاری کے ایک باب 'کتاب التعبیر' کا 'رسالہ تعبیر خواب' کے نام سے اردو میں ترجمہ کیا لیکن وہ شائع نہیں ہوسکا۔(تاریخ ادب اردو، جلد دوم ص:58 سیدہ جعفر، ساہتیہ اکیڈمی دہلی)

محمد مہدی واصف کے تراجم کی متعین تاریخ معلوم نہ ہوسکی، لیکن یہ بات طے ہے کہ فورٹ سینٹ جارج کالج مدراس 1854ء میں بند کر دیا گیا۔اور مہدی واصف کا شمار کالج کے اہم اور ابتدائی مترجمین میں ہوتا ہے۔

تسلسل اور تاریخی ترتیب کے لحاظ سے مذکورہ بالا تراجم اردو میں کتب احادیث کے اولین تراجم کہے جاسکتے ہیں۔ چونکہ دکن میں کتب احادیث کے بجائے مختلف موضوعات کی کتابوں میں احادیث کے چیدہ چیدہ ترجمے ملتے ہیں۔انہیں اپنی نوعیت کے اعتبار سے احادیث کے ترجمے تو کہا جاسکتا ہے لیکن بہر حال وہ خالص احادیث کی کتابوں کے تراجم نہیں تھے۔اسی لیے مذکورہ بالا ترجموں کو خالص کتب احادیث کے اولین تراجم نہیں کہا جاسکتا ہے۔لیکن ان کتب کی اصل سن ترجمہ یا سن اشاعت کے متعلق کوئی قطعی بات نہیں کہی جاسکتی کیوں کہ یہ اس وقت نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہیں۔اسی لیے ان تراجم میں استعمال شدہ زبان اور اسلوب کا کوئی تجزیہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

کتب احادیث کے اردو تراجم میں اب تک کی معلومات کے مطابق فورٹ سینٹ جارج کالج کی مذکورہ بالا کتب کے علاوہ سب سے قدیم مکمل اردو ترجمہ حدیث کی معروف کتاب 'مشکوٰۃ المصابیح' کا 'مظاہر حق۔ترجمہ مشکوٰۃ شریف' کے نام سے ملتا ہے۔یہ کتاب نواب محمد قطب الدین دہلوی نے مرتب کی ہے اور کتاب پر ترجمے کے کام کے آغاز کی تاریخ درج ہے جس کے مطابق یہ ترجمہ سن 1254ھ مطابق 1838ء میں شروع ہوا۔نواب محمد قطب الدین دہلوی دراصل مشہور محدث مولانا محمد اسحٰق کے شاگرد تھے۔ مولانا محمد اسحٰق حضرت شیخ عبدالعزیزؒ کے نواسے ہیں۔کتاب کے دیباچہ میں مؤلف نے وجہ ترجمہ اور ترجمہ کی اصل محرک کا ذکر کیا ہے۔

''بعد اسکے محمد قطب الدین شاہ آبادی عرض کرتا ہے کہ کتاب مشکوٰۃ شریف علم حدیث میں عجب نافع کتاب ہے، کہ ہر مضمون کی حدیثیں اس میں مندرج ہیں اس کا ترجمہ عدیم النظیر میرے استاد بزرگوار مولانا مخدومنا حاجی محمد اسحاق (1847ء:1783ء) نواسہ حضرت شیخ عبدالعزیز کے بیچ زبان ہندی کے بین السطور میں لکھا تھا لیکن کاتبوں سے اس کی صحت میں فرق آنے لگا۔ مرضی جناب موصوف کی ایسی پائی کہ یہ بطور شرح لکھا جاوے بہتر ہے اس لئے اس ہیچمدان نے ترجمہ اس کا عبارت عربی سے علٰحدہ کر کر لکھا اور فائدے مختصر مناسب مقام کے شروح مشکوٰۃ وغیرہ سے مثل مرقاۃ شرح ملا علی قاری اور ترجمہ شیخ حضرت عبدالحق اور حاشیہ جمال الدین کے اور سوائے ان کے سے زیادہ کر کے خدمت عالی میں عرض کی اور جناب ممدوح نے بھی نے کچھ فائدے لکھے تھے تبرکا اس میں درج کیے اور نام اس کا ''مظاہر حق'' رکھا گیا اس میں تاریخ اس کی نکلتی ہے۔

(دیباچہ 'مظاہر حق' بحوالہ مظاہر حق جدید از مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری: ص26)

مذکورہ بالا اقتباس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشکوٰۃ شریف کا یہ ترجمہ اصلاً مولانا محمد اسحٰق، نواسہ حضرت شیخ عبدالعزیز نے کیا تھا۔ ممکن ہے وہ قلمی نسخہ رہا ہوگا۔ یہ ترجمہ بین السطور لکھا ہوا تھا اور کاتبوں کے بار بار لکھنے کی وجہ سے اس میں غلطیوں کا صدور ہونے لگا تو انہیں کے حکم سے قطب الدین شاہ آبادی نے ترجمے کو بین السطور کے بجائے عربی عبارت سے الگ کر کے دوبارہ مرتب کیا۔ اور اس کی شرح لکھی۔ گویا اس دیباچہ کے مطابق 'مظاہر حق' کے اصل مترجم قطب الدین صاحب نہیں بلکہ مولانا محمد اسحٰق قرار پاتے ہیں۔ لیکن مظاہر حق کے نام سے اس کتاب کے قدیم وجدید تمام نسخے قطب الدین صاحب ہی کے نام سے موجود ہیں۔

اس کتاب کا ایک نسخہ جامعہ دارالسلام عمر آباد، ٹمل ناڈو کی مرکزی کتب خانہ، عمر لائبریری میں محفوظ ہے۔ یہ نسخہ مطبع منشی نول کشور لکھنو سے شائع ہوا۔ اس نسخے پر کتاب کی سن اشاعت درج نہیں ہے البتہ آغاز ترجمہ کے حوالے سے مذکورہ بالا تاریخ درج ہے۔ کتاب بڑی تختی پر چار جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ کل صفحات کی تعداد نہیں معلوم ہوسکی۔ کتب ستہ کے بالمقابل مشکوٰۃ الصابیح کا ترجمہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ برصغیر ہندوستان میں اس کتاب کے پڑھنے اور پڑھانے کا قدیم رواج تھا۔ اور اس زمانے میں یہی کتاب یہاں متداول تھی۔ اور مختلف مدارس دینیہ کے نصاب میں بھی یہ کتاب شامل تھی۔ چنانچہ اردو کے اولین دونوں تراجم اسی کتاب کے ترجمے ہیں۔

اس کتاب میں ترجمہ کی زبان اس دور کی فارسی وعربی آمیز مذہبی لفظیات سے بہت زیادہ متاثر نہیں ہے بلکہ نہایت آسان زبان میں احادیث کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔لیکن ترجمہ میں انہوں نے لفظی ترجمے کے اسلوب کو اختیار کیا ہے جس کی وجہ سے عبارت میں بہت زیادہ روانی محسوس نہیں ہوتی۔لیکن الفاظ کا استعمال نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔مثال کے طور پر ایک مشہور حدیث اور اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

متن حدیث: **عن انسؓ قال قال النبی ﷺ ' لایؤمن أحدکم حتی أکون احب الیی من والدہ وولدہ والناس اجمعین' (متفق علیہ)**

نمونۂ ترجمہ: روایت ہے اس نے کہا: فرمایا رسول ﷺ نے نہیں ہوگا مومن تم سب سے یہاں تک کہ ہوں میں بہت پیارا طرف اس کے باپ ماں اور اس کے سے اور اولاد اس کی سے سب آدمیوں سے۔

(مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ شریف ہندی, نواب قطب الدین،نولکشور پریس لکھنو)

کتب احادیث کے اولین اردو مترجمین میں دوسرا نام قاضی بدرالدولہ مدراسی کا آتا ہے،جنہوں نے ''چہل حدیث''(مشکوٰۃ المصابیح کے چالیس احادیث کا)اردو ترجمہ 21 صفر 1284ھ مطابق 13/9/1867 میں مکمل کیا تھا۔یہ ترجمہ قلمی نسخہ کی شکل میں''کتب خانہ خاندان اشرف الملوک،مدراس'' میں موجود ہے۔(حوالہ: تاریخ اردو تمل ناڈو میں،سید صفی اللہ،ص:204)

کتب احادیث کے اولین اردو مترجمین میں تیسرا نام مولانا احمد علی لاہوری کا ہے۔جنہوں نے مشکوٰۃ المصابیح کا اردو ترجمہ'مشکوٰۃ شریف ترجمہ ہندی' کے نام سے کیا۔یہ کتاب 1271ھ بمطابق 1855ء کو مطبع اسماعیلیہ دہلی سے شائع ہوئی۔اولین دونوں کتابوں کی سن اشاعت کے سلسلے میں یہ بات قطعیت کے ساتھ نہیں کہی جاسکتی کہ دونوں میں سے کون سی کتاب پہلے شائع ہوئی۔کیوں کہ'مظاہر حق' پر آغاز ترجمہ کی تاریخ تو درج ہے لیکن سن اشاعت درج نہیں ہے۔ممکن ہے اس کی سن اشاعت مولانا احمد علی لاہوری کی کتاب کے بعد کی ہو اور یہ بھی ممکن ہے اس سے پہلے ہی وہ کتاب شائع ہو چکی ہو۔دوسری جانب مولانا احمد علی لاہوری کی کتاب میں اس بات کا کوئی تذکرہ نہیں ہے کہ مترجم نے ترجمے کے کام کا آغاز کس سن میں کیا۔اس لیے ان دونوں کتابوں میں اولیت کو طے کرنا مشکل ہے۔چونکہ دونوں کا زمانہ تصنیف و اشاعت تقریباً ایک ہے اس لیے ان دونوں کتابوں کو کتب احادیث کے اردو ترجموں کی روایت میں اولین

کتابوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔سن ترجمہ یاسن اشاعت کے لحاظ سے مولانا احمد علی لاہوری کی کتاب گرچہ 'مظاہر حق' (اولین ترجمہ) کے کم وبیش بیس سال کے بعد شائع ہوئی لیکن اس کے باوجود اس ترجمے کی زبان پر اس وقت کی معروف مذہبی لفظیات کا غلبہ نظر آتا ہے۔اس کے ترجمہ کا اسلوب بھی لفظی ترجمہ کا ہی اسلوب ہے اور آج کی زبان کے لحاظ سے بعض متروک الفاظ بھی اس میں نظر آتے ہیں، جیسے سو، آوے وغیرہ۔مثال کے طور پر ایک حدیث اور اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

متن حدیث: **عن عمر ابن الخطابؓ قال قال رسول ﷺ ' انما الاعمال بالنبيات وانما لكل امرى ما نوى ، فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ،فمن كانت هجرته الى الدنيا يصيبها،أو الى امرأة ينكحها فهجرته الى ماهاجر اليه ' (بخارى)**

نمونہ ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب سے فرمایا رسول ﷺ نے عمل نیتوں کے ہی ساتھ ہوتے ہیں۔اور مرد وہی پائے جو نیت کرے،سو جس کا نکلنا گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے سو نکلنا اس کا اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے،اور جس کا نکلنا دنیا کی طرف ہو پاوے وہ اس کو یا کسی عورت کے واسطے ہو کہ نکاح کرے اس سے سو نکلنا اس کا اسی کی طرف ہے جدھر نکلا۔

(مشکوٰۃ شریف ترجمہ مولانا احمد علی لاہوری، مطبع اسماعیلیہ، دہلی 1874)

تاریخی ترتیب کے لحاظ سے مجموعہ احادیث کا چوتھا ترجمہ بخاری شریف کا مکمل اردو ترجمہ ہے جسے ابوالحسن سیالکوٹی نے کیا ہے۔ یہ بخاری شریف کا پہلا مکمل اردو ترجمہ بھی ہے۔اس سے قبل سینٹ فورٹ جارج کالج کے محمد مہدی واصف نے ایک حصہ 'کتاب التعبیر' کا اردو ترجمہ کیا تھا لیکن وہ شایع نہیں ہوسکا تھا اور وہ مکمل بھی نہیں تھا۔اس طرح بخاری شریف کے پہلے اردو ترجمے کا مقام ابوالحسن سیالکوٹی کے اردو ترجمے کو ملنا چاہیے۔انہوں نے پہلی جنگ کے آزادی کے تقریباً تین سال بعد یعنی 1860 میں اس ترجمے کے کام کا آغاز کیا اور دس سال کے بعد یعنی 1870ء میں مطبع محمدی لاہور سے 'فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری' کے نام سے شائع ہوا۔ یہ کتاب تیس پاروں پر مشتمل ہے۔ابوالحسن سیالکوٹی کا یہ ترجمہ بھی بالکل لفظی ترجمہ ہے۔اور انہوں نے اصل زبان کے جملوں کی ترتیب اور دروبست کی مکمل پابندی کی کوشش کی ہے۔مثال کے طور پر کتاب کی پہلی حدیث اور اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

متن حدیث: **عن عمر بن خطابؓ يقول انه سمع رسول ﷺ وهو يقول**

علی المنبر "انما الاعمال با النیات وانما لکل امرء ما نوا،فمن کانت
هجرته الیٰ دینا یصیبها،او الیٰ امرئة ینکحها فهجرته الیٰ ماهاجر الیه"

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ کہا اس نے منبر پر کہ سنا میں نے رسول اللہ کو فرماتے تھے،سوائے اس کے نہیں کہ سب کاموں کا اعتبار ساتھ نیتوں کے ہے۔اور سوائے اس کے نہیں کہ ہر ایک مرد کے واسطے وہی چیز ہے۔جو اس نے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہیں ہے۔پس جس کی ہجرت دنیا کے واسطے ہوی کہ اس کو پائے یا کسی عورت کے واسطے ہوئی کہ اسے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہوی جس واسطے اس نے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت۔

(فیض الباری، پارہ 1۔، باب بدء الوحی،ص:16)

ترجمے کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مترجم نے لفظی ترجمے کی پابندی کی ہے۔گرچہ ترجمے میں مذہبی تحریر کا اسلوب نمایاں ہے لیکن اس کے باوجود بہت زیادہ عربی وفارسی اثرات نظر نہیں آتے۔

کسی بھی فن میں اولیات کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، کیونکہ اسی بنیاد پر اس فن کے دیگر علوم کا بھی مطالعہ ممکن ہے،جیسا کہ اردو میں حدیث کے ترجمے کی اولیات پر مندرج بالا سطور میں تذکرہ ہوا ہے،اس سے اولا اہل اسلام کے پاس حدیث کے مقام ومرتبہ کا پتہ چلتا ہے۔ثانیا علماء اسلام نے اپنے مذہب کی تعلیمات کی اشاعت کے لیے اردو زبان کا استعمال کیا جو ابھی تشکیلی دور سے گزر رہی تھی۔جس کے باعث نہ صرف مذہب کی تعلیمات عوام الناس تک باآسانی ترسیل ہوئیں بلکہ اردو زبان کی ترقی میں بھی ان تراجم میں اہم کردار ادا کیا۔

غرض اوپر کی بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اردو اپنے تشکیلی دور میں کن مراحل سے گزرتی ہوئی ایک مکمل زبان کی شکل اختیار کرتی ہے۔اس کی ابتدائی کاوشیں برصغیر کے کس علاقہ میں سامنے آتی ہیں اور کس طرح قرآن وحدیث کے تراجم نے اسے اہم مضامین کے اظہار کا سلیقہ عطا کیا۔جیسا کہ اوپر ہم نے مولوی نصیرالدین ہاشمی کی کتاب 'دکن میں اردو' سے محمد اکبر حسینی کی کتاب میں شامل ایک حدیث کا ترجمہ نقل کیا ہے۔محمد اکبر حسینی حضرت خواجہ بندہ نواز کے فرزند ہیں اور انکی وفات 1420ء میں ہوئی۔اس اعتبار سے اس کو حدیث کا پہلا ترجمہ شمار کیا جاسکتا ہے۔جہاں تک مستقل حدیث کی کتاب کے ترجمہ کی بات ہے تو محمد مہدی واصف کی 'آداب الصالحین' اور 'رسالہ اخلاق النبی الکریم' کے تراجم کے علاوہ قاضی بدرالدولہ کی

جانب سے ترجمہ کردہ چالیس احادیث کا مجموعہ زمانی ترتیب کے اعتبار سے اولین تراجم ہیں۔ان تراجم کے بعد نواب قطب الدین صاحب کی ترجمہ کردہ کتاب 'مظاہر حق' ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح کا مقام ہے، جس کے ترجمہ کا آغاز 1838ء میں ہوا۔ کتب ستہ میں علامہ ابوالحسن سیالکوٹی کا اردو ترجمہ بخاری شریف 'فیض الباری' بخاری شریف کا پہلا اردو ترجمہ ہے جو 1870ء میں شائع ہوا۔ان اولین تراجم کے بعد اردو زبان میں حدیث کے ترجمہ کی ایک روایت شروع ہوئی جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔مقالے کے اگلے ابواب میں کتب احادیث کے مختلف تراجم اوران کی خصوصیات کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

چند مشہور مترجمین حدیث اور ان کی خدمات

ترجمہ کے میدان میں مذہبی تراجم کی اہمیت مسلم ہے۔ مذاہب عالم کے متبعین نے باقاعدہ ایک مشن کے تحت ترجمہ کے اس میدان میں اپنی ناقابل فراموش خدمات انجام دیں ہیں۔ مذہب اسلام کے متبعین کا ایقان ہے کہ ان کے دو مصادر ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث شریفہ۔ مسلمانوں نے بھی مذہبی تراجم کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں ہیں۔ خصوصاً قرآن مجید کے تراجم ایک تحقیق کے مطابق ہزار سے زائد ہو چکے ہیں۔ اسی طرح مصدر ثانی احادیث شریفہ کے کئی مجموعوں کے ایک سے زائد تراجم منظر عام پر آچکے ہیں۔ اگر ان میں اولیات پر گفتگو کی جائے تو مشکوٰۃ المصابیح کا سب سے قدیم ترجمہ ''مظاہرہ حق'' مترجم نواب محمد قطب الدین سن ترجمہ 1838ء ہے۔ کتب ستہ میں بخاری شریف کا پہلا اردو ترجمہ ''فیض الباری'' مترجم علامہ ابوالحسن سیالکوٹی کا نام آئے گا۔ جس کا سن اشاعت 1870ء ہے۔ اردو میں احادیث شریفہ کا ترجمہ کرنے والے علمائے کرام کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان تمام کا ذکر باب دوم سے باب آخر تک کتب احادیث کے ترجمے کے جائزے میں آجائے گا۔ لیکن باب اول کے اس حصے میں چند ایسے اہم مترجمین اور ان کی خدمات کا خصوصی طور پر تذکرہ کیا جارہا ہے جنہوں نے کتب احادیث کے ترجمے نمایاں اور قابل ذکر خدمات انجام دی ہیں۔

1۔ مولانا وحید الزماں حیدرآبادی (پ1850ء و1919ء)

مولانا وحید الزماں بن مسیح الزماں کی ولادت شہر کانپور میں 1850ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے مولانا عنایت اللہ کاکوری، مولانا عبدالحی لکھنوی، قاضی بشیر الدین قنوجی وغیرہ سے حاصل کیا۔ علاوہ ازیں حجاز مقدس میں شیخ حمد عیسیٰ شرقی۔ شیخ عبدالغنی مجدی وغیرہ سے شرف تلمذ حاصل کی۔

علم کی تحصیل وتکمیل کے بعد فرخندہ بنیاد شہر حیدرآباد کا رخ کیا جہاں سرکار نظام کی علم دوستی مشہور تھی۔ آپ سرکار آصفیہ میں تقریباً چونتیس سال (34) تک اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔ 1896ء میں آپ

کی گراں قدر خدمات کے پیش نظر خلعت فاخرہ اور نواب وقار جنگ بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔

تراجم کتب حدیث: مولانا نے خود اپنے ایک ترجمہ مؤطا امام مالک کے دیباچے میں اس عظیم کارنامے کے متعلق رقم کیا ہے۔وہ اس طرح کہ آپ کے برادر کبیر مولانا بدیع الزماں کا ایک خط جو انہوں نے شہر بھوپال سے بھیجا تھا۔اس کی عبارت یوں ہے:

> ''نواب فیض مآب قامع بدعت محی سنت نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر دام اقبالہ، ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہوکر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گزر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے''۔
>
> (دیباچہ مؤطا امام مالک مترجم،اعتقاد پبلیشنگ ہاؤس دہلی)

مولانا وحید الزماں صاحب نے کتب ستہ میں سوائے ترمذی شریف کے دیگر تمام کتب کے اردو تراجم کئے۔جبکہ ترمذی کا ترجمہ آپ کے برادر کبیر جو اس مشن میں آپ کے ساتھ تھے انہوں نے کیا۔مولانا وحید الزماں صاحب نے 1878ء تا 1905ء تقریبا انتیس سالوں میں بشمول مؤطا امام مالک کے چھ کتابوں کے ترجمے کئے۔

اردو میں کتب احادیث کے ترجمے کی تاریخ میں نواب صاحب کو اس لحاظ سے اہمیت حاصل ہے کہ آپ نے اتنا منظّم کام اس میدان میں کیا ہے۔علاوہ ازیں آپ کے تراجم کی فہرست میں پانچ ایسی کتابیں ہیں جن کا پہلا ترجمہ آپ ہی کی مرہون منت ہے۔موطا امام مالک، سنن ابوداؤد، صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی۔۔ان کتب احادیث کا ترجمہ آپ سے پہلے کسی اور نے کیا نہیں تھا۔

نواب صدیق حسن کی تحریک اور حکم پر آپ نے یہ عظیم کام شروع کیا تھا،تو ابتداء ہی میں نواب صدیق حسن خان نے ترجمہ کے متعلق چند نکات مقرر کئے تھے اس کے متعلق خود مولانا وحید الزماں فرماتے ہیں:

> ''نواب صاحب ممدوح نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ ترجمہ صحاح ستہ اس طرح ہو کہ اسانید اور ذکر کردہ رواۃ بالکل حذف کردی جائیں۔کیونکہ عوام کو اس سے کچھ فائدہ مقصود نہیں ہے۔اور لفظ حدیث پورا ذکر کرکے ترجمہ عام فہم اس کا کیا جاوے،بعد اس کے کچھ فوائد ضروری جن سے حدیث کا مطلب حل ہوجائے بڑھ دئے جائیں۔لیکن حتی

المقدور اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ عبارت طویل نہ ہو اور مذہب مجتہدین اور اختلاف علماء وغیرہ بھی چھوڑے جائیں۔ اور ماشاء اللہ صرف مضمون حدیث بیان کر رہا جائے۔ الحمد اللہ فقیر نے حسب الارشاد ترجمہ اس کتاب کا شروع کیا، پہلے عبارت حدیث بحذف اسناد لکھتا ہوں پھر اس کا ترجمہ اہل السان کے موافق عام فہم بیان کرتا ہوں پھر اگر کچھ ضرورت حل طلب کی واقع ہوتی ہے تو 'ف' لکھ کر حل مطلب اسی حدیث کا کر دیتا ہوں۔ اگر کسی مقام پر خود صاحب کتاب نے حل طلب کیا ہے یا مضمون مفید بڑھایا ہے تو وہاں صرف اس کا ترجمہ لکھ دیتا ہوں''۔

(کشف المغطاء ترجمہ موطا، دیباچہ، جنوری 1986)

مولانا وحید الزماں نے اپنے تمام تراجم میں نواب صدیق حسن صاحب کی ہدایات کو پیش نظر رکھا۔ مولانا وحید الزماں کے تراجم کتب احادیث کی اجمالی فہرست درج ذیل ہے۔

ا۔کشف المغطاء عن کتاب الموطا	آغاز ترجمہ	1878ء	اختتام	1879ء
۲۔ھدیٰ المحمود ترجمہ سنن ابی داؤد	آغاز ترجمہ	1879ء	اختتام	1880ء
۳۔روض الربیٰ من ترجمہ المجتبیٰ (سنن نسائی)	آغاز ترجمہ	1880ء	اختتام	1882ء
۴۔المعلم ترجمہ صحیح مسلم	آغاز ترجمہ	1884ء	اختتام	1888ء
۵۔رفع العجاجہ ترجمہ ابن ماجہ	آغاز ترجمہ	1888ء	اختتام	---
۶۔تیسر الباری ترجمہ صحیح بخاری	آغاز ترجمہ	1903ء	اختتام	1905ء

مولانا کے تمام تراجم میں اسلوب اور بیان کی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ عصر حاضر کی زبان اور ترجمہ کی زبان میں زمانی فرق واجب ہے۔ ترجمہ میں بعض الفاظ، کنایے اور اسلوب اختیار کئے گئے ہیں جو کہ آج متروک ہیں لیکن محض اس بنا پر ترجمہ کی اہمیت کم نہیں ہوسکتی ہے۔ حدیث کے تراجم کے حوالے سے یہ بات محسوس ہوتی ہے کہ اس میں خالص اردو قالب کے بجائے عربی اور فارسی اسلوب کی گہری چھاپ پائی جاتی ہے۔

علم و ادب اور ترجمہ کا یہ عظیم مرد میداں 15 مئی 1940ء کو 71 سال کی عمر پا کر وقار آباد ضلع حیدر آباد دکن ہند میں انتقال فرما گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

2۔مولانا عبدالدائم جلالی

اردو مترجمین حدیث میں مولانا عبدالدائم جلالی کو مولانا وحید الزماں صاحب کے بعد بڑی اہمیت حاصل ہے۔موصوف نے بھی حدیث کی پانچ اہم کتابوں کے اردو ترجمہ کئے ہیں۔جن میں :1۔ترجمہ بخاری،2۔ترجمہ صحیح مسلم،3۔ترجمہ ابوداؤد،4۔ترجمہ ابن ماجہ،5۔ترجمہ تجرید بخاری شامل ہیں۔

آں محترم کے متعلق جتنی معلومات فراہم ہوئیں ان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کو زبان وادب پر اچھی گرفت تھی۔علاوہ ازیں ترجمہ کی نزاکتوں کا بھی خوب علم تھا جس کی وجہ سے آپ نے حدیث کی پانچ اہم کتابوں کے تراجم یکے بعد دیگرے کئے۔

مدرسہ عالیہ رامپور میں آپ نے 1929ء سے 1954ء تک شعبہ عربی کے صدر مدرس کی حیثیت سے اپنی گراں قدر خدمات انجام دیں۔مولانا نے اپنے تراجم میں عربی متون حدیث حذف کردئے اور ترجمہ میں صرف صحابی کے نام کی وضاحت کی ہے،علاوہ ازیں احادیث کے لیے آپ نے نمبرات بھی قائم کئے ہیں تاکہ متن حدیث سے بآسانی مقابلہ کیا جاسکے۔

مولانا کے ترجموں میں صفائی،سلاست اور سادگی پائی جاتی ہے۔زبان وبیان اور روزمرہ اور محاورہ حال کے مطابق پڑتا ہے۔ترجمہ سے خود مفہوم حدیث واضح ہوجاتا ہے۔ترجمہ محض لفظی نہیں بلکہ تفہیم متن کے لئے ترجمے کے بین القوسین کا جابجا استعمال ہوا ہے۔بعض جملے ادبی لطافتوں کے حامل ہیں جن سے ترجمہ کا روکھا پن ختم ہوتا ہے۔اور زبان میں شیرینی پیدا ہوجاتی ہے۔ذیل میں تمام تراجم کی اجمالی فہرست دی گئی ہے۔

1۔صحیح بخاری ترجمہ اردو	3 جلدیں	حمیدیہ پریس دہلی	
2۔صحیح مسلم ترجمہ اردو	2 جلدیں	حمیدیہ پریس دہلی	
3۔سنن ابن ماجہ	2 جلدیں	حمیدیہ پریس دہلی	سن ترجمہ 1946ء
4۔سنن ابوداؤد	2 جلدیں	حمیدیہ پریس دہلی	سن ترجمہ 1936ء

3۔مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری

پاکستان کے مشہور انشاپرداز،صاحب طرز ادیب مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہاںپوری جن کے قلمی کارنامے سے برصغیر کی مذہبی دنیا بخوبی واقف ہے۔آں محترم نے بھی حدیث کی پانچ اہم کتابوں کو اردو قالب میں ڈھالا ہے۔ترجمہ کے پریشان کن مراحل سے آپ جس کامیابی کے ساتھ گزرے یہ آپ کا ذاتی

امتیاز اور تشخص ہے۔تمام حدیث تراجم میں اسلوب یکساں اور معتدل ہے،عبارت صاف شستہ، بامحاوہ ہے جس سے ابی لطافت کی سحرافرینی پیدا ہوجاتی ہے۔مترجم نے صرف احادیث کے متن کونقل کر کے ترجمہ تحریر کیا ہے نہ سند کی تفصیل ہے اور نہ ہی اس کا ذکر ضروری سمجھا گیا ہے۔ ہر حدیث کا ترجمہ متن کے بالمقابل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔تاکہ قاری کو اصل متن اور ترجمہ پر بآسانی یکساں نظر رکھے۔آپ نے تراجم میں تشریحی نوٹ یا حاشیہ درج نہیں کیا ہے۔غالبا آپ کا مقصد صرف حدیث نبویہ کے ذخیرے کو اردوزبان میں منتقل کرنا مقصود تھا۔جہاں کہیں متن میں اشعار تھے تو ترجمہ بھی اشعار ہی کی شکل میں کئے گئے ہیں۔

مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری کے تراجم کی تفصیلات درجہ ذیل ہیں:

1۔ترجمہ بخاری	3جلد	آغاز ترجمہ	1980ء	اتمام	1981ء
2۔سنن ابن ماجہ	2جلد	آغاز ترجمہ	1982ء		
3۔سنن ابوداؤد	3جلد	آغاز ترجمہ	1983ء		
4۔موطاامام مالک	1جلد	آغاز ترجمہ	1982ء		
5۔مشکوٰۃ المسابیح	3جلد	آغاز ترجمہ	1980ء	اتمام	1985ء

آپ نے تقریبا پانچ سال کی قلیل مدت میں ترجمہ کا اتنا عظیم خدمت انجام دی ہے۔آپ کے تراجم ہندو پاک کے کئی اشاعتی اداروں نے بار بار شائع کر چکے ہیں۔جو آپ کے ترجموں کی قبولیت کی دلیل ہے۔

علاوہ ازیں مترجمین حدیث کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جس نے کتب ستہ اور کتب مشہورہ کے ایک سے زائد (تین سے کم) تراجم کئے ہیں، یا پھر حدیث کے دیگر مختصر مجموعوں کو اردو قالب میں ڈھالا ہے ۔ یہاں صرف چند نام بطور نمونہ درجہ ذل ہیں:

1۔مولانا عبدالاول غزنوی

ترجمہ انعام المنعم ترجمہ صحیح مسلم،1889ء

ترجمہ سنن ابوداؤد سن 1950ء

2۔مولانا داؤد دراز

ترجمہ بخاری سن ترجمہ 1945ء

مسلم شریف 1888ء

3۔مولانا فضل احمد دلاوری انصاری

ترجمہ بخاری فضل الباری، اشاعت 1981ء

ترجمہ جامع ترمذی اشاعت 1892ء

غرض قرآن مجید کے جتنی کثرت سے تراجم اردو میں ہوئے احادیث کے اتنے نہیں ہوئے۔ اس لیے احادیث کے مترجمین بھی بہت زیادہ نہیں ہیں۔ہم نے اس حصے میں صرف ایسے ہی مترجمین کو شامل کیا ہے جنہوں نے ایک سے زائد اہم کتب احادیث کے ترجمے کیے ہیں۔احادیث کے ترجموں کے کم ہونے کی اہم وجہ وہی ہے جس کا ذکر امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب ''الانصاف فی سبب الاختلاف'' میں کیا ہے کہ برصغیر میں ابتداء تا حال حدیث کے معاملے میں عدم توجہی برتی گئی ہے۔ جب علم حدیث کے ساتھ ہی یہ معاملہ ہو تو ترجمہ اور شرح کی بات تو درکنار۔لیکن انیسویں صدی کے بعد سے علم حدیث کی جانب اہل علم کی توجہ ہوئی اور علمائے کرام نے بشمول ترجمہ علم حدیث کے ہر شعبے میں اپنی خدمات پیش کیں۔

۞۞۞

باب سوم

صحاح ستہ کے اردو تراجم

صحاح ستہ کا اجمالی تعارف

صحیح بخاری کے اردو تراجم

صحیح مسلم کے اردو تراجم

سنن ابوداود کے اردو تراجم

جامع ترمذی کے اردو تراجم

سنن نسائی کے اردو تراجم

سنن ابن ماجہ کے ااردو تراجم

صحاح ستہ کا اجمالی تعارف

اس باب میں احادیث شریف کی ان چھ کتابوں کے اردو تراجم کو شامل کیا گیا ہے جنھیں کتب ستہ یا صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔علماء اسلام کے نزدیک ان کتابوں کی بڑی اہمیت اور منزلت ہے۔

صحاحِ ستہ کی تحقیق:

صحاح صحیح کی جمع ہے۔ بروزن فعیل سقیم کی ضد ہے۔اجسام یعنی محسوسات میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے اور معنویات میں بھی۔اگر محسوسات میں استعمال ہو تو لغتہ اس کا معنی ہوگا ''**الشیٔ السلیم من الأمراض والعیوب**'' یعنی وہ چیز جو امراض وعیوب سے صحیح سالم ہو،اس سے معلوم ہوا کہ واضعِ لغت نے اس لفظ کو سلامت من العیوب ہی کے لیے وضع کیا ہے،لہٰذا یہی اس کا معنی حقیقی ہے اور معنویات میں یہ جس معنی کے لیے مستعمل ہے،وہ اس کا معنی مجازی ہے۔مثلاً قول وحدیث کی صفت صحیح آتی ہے تو اس وقت ترجمہ ہوگا ''**ما اعتمد علیه**'' یعنی قول صحیح وہ ہے جس پر اعتماد کیا جائے۔(تیسیر مصطلح الحدیث ص:44)اور اصطلاح میں صحیح خبر واحد کی ایک قسم ہے۔

صحاحِ ستہ کا مصداق:

صحاحِ ستہ سے مراد حدیث پاک کی درج ذیل چھ مشہور ومعروف کتابیں ہیں:(۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن نسائی (۴) سنن ابی داد (۵) جامع ترمذی (۶) سنن ابن ماجہ۔ ان چھ کتابوں کو ''اصولِ ستہ،صحاحِ ستہ، کتبِ ستہ اور امہاتِ ستہ بھی کہتے ہیں (مسک الختام ،نواب صدیق حسن خان 1/17)

صحاح ستہ کا مطلب اور غلط فہمی کا ازالہ:

صحاح ستہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ان چھ کتابوں میں جتنی روایات ہیں، سب صحیح ہیں اور نہ یہ نظریہ درست ہے کہ صرف ان ہی کتبِ ستہ کی روایات صحیح ہیں۔ باقی کتب حدیث کی روایات درجہ صحت تک نہیں پہنچتی ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ ان کتابوں کی روایات زیادہ تر صحیح ہیں،اس لیے انھیں تغلیباً صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

''کتب ستہ کہ مشہور اند در اسلام گفتہ اند صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابی داد و سنن نسائی و سنن ابن ماجہ است۔ و دریں کتب آنچہ اقسامِ حدیث است از صحاح و حسان و ضعاف ہمہ موجود است، و تسمیہ آں بصحاح بطریقِ تغلیب است'' (اشعۃ اللمعات)

''چھ کتابیں جو کہ اسلام میں مشہور ہیں، محدثین کے مطابق وہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ ہیں۔ ان کتابوں میں حدیث کی جتنی قسمیں ہیں صحیح، حسن اور ضعیف، سب موجود ہیں اور ان کو صحاح کہنا تغلیب کے طور پر ہے۔''

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

''صحاحِ ستہ کے نام سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں ہر حدیث صحیح ہے، اور بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے علاوہ کوئی حدیث صحیح نہیں، لیکن یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ نہ صحاح ستہ کی ہر حدیث صحیح ہے اور نہ اُن سے باہر کی ہر حدیث ضعیف ہے، بلکہ صحاح ستہ کی اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ان چھ کتابوں کو پڑھ لے اس کے سامنے اصولِ دین سے متعلق صحیح روایات کا ایک بڑا ذخیرہ آ جاتا ہے، جو دین کے معاملات میں کافی ہے''۔ (درسِ ترمذی، مقدمہ 1/124 از مفتی محمد تقی عثمانی)

اصحاب صحاح ستہ:

نمبر شمار اسماء گرامی ولادت سن وفات (۱) محمد بن اسماعیل بخاریؒ 194ھ 254ھ (۲) مسلم بن حجاج نیشاپوریؒ 204ھ 241ھ (۳) ابوداؤد سلیمان بن اشعثؒ 202ھ 275ھ (۴) ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی 209ھ 279ھ (۵) ابوعبداللہ احمد بن شعیب نسائی 214ھ 300ھ (۶) محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ 207ھ 273ھ

''صحاحِ ستہ'' کی اصطلاح، عہد بہ عہد:

محدثین کے یہاں صحاحِ ستہ کی اصطلاح کو بہ تدریج فروغ ملا ہے، چنانچہ حافظ سعید بن سکن (م353ھ) چار کتبِ حدیث کو ہی اسلام کی بنیاد خیال کرتے تھے، چنانچہ ایک موقع پر انھوں نے فرمایا تھا:

''ھذہ قواعد الاسلام، کتاب مسلم و کتاب البخاری و کتاب ابی داؤد و کتاب النسائی'' (شروط الائمۃ الستۃ ص14، امام ابن ماجہ اور علم حدیث ص:233)

''یہ اسلام کی بنیادیں ہیں، امام مسلم کی کتاب، امام بخاری کی کتاب، ابوداؤد کی کتاب اور نسائی کی کتاب''

اسی طرح حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے بھی مخرجین صحاح میں انہی ائمہ اربعہ کے ذکر پر اکتفا کیا تھا، گویا وہ بھی صحاحِ اربعہ کے قائل نظر آتے ہیں۔

بعد میں حافظ احمد بن محمد ابوالطاہر السّلفی (م 574 ھ) نے جامع ترمذی کو بھی مذکورہ بالا چاروں کتابوں کے ساتھ شمار کر کے تصریح کی کہ ان پانچوں کتابوں کی صحت پر علماء شرق وغرب کا اتفاق ہے۔

ان کے بعد بہت سے علما وحفاظ حدیث بالخصوص حافظ ابن الصلاح اور امام نووی بھی انہی پانچ کتابوں کے کتبِ اصول میں ہونے کے قائل رہے اور اسی پس منظر میں امام ابوبکر حازمی نے ''شروط الائمۃ الخمسۃ'' تالیف فرمائی۔

لیکن بعض حضرات نے ابن ماجہ کی جودتِ ترتیب، فقہی اعتبار سے کثیر النفع اور دیگر کتب کے مقابلے میں زائد روایات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے سنن ابن ماجہ کو بھی کتبِ اصول میں شمار کر کے چھ کتابوں کو امہاتِ کتب قرار دیا۔ اور اس وقت بھی کتبِ ستہ یا صحاحِ ستہ کی مصداق یہی چھ کتابیں ہیں۔

علامہ ابوالفضل مقدسی پہلے محدث ہیں جنھوں نے ابن ماجہ کو سابقہ کتب خمسہ کے ساتھ لاحق کیا، چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی (م 1345 ھ) لکھتے ہیں:

''وأول من أضافه الى الخمسة مكملا به الستة ابو الفضل محمد بن طاهر بن على المقدسي فى أطراف الكتب الستة له، وكذا فى شروط الائمة الستة له، ثم الحافظ عبدالغنى بن عبدالواحد بن على بن سرود المقدسى فى الكمال فى أسما الرجال فتبعهما على ذلك أصحاب الأطراف والرجال والناس''

(الرسالۃ المستطرفۃ، ص، 12 دار البشائر الاسلامیۃ)

''پہلے شخص جنھوں نے ابن ماجہ کو پانچ کے ساتھ ملا کر چھ کا عدد پورا کیا، وہ ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی المقدسی ہیں، انھوں نے اپنی کتاب ''اطراف الکتب الستۃ'' اور ''شروط الائمۃ الستۃ'' میں ایسا کیا۔ پھر حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور المقدسی نے

اپنی کتاب ''الکمال فی اسماالرجال'' میں ایسا کیا۔ پھر کتب اطراف ورجال کے مصنفین اور دیگر حضرات اس سلسلے میں ان دونوں حضرات کے نقش قدم پر چل پڑے''۔

سادسِ ستہ کی تعیین میں اختلاف:

جب کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ حافظ ابوالفضل مقدسی (م 507ھ) پہلے شخص ہیں جنھوں نے کتبِ خمسہ کے پہلو بہ پہلو سنن ابن ماجہ کو جگہ دی۔ اسی عہد میں مقدسی کے معاصر محدث رزین بن معاویہ عبدری مالکی (م 525ھ) نے اپنی کتاب ''التجرید للصحاح والسنن'' میں کتب خمسہ کے ساتھ سنن ابن ماجہ کے بجائے مؤطا امام مالک کی حدیثوں کو درج کیا ہے۔ اس بناپر بعد کے علماء میں اختلاف ہوا کہ صحاحِ ستہ کی چھٹی کتاب مؤطا کو قرار دیا جائے یا اس کی جگہ سنن ابن ماجہ کو رکھا جائے۔

محدث مبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری (م 404ھ) نے اپنی مشہور ومقبول عام کتاب ''جامع الاصول'' میں محدث رزین ہی کی رائے کو راجح خیال کیا ہے، اسی لیے اس کتاب میں ابن ماجہ کے حوالے سے کوئی روایت درج نہیں ہے۔ اسی طرح حافظ ابوجعفر بن زبیر غرناطی کی تصریح ہے۔

> ''أولی ما أرشد الیه ما اتفق المسلمون علی اعتماده وذلک الکتب الخمسة والموطا الذی تقدمها وضعا ولم یتأخر عنها رتبةً'' (تدریب الراوی،ص:54)

> ''جو کچھ بتایا گیا ہے ان سب میں اولیٰ وہ کتابیں ہیں جن کے اعتماد پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اور یہ وہی کتبِ خمسہ ہیں اور مؤطا ہے جو تصنیف میں ان سے مقدم ہے اور رتبہ میں کم نہیں ہے۔''

اور علامہ محدث عبدالغنی نابلسی حنفی (م 1143ھ) اپنی مشہور کتاب ''ذخائر المواریث فی الدلالة علی مواضع الحدیث'' کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

> ''وقد اختلف فی السادس فعند المشارقة هو کتاب السنن لابی عبد اللّٰه محمد بن ماجه القزوینی وعند المغارب کتاب المؤطا للامام مالک بن أنس الأصبحی''

> ''چھٹی کتاب کے بارے میں اختلاف ہے۔ اہل مشرق کے نزدیک وہ ابو

عبداللہ محمد بن ماجہ قزوینی کی کتاب السنن ہے اور اہل مغرب کے نزدیک امام مالک بن أنس اصبحی کی کتاب موطا''

لیکن عام متاخرین کا فیصلہ ابن ماجہ ہی کے حق میں ہے۔ محدث ابوالحسن سندھی لکھتے ہیں:

''غالب المتخرين على نه سادس الستة '' اکثر متاخرین اس بات کے قائل ہیں کہ کتب ستہ میں چھٹی کتاب ابن ماجہ ہی ہے (امام ابن ماجہ اور علم حدیث ص:233-234)

غرض یہ کہ کتبِ ستہ میں چھٹی کتاب ابنِ ماجہ ہے یا مؤطا مالک یا مسند دارمی؟ اس حوالے سے ابتدائی مصنفین میں خاص اختلاف رہا اور مجموعی اعتبار سے تین اقوال ملتے ہیں:

۱۔ مشارقہ اور اکثر علما اس بات کے قائل ہیں کہ سادسِ ستہ سنن ابن ماجہ ہی ہے۔

۲۔ رزین بن معاویہ عبدری، ابن اثیر جزری اور مغاربہ کی رائے یہ ہے کہ کتبِ ستہ میں چھٹی کتاب موطا امام مالک ہے۔

۳۔ حافظ ابن الصلاح، امام نووی، صلاح الدین علائی اور ابن حجر عسقلانی وغیرہ کی رائے میں سادسِ ستہ، مسند دارمی کو قرار دینا اولیٰ ہے۔

علامہ کتانیؒ فرماتے ہیں:

> ''ومنهم من جعل السادس الموطا كرزين بن معاوى العبدرى في التجريد، وأثير الدين ابى السعادات المبارک بن محمد المعروف بابن الأثير الجزرى الشافعي في جامع الأصول، وقال قوم من الحفاظ، منهم ابن الصلاح والنووى وصلاح الدين العلائى والحافظ ابن حجر: لو جعل مسند الدارمى سادسا لكان أولى''(الرسال المستطرفة، ص:13)

''بعض حضرات نے چھٹی کتاب موطا کو قرار دیا ہے، جیسے رزین بن معاویہ عبدری نے التجرید میں اور اثیرالدین ابوالسعادات ابن الاثیر الجزری الشافعی نے جامع الاصول میں اور حفاظ کی ایک جماعت جس میں ابن الصلاح، نووی، صلاح الدین علائی اور حافظ ابن حجر شامل ہیں، ان کا خیال یہ ہے کہ اگر مسند دارمی کو چھٹی کتاب قرار دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا''۔

علامہ کتانیؒ نے مزید ایک قول نقل کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض حضرات صحاحِ ستہ ہی نہیں، بلکہ صحاحِ سبعہ کے کتبِ اصول ہونے کے قائل ہیں۔ یعنی (۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن نسائی (۴) سنن ابی داؤد (۵) جامع ترمذی (۶) ابن ماجہ (۷) موطا امام مالک، بعض حضرات نے اس فہرست میں موطا کی جگہ سنن دارمی کو رکھا ہے۔ کتانی کہتے ہیں:

> ''ومنهم من جعل الأصول سبعة، فعد منها زيادة على الخمسة كلا من الموطا وابن ماجه، ومنهم من اسقط الموطا وجعل بدله سنن الدارمی (الرسالة ،ص:13)

> ''بعض حضرات نے سات کتابوں کو اصول قرار دیا ہے۔ ان سات کتابوں میں کتبِ خمسہ کے علاوہ ابن ماجہ اور موطا دونوں کو شمار کیا ہے۔ اور بعض نے موطا کو ساقط کر کے اس کی جگہ مسند دارمی کو رکھا ہے''۔

غرضیکہ شروع میں ایک عرصے تک اس طرح کا جزوی اختلاف رہا، لیکن بالآخر صحاحِ ستہ کی اصطلاح رائج ہوئی اور سادسِ ستہ کا سہرا ''سنن ابن ماجہ'' ہی کے سر بندھا۔

اغراضِ مؤلفین صحاح ستہ

صحاح ستہ کے مؤلفین کی اغراض تالیف مختلف رہی ہیں:

امام بخاریؒ کی غرض تالیفِ احکام اور استنباطِ مسائل ہے، بعض مرتبہ استنباط اس قدر دقیق ہوتا ہے کہ روایت اور ترجم الباب میں مطابقت کے لیے دقتِ نظری سے کام لینا پڑتا ہے۔ امام بخاریؒ بسا اوقات پوری حدیث ایک جگہ نہیں نقل کرتے، بلکہ مختلف مواقع پر اس کے وہی ٹکڑے ذکر کرتے ہیں جس سے وہاں حکم مستنبط ہو رہا ہے۔ امام بخاریؒ کے تراجم آپ کی دقت نظر اور تفقہ کی ترجمانی کرتے ہیں، اس لیے مشہور ہے: فقہ البخاری فی تراجمہ علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ آپ کے قائم کردہ تراجم کے سلسلے میں کہتے ہیں:

> ''سباق الغايات وصاحب الايات فی التراجم لم يسبق به أحد من المتقدمين ولم يستطع أن يحاكيه من المتأخرين فكان هو فاتح لذلك الباب وصار هو الخاتم ''(مقدمہ فیض الباری:1/35)

''اہداف تک سب سے پہلے پہنچنے والے اور تراجم قائم کرنے میں عجیب کمالات کے مالک ہیں، نہ تو متقدمین میں سے کوئی ان پر سبقت کرسکا اور نہ متاخرین میں سے کوئی آپ کا نہج اختیار کرسکا، گویا آپ ہی اس دروازے کو وا کرنے والے اور خود ہی اس سلسلے کو ختم کر دینے والے ہیں۔''

''فقہ البخاری فی تراجمہ'' (امام بخاری کی فقہ ان کے تراجم میں ہے) کے دو مطلب ذکر کیے گئے ہیں: ایک مطلب یہ ہے کہ امام بخاریؒ کا مسلک اور فقہی رجحان ان کے تراجم سے آشکارا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ امام بخاریؒ کی دقتِ نظری اور ذکاوت ان تراجم سے واضح ہوتی ہے۔ یعنی فقہ یا تو اپنے معروف معنی میں ہے یا ذکاوت اور دقتِ نظری کے معنی میں ہے، چنانچہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرماتے ہیں:

''فقه البخاری فی تراجمه، ولهذا القول عند شیخنا محملان، الأول أن المسائل التی اختارها من حیث الفقه تظهر من تراجمه، والثانی أن تفقهه وذكائه ودقة فكره یظهر فی تراجمه'' (معارف السنن: 1/23)

امام مسلمؒ کا وظیفہ صحیح احادیث کا جمع کرنا ہے، چنانچہ وہ ایک موضوع کی حدیث کو اس کے تمام صحیح طرق کے ساتھ ایک جگہ مرتب شکل میں جمع کر دیتے ہیں، استنباط سے ان کی کوئی غرض متعلق نہیں، یہی وجہ ہے کہ اپنی کتاب کے تراجم ابواب بھی انھوں نے خود قائم نہیں کیے، بلکہ بعد کے لوگوں نے حواشی میں بڑھائے ہیں۔ ہمارے موجودہ ہندوستانی نسخے میں قائم کردہ عنوانات امام نوویؒ کے ہیں۔

امام نسائیؒ کا مقصد زیادہ تر عللِ اسانید بیان کرنا ہے، چنانچہ وہ احادیث کی عللِ خفیہ پر ''ہٰذا خطأ'' کہہ کر متنبہ کرتے ہیں۔ پھر وہ حدیث لاتے ہیں جو ان کے نزدیک صحیح ہو، اس کے ساتھ استنباطِ احکام پر بھی ان کی نظر ہوتی ہے۔

امام ابوداؤدؒ کا وظیفہ مستدلاتِ ائمہ بتلانا ہے، اس لیے وہ ان احادیث کو تمام طرق کے ساتھ یکجا ذکر کر دیتے ہیں، جن سے کسی فقیہ نے کسی بھی فقہی مسئلہ پر استدلال کیا ہو، اس لیے وہ امام مسلمؒ کی طرح صحیح احادیث کی پابندی نہیں کرسکے، البتہ ''قال أبو داؤد'' کے عنوان سے وہ ضعیف اور مضطرب احادیث پر کلام کرنے کے بھی عادی ہیں۔

امام ترمذیؒ کا مقصد اختلافِ ائمہ کو بتلانا ہے، اس لیے وہ ہر فقیہ کے مستدل کو جداگانہ باب میں ذکر کر کے ان کا اختلاف نقل کرتے ہیں۔ ہر باب میں عموماً صرف ایک حدیث لاتے ہیں اور باقی احادیث کی طرف

وفی الباب عن فلان وفلان کہہ کر اشارہ کر دیتے ہیں۔

امام ابن ماجہؒ کا طریقہ امام ابو داؤدؒ کے مشابہ ہے۔فرق یہ ہے کہ اس میں صحیح اور سقیم ہر طرح کی احادیث آ گئی ہیں۔(دیکھیے: مقدمہ درس ترمذی 1/127)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہر حدیث پڑھنے والے کو سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ اس حدیث کے متعلق ائمہ کیا کہتے ہیں اور ان کا مذہب کیا ہے؟ یہ بات ترمذی سے معلوم ہوگی۔اس کے بعد جب مذہب معلوم ہو گیا تو اب ضرورت ہے کہ اس کی دلیل معلوم ہو، وہ وظیفہ ابوداؤد کا ہے۔اس کے بعد اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ یہ مسئلہ کیسے مستنبط ہوا؟ یہ وظیفہ بخاریؒ کا ہے کہ وہ استنباطِ مسائل کا طریقہ دکھلاتے ہیں اور بتلاتے ہیں۔اس کے بعد جب احادیث سے مسائل مستنبط ہو گئے اور دلائل سامنے آ گئے تو ان دلائل کی تقویت کے لیے اسی مضمون کی دوسری حدیث کی بھی ضرورت ہوتی ہے، یہ کمی امام مسلمؒ پوری کرتے ہیں، اب آدمی مولوی ہو جاتا ہے۔اب اس کے بعد اس کو محقق بننے کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ یہ معلوم کرے کہ یہ حدیث جو مستدل بن رہی ہے، اس کے اندر کوئی علت تو نہیں، اس کا تعلق نسائی سے ہے۔اس کے بعد آدمی کو ایک مستقل بصیرت حاصل ہو جاتی ہے، اب اس کو چاہیے کہ وہ احادیث پر غور کرے اور خود دیکھے کہ اس حدیث کے اندر کوئی علت تو نہیں، کیوں کہ نسائی شریف کے اندر تو خود امام نسائیؒ ساتھ دے رہے تھے اور بتلاتے جاتے تھے کہ اس حدیث میں یہ علت ہے، لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ بغیر کسی کے مطلع کیے ہوئے خود احادیث کو پرکھے اور علل کو تلاش کرے، اس کے اندر معین ابن ماجہ ہے، کیوں کہ اس میں احادیث گڈمڈ ہیں اور کسی کے متعلق یہ نہیں بتلایا گیا ہے کہ اس حدیث کا درجہ کیا ہے، انہی اغراض کے پیش نظر ہمارے اکابر نے مذکورہ بالا ترتیب قائم فرمائی تھی (سراج القاری، ج، مقدمہ الکتاب، ص:53)

شرائط مؤلفین صحاح ستہ:

صحاح ستہ کے مؤلفین نے کہیں یہ وضاحت نہیں کی ہے کہ ان کے پیش نظر کیا شرائط ہیں، بعد کے محدثین نے ان کی مصنفات اور ذکر کردہ روایات کو دیکھ کر شرائط کا استنباط کیا ہے۔علامہ زاہد کوثریؒ فرماتے ہیں:

ہماری معلومات کے مطابق شرائطِ ائمہ پر سب سے پہلے قلم اٹھانے والے حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن مندہ (م395ھ) ہیں، جنھوں نے ایک جز تالیف کیا اور اس کا نام رکھا ''شروط الئم فی القراءۃ والسماع والمناول والاجازۃ ''(تعلیق شروط الائمۃ الخمسۃ مطبوع مع سنن ابن ماجہ ص:73)

البتہ اس موضوع پر حافظ ابوبکر محمد بن موسی الحازمی (م584ھ) کی ''شروط الئم الخمسة'' اور حافظ ابوالفضل ابن طاہر مقدسی کی ''شروط الائمة الستة'' کلیدی حیثیت رکھتی ہیں، ان میں بھی اول الذکر کو کئی اعتبار سے ثانی الذکر پر فوقیت حاصل ہے۔

مؤلفین اصولِ ستہ کی شرائط کو سمجھنے سے پہلے رواۃ کے طبقاتِ خامسہ سے واقفیت ضروری ہے، چنانچہ علامہ حازمیؒ فرماتے ہیں: اوصاف کے لحاظ سے رواۃ پانچ طرح کے ہیں:

(۱) کثیر الضبط والاتقان وکثیر الملازم للشیوخ: جس کا حافظہ اور اتقان بڑا قوی ہو اور مشائخ کی مصاحبتِ طویلہ اسے نصیب ہو، جیسے یونس بن یزید ایلی، اور زہری کے شاگرد مالک ابن عیینہ اور ابن ابی حمزہ۔

(۲) کثیر الضبط والاتقان وقلیل الملازۃ: ضبط اور اتقان تو مضبوط ہوں، لیکن شیخ کی زیادہ مصاحبت نصیب نہ ہوئی ہو۔ جیسے امام ابوعبدالرحمٰن اوزاعی فقیہ شام، لیث بن سعد اور ابن ابی ذئب۔

(۳) قلیل الضبط کثیر الملازمۃ: مشائخ سے طویل مصاحبت رہی ہو، لیکن حافظہ قوی نہ ہو، جیسے جعفر بن برقان، اسحاق بن یحییٰ اور سفیان بن حسین۔

(۴) قلیل الضبط قلیل الملازمۃ: یعنی حافظہ بھی کمزور اور مشائخ سے زیادہ ربط بھی نہ ہو، جیسے ربیعہ بن صلاح اور مثنیٰ بن الصباح۔

(۵) قلیل الضبط وقلیل الملازمۃ ہونے کے ساتھ مطعون بھی ہو، یعنی اس پر وجوہ طعن میں سے کوئی طعن ہو، جیسے عبدالقدوس شامی۔

امام بخاریؒ رواۃ کے طبقاتِ خمسہ میں سے صرف پہلے طبقہ یعنی قوی الضبط کثیر الملازم سے روایت لیتے ہیں اور کبھی تائیدا دوسرے طبقہ سے بھی لے لیتے ہیں۔ امام مسلمؒ پہلے دو طبقوں کو بلا تکلف لاتے ہیں اور تیسرے طبقے کو بھی تائید کے لیے لے آتے ہیں۔ باقی یعنی چوتھے اور پانچویں درجے کے راوی کو ترک کر دیتے ہیں۔ امام ابوداوٗدؒ ابتدائی چاروں طبقات روا کی روایت لیتے ہیں اور طبقہ خامسہ سے روایت کی تخریج نہیں

کرتے ہیں۔ امام نسائیؒ اول، ثانی اور ثالث کی روایات لیتے ہیں، جب کہ امام ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ پانچوں قسم کے رواۃ کی روایات ذکر کرتے ہیں، لہٰذا بخاری کا مرتبہ اول، مسلم کا مرتبہ ثانی، نسائی کا ثالث، ابوداؤد کا رابع، ترمذی کا خامس اور ابن ماجہ کا سادس قرار پائے گا۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

ان البخاری یخرج فی المتابعات من الثانی، فقلیلا جدا من الثالث تعلیقاً او ترجم أیضا، ومسلم یخرج من الثانیة فی الصول ومن الثالثة فی المتابعات، وأصحاب السنن یخرجون من الثالثة أیضا فی الأصول، انتهی ملخصا (ہدی الساری 12,13، دار الحدیث القاہرۃ)

امام بخاریؒ متابعات میں طبقۂ ثانیہ سے روایت لاتے ہیں، اور تعلیق یا ترجمہ کے طور پر شاذ و نادر طبقۂ ثالثہ سے بھی اخذِ روایت کرتے ہیں۔ امام مسلمؒ اصول میں طبقۂ ثانیہ اور متابعات میں ثالثہ سے اخذ روایت کرتے ہیں، جب کہ اصحابِ سنن اصول میں بھی طبقۂ ثالثہ سے روایت کی تخریج کرتے ہیں۔

ان اربابِ صحاح کی اختیار کردہ مذکورہ بالا شرطوں کے علاوہ جو عمومی شرطیں ہیں، وہ سب کے یہاں متفق ہیں۔ مثلاً اسلام، عقل، صدق، عدمِ تدلیس اور عدالت وغیرہ۔

علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ نے شرائط پر گفتگو کرتے ہوئے ایک اہم نکتے کی طرف بھی اشارہ کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

"والمراد بهذه الشروط أنهم لا ینزلون فی روایة الحادیث عنها، فیروون ما هو أعلى مما شرطوا، وكثيرا ما يقال باعتبار كثرة الملازمة وقلتها، ان فلاناً قوى فى فلان، وان فلانا ضعيف فى حق فلان وان كان هو ثقة فى نفسه، ويرجع ذلك الى أسباب، فظهر أن الضعف قسمان: ضعف فى نفسه وضعف فى غيره" (معارف السنن 1/20)

شرائط سے مراد یہ ہے کہ اربابِ صحاح، احادیث کی روایت میں ان سے نیچے نہیں اترتے، اور اپنی شرط سے اعلیٰ سے اخذِ روایت کرتے ہیں۔ بہت سی مرتبہ کثرتِ ملازمت اور قلت ملازمت کو بنیاد بنا کر کہہ دیا جاتا ہے کہ فلاں، فلاں کے سلسلے میں قوی ہے اور فلاں فلاں

کے سلسلے میں ضعیف ہے۔ اگر چہ وہ فی نفسہ ثقہ ہو اور اس کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔
معلوم ہوا کہ ضعف دو طرح کا ہوتا ہے: ایک وہ ضعف جو خود راوی کی ذات میں ہوتا ہے
اور ایک وہ ضعف جو غیر کی وجہ سے ہوتا ہے۔

صحاح ستہ کی درجہ وار ترتیب

صحت کے اعتبار سے پہلے نمبر پر صحیح بخاری ہے۔ اس کے بعد صحیح مسلم کا درجہ ہے۔ جمہور اسی کے قائل ہیں۔ ابو علی حسین بن علی نیشاپوری (م 329ھ) کے قول **"ما تحت أديم السماء أصح من كتاب مسلم"** (روئے زمین پر مسلم کی کتاب سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں ہے) کی توجیہ یہ کی گئی ہے کہ یہ صحیح مسلم کی اصحیت کو مستلزم نہیں، کیوں کہ اس میں مسلم کے مقابلے میں زیادتِ صحت کی نفی کی گئی ہے، تو ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک دونوں کتابیں صحت میں مساوی درجہ رکھتی ہوں۔ (نزہۃ النظر، ص: 80، دار الکتاب)

جہاں تک تعلق ہے امام شافعیؒ کے اس قول **"لا علم بعد كتاب الله عز و جل صح من موطا مالك"** کا تعلق ہے تو یہ صحیحین کے وجود میں آنے سے پہلے کا ہے، جیسا کہ حافظ عراقی نے شرح الفیہ میں ذکر کیا ہے۔

اسی طرح بعض مغاربہ مثلاً ابن حزم (م 465ھ) سے صحیح بخاری پر صحیح مسلم کی افضلیت کا جو قول نقل کیا گیا ہے، یا مسلم بن قاسم قرطبی کی طرف جو یہ قول منسوب ہے **"لم يضع حد مثل صحيح مسلم"** (تدریب 1/95)

ان سب کا تعلق حسنِ ترتیب سے ہے، کیوں کہ امام مسلمؒ کی ترتیب بہ نسبت امام بخاریؒ کی ترتیب کے، زیادہ عمدہ ہے، وہ ایک مضمون کی تمام احادیث کو جملہ طرق کے ساتھ ایک ہی جگہ ذکر کر دیتے ہیں۔ غرضیکہ کسی سے صراحت کے ساتھ یہ منقول نہیں کہ وہ صحت کے اعتبار سے بخاری پر مسلم کی تفضیل کے قائل ہوں، اور بالفرض اگر ان حضرات کا مقصد اصحیت کے اعتبار سے مسلم کی ترجیح ہو تو حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے بہ قول خود شاہد وجود اور حقیقت حال سے ان کی تردید ہو جاتی ہے، کیوں کہ صحت کا مدار تین امور پر ہے:

(۱) اتصال سند (۲) ثقاہت رواۃ (۳) شذوذ و علت سے حفاظت۔

اور مذکورہ بالا تینوں امور کے لحاظ سے صحیح بخاری کو صحیح مسلم پر نمایاں فوقیت حاصل ہے۔

(نزہۃ النظر: 81-86)

جہاں تک اتصال سند کا تعلق ہے، تو اس اعتبار سے بخاری اس معنی کر راجح ہے کہ امام بخاریؒ کے

نزدیک صحت کے لیے محض معاصرت اور امکانِ ملاقات کافی نہیں ہے، بلکہ راوی کی مروی عنہ سے ملاقات خواہ ایک بار سہی کا ثبوت ضروری ہے، جبکہ امام مسلمؒ امکان ملاقات اور معاصرت کو کافی سمجھتے ہوئے غیر مدلس کے عنعنہ کو اتصال پر محمول کرتے ہیں، اگرچہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان حقیقتاً ملاقات ثابت نہ ہو۔

رواۃ کی ثقاہت اور ضبط وعدالت کے لحاظ سے بھی صحیح بخاری راجح ہے، چنانچہ بخاری کے متکلم فیہ روا ۃ کی تعداد، صحیح مسلم کے متکلم فیہ رواۃ کی تعداد سے کافی کم ہے۔تنہا بخاری کے رجال 435 ہیں، جن میں متکلم فیہ رجال تقریباً اسی ہیں۔ اور جن رواۃ سے تنہا امام مسلمؒ نے روایت لی ہے، ان کی تعداد چھ سو بیس (620) ہے۔جن میں متکلم فیہ رواۃ کی تعداد ایک سو ساٹھ (160) ہے۔) فتح المغیث :1/63)

اسی طرح شروطِ ائمہ کے ذیل میں یہ بات گزر چکی ہے کہ امام بخاریؒ رواۃ کے طبقہ اولی سے روایت لیتے ہیں، جبکہ امام مسلمؒ بلا تکلف طبقہ ثانیہ کی بھی روایت لیتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر ثالثہ سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

تیسری صفت یعنی شذوذ وعلت سے محفوظ ہونے کے اعتبار سے بھی بخاری کو فوقیت حاصل ہے، کیوں کہ بخاری و مسلم کی جن احادیث پر تنقید کی گئی ہے وہ کل دوسو دس (210) احادیث ہیں، جن میں سے صرف بخاری کی اسّی سے بھی کم ہیں (تدریب الراوی 1/93)

اور بتیس (32) احادیث میں بخاری و مسلم دونوں شریک ہیں۔ باقی جتنی احادیث ہیں وہ تنہا مسلم میں ہیں (اِمعان النظر :57)

خلاصہ یہ کہ جمہور علما و محدثین کے نزدیک اصحیت کے اعتبار سے پہلا مقام صحیح بخاری کا ہے، اس کے بعد صحیح مسلم کا درجہ ہے، البتہ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ ابن ملقنؒ کے بہ قول بعض حضرات متاخرین دونوں میں برابری کے قائل ہیں۔ وہ ایک کی دوسرے پر فوقیت تسلیم نہیں کرتے، اس طرح صحیحین کے سلسلے میں یہ تیسرا قول قرار پائے گا۔

”قال ابن المقلنؒ: رأيت بعض المتأخرين قال: ان الكتابين سواء، فهذا قول ثالث وحكاه الطوفى فى شرح الأربعين، ومال اليه القرطبى“ (تدریب الراوی 1/94)

صحیح مسلم کے بعد مرتبۂ ثالثہ میں سنن ابوداؤد ہے، چوتھا مرتبہ سنن نسائی کا ہے، لیکن علماء کی ایک جماعت نے ان شرائط کو دیکھتے ہوئے جن کا امام نسائیؒ نے التزام کیا ہے۔نسائی کو ابوداؤد پر فوقیت دی ہے۔ان

چاروں کے بعد جامع ترمذی کا نمبر ہے، اس لیے کہ اس کے اندر ضعیف احادیث بھی ہیں۔ بعض حضرات ترمذی کو مسلم کے بعد تیسرے نمبر پر رکھتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ ترمذی میں ضعیف احادیث ہیں، لیکن وہ احادیث کے ضعف پر تنبیہ بھی کر دیتے ہیں، ان سب کے بعد ابن ماجہ ہے، کیوں کہ اس میں صحت کا وہ اہتمام نہیں جو ائمہ خمسہ کے یہاں ہے۔

صحاحِ ستہ کے مجموعے

اصول ستہ کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر بعض مطابع نے ایک ساتھ چھ کی چھ کتابوں کے مجموعے شائع کرنے میں دلچسپی دکھائی ہے۔ اس وقت اس طرح کے دو مجموعے معروف ومتداول ہیں:

ا۔ "الکتب الستة" کے نام سے دارالسلام ریاض نے ایک ہی جلد میں انتہائی اعلیٰ اور معیاری کاغذ پر اٹلی سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ مملکت سعودی عرب کے موجودہ وزیر شؤون اسلامیہ شیخ صالح بن عبدالعزیز آل الشیخ کی زیر نگرانی اس مجموعے میں صحت اور ترقیم کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ کلاں سائز کے 2756 صفحات میں مکمل چھ کی چھ کتابوں کو واضح خط کے ساتھ سمو دیا گیا ہے۔ اس مجموعے کی مدد سے بیک وقت صحاح ستہ سے استفادے میں کافی آسانی ہوگئی ہے۔

-۲. "الکتب الستة" دو جلدوں میں یہ بھی صحاح ستہ کا قابلِ قدر مجموعہ ہے، جس کے صفحات کی مجموعی تعداد 6156 ہے۔ پہلی جلد میں کتبِ اربعہ ہیں جب کہ دوسری جلد میں نسائی، ابن ماجہ اور فہارس ہیں۔ خوبصورت گیٹ اپ کے ساتھ شیخ رائد بن صبری بن ابی علفہ کے اعتناء سے مکتبۃ الرشد نے اس کو شائع کیا ہے۔

صحاح ستہ کی علمی خدمت:

صحاح ستہ کو امت میں جو وقار واعتبار حاصل ہوا، اس کے سبب ہر زمانے میں اہل علم کی ایک جماعت نے مختلف پہلوؤں سے ان کی خدمت کی ہے۔ الگ الگ ان کتابوں کی خدمت کا اجمالی نقشہ آگے آئے گا۔ اس وقت ہم صرف ان چند مؤلفات کا تذکرہ کریں گے جو خصوصیت کے ساتھ کتب ستہ کے اردگرد گھومتی ہیں اور ایسی کئی کتابیں ہیں، ہم سرِ دست صرف پانچ کا ان کی متنوع خصوصیات کے سبب تذکرہ کر رہے ہیں۔

(ا) "الکاشف فی معرفة من له رواية فی الکتب الستة" یہ حافظ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (م 768ھ) کی مشہور تالیف ہے، جس میں انھوں نے جامعیت اور اختصار کے ساتھ کتب ستہ کے رجال پر کلام کیا ہے۔ اس پر ابراہیم بن محمد سبط العجمی (م 861ھ) کا محققانہ حاشیہ بھی ہے۔ شیخ محمد عوامہ اور احمد محمد نمر الخطیب کی تصحیح ومراجعت سے یہ کتاب مؤسسۃ علوم القرآن جدہ سے شائع ہو چکی ہے۔

(۲)"الأنوار اللمعة فی الجمع بین مفردات الصحاح الستة" یہ حافظ حدیث ابن الصلاح ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن الموصلی الشہر زوری (م 643ھ) کی مایہ ناز تصنیف ہے، جس میں انھوں نے کتب ستہ کے علاوہ سنن دارمی کی مفرد روایات کو جمع کر دیا ہے۔ مصنف نے سب سے پہلے صرف صحیح مسلم کی احادیث کے متون کو اسانید وتکرار کے حذف کے ساتھ جمع کیا تھا۔

(۳)"النوار اللمعة فی الجمع بین مفردات الصحاح الستة" یہ حافظ حدیث ابن الصلاح ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن الموصلی الشہر زوری (م 643ھ) کی مایہ ناز تصنیف ہے، جس میں انھوں نے کتب ستہ کے علاوہ سنن دارمی کی مفرد روایات کو جمع کر دیا ہے۔ مصنف نے سب سے پہلے صرف صحیح مسلم کی احادیث کے متون کو اسانید وتکرار کے حذف کے ساتھ جمع کیا تھا۔ اس کے بعد ان روایات کو جمع کیا جن میں امام بخاریؒ امام مسلمؒ سے منفرد ہیں۔ اسی طرح باقی کتابوں کی صرف وہ روایات لی ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں ہیں۔ یہ عظیم مجموعہ سید کسروی حسن کی تحقیق سے مکتبہ عباس احمد الباز مکة المکرّمة نے چار جلدوں میں شائع کر دیا ہے۔

(۴)"الحطة فی ذکر الصحاح الستة" اس کتاب میں نواب صدیق حسن خاں قنوجی (م 1308ھ) نے کتب ستہ کے انفرادی تعارف اور خصوصیات کو جمع کر دیا ہے۔ مقصد کے آغاز سے قبل تمہیدی طور پر علم حدیث کی بعض عمومی بحثیں بھی ہیں۔ علی حسن الحلبی کی تحقیق وتعلیق سے کتاب کا نیا ایڈیشن بیروت اور عمان سے شائع ہو چکا ہے۔

(۵)"فی رحاب السنة الکتب الصحاح الستة" یہ فضیلة الشیخ محمد محمد ابوشہنہ کی تصنیف ہے، جس میں انھوں نے کتب ستہ میں سے ہر ایک کا الگ الگ مفصل تعارف اور اس کی خصوصیات کا تذکرہ کیا ہے۔ شروع میں سنت کی قدر ومنزلت کے حوالے سے فاضلانہ مقدمہ بھی ہے 178 صفحات پر مشتمل یہ اہم کتاب جامع ازہر کے مجمع البحوث الاسلامی کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہے۔

(٦)"موسوعة رجال الکتب التسعة" یہ دکتور عبدالغفار سلیمان البنداری اور سید کسروی حسن کی مشترکہ تصنیف ہے، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس میں کتبِ تسعہ کے رجال کا استقصا کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ مسند ابی حنیفہ اور مسند الشافعی کے رجال کو بھی جمع کر دیا گیا ہے۔ دارالکتب العلمیہ بیروت نے یہ موسوعہ شائع کیا ہے۔

ہر کتاب کے ترجمہ پر بحث سے قبل کتاب اور صاحب کتاب پر ایک تعارفی خاکہ پیش کیا گیا ہے، جس سے کتاب اور صاحب کتاب کی اہمیت اور وقعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس باب میں کتب ستہ کے کل 66 تراجم

پر بحث کی گئی ہے۔جن میں بخاری شریف کے 22،مسلم شریف کے 11،سنن ابوداؤد شریف کے 10،جامع ترمذی شریف کے 13،سنن نسائی شریف کے 4،سنن ابن ماجہ شریف کے 6تراجم شامل ہیں۔تراجم کو بالعموم بترتیب سن اشاعت پیش کیا گیا ہے،جن تراجم کی سن اشاعت دستیاب نہ ہوسکی انھیں اخیر میں بترتیب حروف تہجی پیش کیا گیا ہے۔عموماً مذہبی کتابوں کے اشاعتی اداروں نے سن اشاعت درج نہیں کیا ہے،بعض قدیم تراجم میں مترجم کا نام بھی موجود نہیں ہے۔لیکن ماضی قریب میں جو کتابیں شائع ہورہی ہیں ان میں عام طور پر اس کا اہتمام کیا جارہا ہے۔

اس باب کی ابتداء کتاب صحیح بخاری کے اردو تراجم سے ہورہی ہے۔اس کی وجہ یہ کہ اہل اسلام کے نزدیک قرآن مجید کے بعد اس کتاب کو سب سے صحیح کتاب مانا جاتا ہے۔اور کتب ستہ یا صحاح ستہ میں بخاری شریف کو پہلا مقام حاصل ہے۔کتب ستہ میں شاید بخاری شریف کے اسی مقام ومرتبہ کی وجہ سے صحاح ستہ میں سب سے پہلے بخاری شریف کا ہی اردو ترجمہ کیا گیا۔

۞۞۞

صحیح بخاری کا تعارف

حدیث کی تمام کتابوں میں صحیح بخاری کو جو درجہ حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔اس کا مکمل نام اس طرح ہے: **الجامع المسند الصحيح من امور رسول الله ﷺ وسننه وايامه** ۔اس تصنیف کے بعد امام بخاریؒ کو امام المحدثین اور امیر المؤمنین فی الحدیث جیسے القاب سے نوازا گیا۔آپؒ نے یہ کتاب سولہ سال کی طویل مدت میں مکمل کی۔آغاز تالیف کے وقت آپ کی عمر ۲۳ سال تھی۔

الجامع الصحیح میں امام بخاریؒ جو احادیث آپ نے شامل کیں وہ چھ لاکھ حدیثوں کا بہترین اور صحیح ترین انتخاب ہے۔یہ تصنیف کا کام آپؒ نے مسجد حرام میں رہ کر انجام دیا۔

صحیح بخاری کی مقبولیت:

آپ کی اس کتاب کو جو مقبولیت ملی اس کا اندازہ لگایا نہیں جا سکتا۔اصول حدیث کے بڑے عالم حافظ ابن صلاح فرماتے ہیں کہ:

''کتاب اللہ کے بعد ان دونوں کتابوں (بخاری و مسلم) کا درجہ ہے۔پھر صحیح بخاری کا مرتبہ صحت اور کثرت فوائد کے لحاظ سے ممتاز مقدم ہے۔'' (مقدمہ ابن صلاح۔ابن صلاح)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: ''جو شخص اس کتاب کی عظمت کا قائل نہ ہو وہ مبتدع ہے اور مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلتا ہے''۔حضرت شاہ مزید قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری کو جو مقبولیت و شہرت حاصل ہوی اس سے زیادہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔(حجۃ اللہ البالغہ۔جلد ۲،ص: ۲۱۵،شاہ ولی اللہ)

مقصد تالیف اور مقصود اعظم:

صحیح بخاری صرف حدیث کی کتاب ہی نہیں بلکہ اسلامی شریعت کی تمام بنیادی علوم یعنی تفسیر، فقہ واستدلال کے عمدہ نمونے اور دقیق متکلمانہ بصیرت وغیرہ شامل کیے گئے ہیں۔اس سلسلے میں فتح الباری کے مؤلف امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

''امام بخاری نے پوری کتابوں میں صحت کا التزام رکھا ہے۔اور اس میں صرف احادیث صحیحہ لائے

ہیں۔ اوراس کے ساتھ فقہی مسائل اورحکیمانہ نکتوں کا بھی لحاظ رکھا ہے۔ متون حدیث سے بہت سے معانی استنباط فرماتے ہیں۔ جومناسب سے طریقے سے پوری کتاب میں موجود ہیں۔ آیات احکام کی طرف پوری توجہ دیتے ہیں اوراس میں عجیب وغریب معانی کی طرف اشارہ کرتے ہیں (مقدمہ، فتح الباری)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اس کتاب کے شملات پر بحث کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''امام بخاری کی اصل غرض وغایت احادیث کے ذخیرے میں سے صحیح ومستفیض ومتصل کا انتخاب ہے اورفقہ وسیرت اورتفسیر کو بھی استنباط کیا ہے۔ اوراخذ حدیث میں انھوں نے جوشرائط مقرر کی ہیں وہ بدرجۂ کمال پوری کی ہیں''۔ (حجۃ اللہ البالغۃ: ج۲،ص:۲۱۵)

صحیح بخاری کا مقام ومرتبہ:

علمائے امت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ صحیح بخاری کو کتب ستہ اورتمام احادیث کی کتابوں پرفوقیت اور ترجیح حاسل ہے۔ امام نوویؒ شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں کہ علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ صحیح بخاری صحت اوردیگر شواہد کے لحاظ سے صحیح مسلم پر فائق ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری کا صحیح مسلم یا کوئی اورکتاب سے مقابلہ نہیں کرسکتی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ بخاری ومسلم اورمؤطا امام مالک کی احادیث نہایت صحیح ہیں اورمؤطا کی اکثر روایات مرفوعہ صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں:

''اگر بخاری نہ ہوتے تو مسلم کا وجود نہ ہوتا''۔ (محدثین عظام اوران کے علمی کارنامے،ص:۵۴۱)

تعدادروایات:

علامہ نوویؒ اورابن صلاحؒ کے نزدیک صحیح بخاری کی روایات کی تعداد تکرار کے ساتھ 7275 ہےاور عدم تکرار کے ساتھ 4000۔ اور حافظ ابن حجر کے نزدیک روایات مرفوعہ کی تعداد 7397، متابعات وتعلیقات کی تعداد 1341 موقوفات صحابہ ومقطوعات تابعین 34 ہے۔

۞۞۞

امام بخاری

(810ء-870ء)

مؤلفین کتب ستہ میں امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔آپ کو امام المحد ثین اور امیر المؤمنین فی الحدیث کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔

امام بخاری ۱۳ شوال 194ھ بعد نمازِ جمعہ بخارا میں پیدا ہوئے۔صغر سنی میں آپ کی آنکھیں خراب ہوگئیں اور بصارت جاتی رہی۔ستم بالائے ستم یہ کہ اسی عمر میں آپ کے سر سے والد کا سایہ بھی ختم ہوگیا۔دنیا میں جتنے لوگوں نے انقلاب پیدا کیا ہے تو ان کی ماؤں کا بڑا دخل رہا ہے۔امام بخاریؒ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہوا۔ آپ کی والدہ بہت بڑی عابدہ اور صاحب کرامات خاتون تھیں۔آپؒ کے سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ ان کی ماں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام نے ان سے مخاطب ہوکر کہا کہ تمھاری کردت دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمھارے فرزند کی بینائی درست کردی۔اسی خواب کی صبح امام صاحب کی آنکھیں درست ہوگئیں۔ (ابن سبکی،طبقات متعیہ الکبریٰ: ج ۲۔ص:۴،بحوالہ: کاروان حدیث:۷)

امام بخاریؒ نے صغر سنی میں ہی بہت سی امہات الکتب کو ازبر کرلیا تھا۔آپ حصول علم کے لیے شام، مصر، حجاز مقدس، بلخ، کوفہ وغیرہ کا طویل سفر کیا۔بعض ملکوں کا تو آپ نے ایک سے زائد مرتبہ سفر کیا۔یہ اس وقت کی بات ہے جب سفر حقیقی معنوں میں سفر تھا۔

امام بخاری کا نام فن حدیث میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔مندرجہ بالا تمام اسفار اسی علم کے حصول کے لیے کیں تھیں۔اپنے اساتذہ اور شیوخ کی تعداد خود ایک جگہ فرماتے ہیں:

> **کبت علی الف و ثمانین نفسا لیس فیهم الا صاحب الحدیث** ۔(میں نے 1080 آدمیوں سے حدیثیں نقل کیں جو سب کے سب محدث تھے) حوالہ: ابن حجر، (مقدمہ فتح الباری)

امام اسحاق ابن راہویہ اور امام علی بن مدینی سے آپ نے خاص اکتساب کیا تھا۔(تہذیب التہذیب: ابن حجر)

بات اگر آپ کے تلامذہ کی کریں تو اس کا شمار مشکل ہے۔ایک اندازے کے مطابق براہ راست

جنھوں نے آپ سے استفادہ کیا یعنی آپ کی کتاب الجامع الصحیح البخاری سنی ان کی تعداد ۹۰ ہزار ہے۔ جب کہ کتب ستہ میں سے تین محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔ امام مسلم بن حجاج، امام ابوعیسی ترمذی اور امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی۔ ان کے علاوہ ابوزرعہ، امام ابن خزیمہ وغیرہ شامل ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ: لذھی جلد۲/ ۱۳۴:)

امام بخاری کا شمار دنیا کے ممتاز ترین حفاظ میں ہوتا ہے۔ وہ جس عبارت اور کتاب پر نظر ڈالتے وہ ان کے حافظہ میں شامل ہو جاتی۔ ان کا حافظہ لاکھوں حدیثوں کا نشیمن تھا وہ خود فرماتے ہیں: مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔ اور جامع بخاری کو میں نے چھ لاکھ احادیث سے منتخب کیا ہے۔ (مقدمہ ارشاد الساری: ۲۹، امام قسطلانی)

آپ کی علمیت اور شخصیت کے بارے میں لوگوں نے بہت کچھ کہا اور لکھا ہے۔ درجہ ذیل سطور میں صرف ایک چند شواہد پیش کیے جا رہے ہیں۔

امام مسلم بن حجاج فرماتے ہیں: ''**اشھد انه لیس فی الدنیا مثلک**۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں آپ جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا''۔

اسی طرح امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں:

''آسمان کے نیچے امام بخاری سے بڑھ کر میں نے کسی عالم حدیث کو نہیں دیکھا'' (حوالہ: تھذیب التھذیب، جلد ۱/ ص: ۳۷۰، ابن حجر)

امام بخاری شوال 256ھ میں چاند رات کو شہر سمرقند میں انتقال کر گئے۔ اس وقت آپ کی عمر 62 سال تھی۔ (حوالہ: مقدمہ فتح الباری، ص: ۴۹۴، ابن حجر)

صحیح بخاری کے تراجم

(۱) فیض الباری شرح اردو بخاری

سن اشاعت مع جلد	مطبع / ناشر	مترجم	ترجمہ
تیس اجزاء سن اشاعت: 1870ء	مطبع محمدی، لاہور	علامہ ابوالحسن سیالکوٹی	فیض الباری

فیض الباری مکمل بخاری شریف کا پہلا اردو ترجمہ اور شرح ہے۔جس کا ترجمہ 1870ء میں علامہ ابوالحسن سیالکوٹی نے کیا۔اوراس کتاب کو مطبع محمدی لاہور نے تیس اجزاء میں شائع کیا۔اس سے قبل اس کے کچھ الگ الگ حصوں کا ترجمہ مختلف علمائے کرام نے کیا تھا جس کا ذکر ہم باب دوم میں کر چکے ہیں۔

متن حدیث: **عن عمر بن خطابؓ یقول انه سمع رسول ﷺ وهو یقول علی المنبر"انما الاعمال با النیات وانما لکل امرء ما نوا،فمن کانت هجرته الیٰ دینا یصیبها،او الیٰ امرئة ینکحها فهجرته الیٰ ماهاجر الیه"**

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ کہا اس نے منبر پر کہ سنا میں نے رسول اللہ کو فرماتے تھے،سوائے اس کے نہیں کہ سب کاموں کا اعتبار ساتھ نیتوں کے ہے۔اور سوائے اس کے نہیں کہ ہر ایک مرد کے واسطے وہی چیز ہے۔جو اس نے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہیں ہے۔پس جس کی ہجرت دنیا کے واسطے ہوی کہ اس کو پائے یا کسی عورت کے واسطے ہوئی کہ اسے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہوی جس واسطے اس نے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت۔(فیض الباری، پارہ ا۔، باب بدءالوحی،ص:۱۶)

فیض الباری صحیح بخاری کا اولین اردو ترجمہ وشرح ہے۔ترجمے کی تکنیک کے اعتبار سے یہ مکمل لفظی ترجمہ ہے۔جیسا کہ اوپر پیش کردہ حدیث اوراس کے اردو ترجمے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مترجم نے اس دور کی عمومی روایت کے مطابق ہرعربی لفظ کے نیچے اردولفظ رکھ دیا ہے۔اگراس ترجمہ شدہ زبان کا دورحاضر کی زبان سے مقابلہ کیا جائے تو ہمیں عبارت پیچیدہ اور ترجمہ غیرسلیس معلوم ہوتا ہے۔لیکن اگر ہم سنِ ترجمہ یعنی 1870ء کوسامنے رکھ کرغور کریں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس وقت بالخصوص مذہبی متون کے ترجمے میں اسی طرح کی زبان استعمال ہوتی رہی ہے۔آج ہمیں یہ زبان جتنی مبہم معلوم ہوتی ہے ممکن ہے اس دور میں یہ اتنی اچھوتی اورمشکل نہیں رہی ہوگی۔گرچہ اس دورتک اردو اپنی تشکیلی مرحلے سے گزرکرایک پختہ زبان بن چکی تھی لیکن مذہبی متون کے ترجمے میں جو احتیاط برتی جاتی تھی اس کی وجہ سے اس طرح کی صورت حال پیدا ہونا لازمی تھا۔

مولانا فقیراللہ نامی صاحب خیر نے اپنی جیب خاص سے اس ترجمے کوشائع کروایا تھا۔چنانچہ انہوں نے خاتمہ الکتاب میں اس لفظی ترجمہ کی ضرورت اورافادیت کا ذکربھی کیا ہے۔وہ صحیح بخاری کے اس ترجمہ اور مترجم کے متعلق لکھتے ہیں:

''مترجم مدظلہ نے لفظی ترجمہ اس واسطے کیا کہ عام اہل دین لفظ عربی کے ہندی سے واقف ہوکر مطالب حاصل کریں اورعربی میں بھی ملکہ پیدا ہو۔مترجم نے اپنی رائے اور قیاس سے کوئی فقرہ نہیں لکھا بلکہ بعینہ ترجمہ لفظ بلفظ متن اور شرح کا کیا۔اورائمہ اربعہ امام اعظم ، مالک شافعی ،احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے دلائل بھی درج کیےاورسلف صالحین کے اقوال سےضعیف اورقوی راویوں کی خبر دی۔''

(خاتمہ کتاب،ج ۳،مطبع محمدی لاہور 1313ھ)

فیض الباری دراصل بخاری شریف کی مشہورزمانہ شرح فتح الباری کا مکمل اردو ترجمہ ہے یہ شرح عالم اسلام کی ایک معروف شخصیت ابن حجرعسقلانی نے لکھی تھی۔تقریباتیس اجزاء میں مکمل شرح کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے،جس میں متون حدیث کے تراجم بھی شامل ہیں۔

اس کی پہلی طباعت 1870ء میں ہوئی تھی اور اگست 2009ء میں مکتبہ اُصحاب الحدیث لاہور نے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا جو کہ دس جلدوں پرمشتمل ہے۔ دوسرے ایڈیشن کے متعلق مدیر مکتبہ اصحاب الحدیث جناب عبداللطیف بانی فرماتے ہیں:

''فیض الباری یہ فتح الباری کا لفظی ترجمہ تھا،اسناداوراختلاف الفاظ کی مباحث کوچھوڑ دیا

گیا ہے۔اس سے عوام الناس کو کچھ فائدہ نہیں۔اور یہ ترجمہ عوام کے واسطے کیا گیا تھا۔اور اس کے علاوہ بعض مقامات اور دوسری کتب سے بھی خلاصہ بیان کیا گیا تھا۔ پرانی لکھائی کی وجہ سے بعض مقامات پر عوام الناس کو پڑھنے میں دقت محسوس ہوتی تھی تو ہم نے یعنی اصحاب الحدیث نے فیصلہ کیا کہ اس کو نئے سرے سے کمپوز کروایا جائے اور بعض مقامات پر پرانی اردو کے الفاظ کو بدلا جائے‘‘۔

(عرض ناشر:عبداللطیف ربانی فیض الباری، ج ۱/ ،ص:۳،مطبوعہ ۵۹)

دوسرے ایڈیشن میں متون حدیث کے ترجمہ میں صرف صحابی کے نام پر اکتفا کیا ہے۔ پوری سند ترجمہ میں ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

(۲) فضل الباری ترجمہ اردو بخاری

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ، ناشر	مترجم	ترجمہ
1888ء	تاج الہند لاہور	مولانا فخر الدین احمد حنبلی	فضل الباری

فضل الباری کے نام سے مولانا فخر الدین احمد حنبلی نے بخاری اوراس کی شرح کا اردو ترجمہ کیا جسے تاج الہند لاہور نے 1888ء میں اپنے مطبع سے شائع کیا تھا۔اس کتاب میں شامل ایک حدیث اوراس کے نہ ترجمہ کا نمونہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: و وصفت غسل النبي ﷺ قالت (عائشةؓ): ثم دخل يده فی الانـاء فيخلل شعره حتیٰ اذا رایٰ انه قد اصاب البشرة او انقیٰ البشرة افرغ علی رأسه ثلاثا و اذا فضل فضله صبها عليها. (بخاری)

نمونۂ ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ جب جنابت سے غسل کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ دھو کے وضو کرتے جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ پھر انگلیاں پانی میں داخل کرتے اوران کے ساتھ بالوں کی جڑوں تک خلال کرتے۔ پھر اپنے سر پر تین چلو بھر اپنے ہاتھ سے ڈالتے پھر پانی کو اپنے تمام چہرے پر بہاتے۔

اس کتاب کا ترجمہ نہایت آسان اور عام فہم ہے۔ جو حدیث اوراس کا ترجمہ یہاں پیش کی گئی ہے وہ غسل جنابت سے متعلق ہے۔ ترجمے کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نہایت ہی سلیس اور رواں انداز میں اصل حدیث کے مفہوم کو منتقل کیا گیا ہے۔ ترجمہ کی روانی اور سلاست ایسی ہے کہ ترجمہ نہیں بلکہ اصل کا گمان ہوتا ہے۔

(۳) عین الباری ترجمہ بخاری

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
عین الباری	ہدایت اللہ لکھنوی	مطبع احتشامیہ، مرادآباد	سن ترجمہ: 1888ء اشاعت: 1891ء تین جلدیں

عین الباری ترجمہ اردو بخاری شریف جسے مولانا ہدایت اللہ لکھنوی نے سن 1888ء میں کیا۔ جسے مطبع احتشامیہ مرادآباد نے تین جلدوں میں 1891ء میں شائع کیا۔ نمونہ حدیث ذیل میں ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: عن ابی سعید الخدریؓ قال نهیٰ رسول ﷺ عن بیعتین وعن لبستین.....واما اللبستان فاشتمال الصماء. واحتباء الرجل فی الثوب الواحد لیس علیٰ فرجه منه شیئی. (بخاری)

نمونۂ ترجمہ: ابوسعید خدریؓ نے کہا منع فرمایا رسول ﷺ نے اس طرح کپڑا لپیٹنے سے کہ اس سے ہاتھ باہر نکل سکیں اور ایک کپڑے میں گوٹ مارنے سے کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی چیز اس کپڑے سے نہ ہووے۔ (ج ۱/ ۱۱۸)

یہ نہایت ٹھیٹ لفظی ترجمہ ہے۔ مترجم نے جملہ بندی میں عربی ترتیب ہی کو ملحوظ رکھا ہے جس کی وجہ سے جملہ کسی حد تک پیچیدہ ہوگیا اور مفہوم کی ترسیل میں بھی کمی واقع ہورہی ہے۔ حالانکہ اسی زمانے کے دوسرے تراجم اس ترجمے بالمقابل زیادہ واضح اور ترسیل کے اعتبار سے سہل ہیں۔ اس ترجمہ میں سند خذف کردی گئی ہے۔ صرف صحابی کے نام کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۴) توفیق الباری ترجمہ بخاری

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ، ناشر	سن اشاعت مع جلد
توفیق الباری	محمد عبدالرحمٰن	مفید عام پریس آگرہ	1889ء جلد۱، صفحات:319

توفیق الباری ترجمہ اردو بخاری جسے مولانا محمد عبدالرحمٰن نے اردو قالب میں ڈھالا ہے۔مفید عام پریس آگرہ نے 1889ء میں شائع کیا۔متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **قلت یا رسول ﷺ من أبر؟ قال امک، قال ثم من؟ قال امک، قال ثم من؟ قال امک، قال ثم من ؟ قال ابوک ثم ادناک ثم ادناک (بخاری)**

نمونۂ ترجمہ: میں نے کہا اے رسول خدا میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے کہا کس سے نیکی کروں؟ کہا ماں کے ساتھ، میں نے کہا من ابر ء؟ فرمایا امک، میں نے کہا کس کے ساتھ نیکی کروں فرمایا باپ کے ساتھ پھر جو قریب ہو۔

بخاری شریف کا یہ ترجمہ اپنی زبان کے اعتبار سے زیادہ مشکل اور پیچیدہ نہیں ہے۔گرچہ ترجمہ میں کہیں کہیں عربی الفاظ کو من وعن نقل کر دیا گیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث اور اس کے ترجمے سے واضح ہے جس میں من ابر کی ترکیب اور لفظ امک کو من وعن شاملِ ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ترجمہ میں سند بالکل حذف کر دی گئی ہے۔صحابی کا نام بھی وضاحت کے ساتھ نہیں ہے۔

(۵) تسہیل القاری ترجمہ بخاری

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
سن ترجمہ: 1888ء 1890ء	مطبع صدیقی، لاہور	مولانا وحید الزماں	تسہیل القاری

تسہیل القاری کے نام سے صحیح بخاری کا یہ ترجمہ مولانا وحید الزماں نے سن 1888ء میں کیا۔ مولانا وحید الزماں نے یہ ترجمہ والی بھوپال نواب صدیق حسن خان قنوجی کے حکم پر کیا تھا۔ اس ترجمہ کو مطبع صدیقی لاہور نے 1890ء میں شائع کیا۔

مولانا وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ کا شمار صفِ اول کے مترجمینِ حدیث میں ہوتا ہے۔ آپ نے سوائے ترمذی کے صحاح ستہ کی تمام کتب احادیث کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ کام آپ نے امیر بھوپال نواب صدیق حسن خانؒ کے حکم پر کیا تھا۔ جس کے لیے آپ کو ماہانہ تنخواہ بھی ملتی تھی۔ آپ عہد آصفیہ میں مختلف حکومتی عہدوں پر فائز رہے۔ مولانا نے یہ ترجمہ سب سے آخر میں کیا تھا یعنی دوسری کتب احادیث کے ترجموں سے فارغ ہوکر آپ نے صحیح بخاری کا ترجمہ کیا۔ اس ترجمہ میں آپ نے بڑی محنت شاقہ سے کام کیا۔ حدیث کے متن کے ساتھ ساتھ سند کا بھی ترجمہ کیا۔ خود مولانا اس ترجمہ کے حوالے فرماتے ہیں:

> اس کتاب (صحیح بخاری) کے ترجمہ میں برخلاف دیگر تراجم کے یہ کام کیا گیا ہے کہ حدیث مع اسناد نقل کی گئی ہیں۔ اس طرح ترجمہ میں بھی متن حدیث اور اسناد دونوں کا ترجمہ کیا گیا۔ جو لوگ عربی دان ہیں۔ صحیح بخاری دیکھنا چاہیں وہ بھی اس ترجمہ سے حظ وافر اور غنائے تام حاصل کریں۔ اور مولانا صدیق حسن خان صاحب کا بھی منشاء اسی کو مقتضی ہوا۔
>
> دوسرا یہ کہ فتح الباری اور ارشاد الساری ان دونوں شرحوں کے تمام مضامین باستثنائے تحقیقات لفظی کے اس ترجمہ میں درج کیے گئے۔ کیوں کہ یہی دو شرحیں معروف اور متداول ہیں۔ (بحوالہ تسہیل القاری: مقدمہ)

اس کتاب سے ایک حدیث اور اس کے اردو ترجمے کا نمونہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن علقمة قال انه سمع عن عمر بن خطابؓ يقول انه سمع رسول ﷺ وهو يقول على المنبر"انما الاعمال با النيات وانما لكل امرء ما نوا،فمن كانت هجرته الیٰ دينا يصيبها،او الیٰ امرئة ينكحها فهجرته الیٰ ماهاجر اليه"**

نمونہ ترجمہ: علقمہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا عمر بن خطابؓ سے منبر پر وہ کہتے تھے میں نے سنا جناب محمد ﷺ سے آپ فرماتے تھے عملوں کا مدار نیت پر ہے۔ اور ہر ایک آدمی کو نیت کے مطابق ملے گا۔ پھر جس نے ہجرت کی دنیا کمانے کی یا عورت بیاہنے کی اس کی ہجرت انھیں کاموں کے لیے ہوگی۔

مذکورہ بالا حدیث کے ترجمے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ ترجمہ نہایت صاف سادہ بامحاورہ اور سلیس ہے۔ کتاب میں مختلف مقامات پر آپ نے متن کی وضاحت کے لیے زائد الفاظ بھی شامل کیے ہیں لیکن متن سے زاید اس مواد کو قوسین میں پیش کیا ہے تا کہ لوگوں کو وضاحت کے ساتھ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ متن میں کیا ہوا اضافہ ہے۔ بحیثیت مجموعی ترجمہ کی زبان نہایت عمدہ اور علمی ہے۔

(۶) تیسیر الباری ترجمہ بخاری

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
تیسیر الباری	مولانا وحید الزماں	مطبع محمدی، لاہور	تیس اجزاء آغاز ترجمہ: 1905ء اختتام ترجمہ: 1913ء

تیسیر الباری بخاری شریف کی اردو شرح ہے جسے مولانا وحید الزماں نے اپنے طور پر شروع کیا تھا۔ کتاب میں احادیث شریفہ کا ترجمہ اوران احادیث کی تشریح شامل ہے۔ یہ تشریح خود مولانا وحید الزماں خان نے کی۔ اس سے قبل آپ نے نواب صدیق حسن خان کی ایما پر حدیث کی جو کتاب ترجمہ کی تھی اس میں احادیث کا ترجمہ اور مختصر شرح شامل تھی۔ اس ترجمہ وشرح کا آغاز 1905ء میں اوراس کا اختتام 1913ء میں ہوا۔ مولانا وحید الزماں بخاری شریف کی اس اردو شرح کو مکمل نہ کر سکے۔ اس کتاب کو مطبع محمدی لاہور نے تیس اجزاء میں شائع کیا۔ اس کے علاوہ بھی یہ کتاب مختلف مطابع سے شائع ہوئی ہے۔ مطبع احمدی لاہور کی طباعت اچھی ہے۔ کتاب سے ایک حدیث اوراس کا ترجمہ بطور نمونہ پیش ہے۔

متن حدیث: **عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول ﷺ "کلمتان حبیبتان الیٰ الرحمن، خفیفتان علی السان، ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم".**

نمونہ ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے انھوں نے کہا آں حضرت ﷺ نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو خداوند کریم کو بہت پسند ہیں زبان پر ہلکے ہیں (قیامت کے دن) اعمال کے ترازو میں بوجھل اوروزنی ہوں گے، وہ کیا ہیں؟ **سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم**

یہ ترجمہ رواں اور سلیس ہے۔ ترجمہ بین السطور ہے اور حواشی پر مختصر تشریحات ہیں۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ علامہ وحید الزماں صاحب نے بخاری میں موجود عربی اشعار کا ترجمہ بھی شعر میں کیا ہے۔

(۷) صحیح ومکمل اردو ترجمہ بخاری

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
1905ء/ تین جلد	کتب خانہ حمیدیہ۔ دہلی	مرزا حیرت دہلوی	صحیح ومکمل اردو ترجمہ بخاری

صحیح مکمل اردو ترجمہ بخاری، بخاری شریف کا وہ اردو ترجمہ ہے جسے جناب مرزا حیرت دہلوی نے اردو قالب میں ڈھالا ہے۔ یہ ایک مقبول عام اور معروف زمانہ ترجمہ شمار کیا جاتا ہے جس کے اب تک کئی ایڈیشن مختلف اداروں سے منظر عام پر آ چکے ہیں۔ کتب خانہ حمیدیہ دہلی نے 1905ء میں اسے تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔

مرزا حیرت دہلویؒ مشہور زمانہ مصنف اور مترجم تھے۔ آپ کا شمار دلی کے نامور ادیبوں میں ہوتا ہے۔ بیسوی صدی کی ابتدائی دہائیوں میں آپ نے زبان اردو میں اپنی قلمی شہ پاروں کے ذریعہ علمی، ادبی اور سیاسی حلقوں میں شہرت پائی۔ آپ کسی خاص فکر اور اعتقاد کے پابند نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ سبھی حلقوں پر کھل کر حق بات کہتے تھے۔ آپ کے ترجمہ بخاری میں اس عنصر کا بڑا اثر واقع ہوا ہے۔ خود اس کے دیباچہ میں دین کو فروخت کرنے والے علماء پر سخت گرفت کرتے ہیں۔

مرزا صاحب نے بخاری شریف کا ترجمہ 1322ھ مطابق 1904ء میں کیا۔ اس سے قبل اردو میں بخاری کے متعدد تراجمے منظر عام پر آ چکے تھے۔ جن میں فیض الباری (مکمل) ابوالحسن سیالکوٹیؒ اور مولانا وحید الزماں کا ترجمہ وشرح تسہیل القاری اور مختصر ترجمہ تیسر الباری مشہور ومتداول تھے۔

وجہ ترجمہ کے متعلق خود مترجم اپنے دیباچہ میں فرماتے ہیں:

> ''رسول خدا کے پاک اقوال اور آپ کی پاک ہدایتوں پر ابھی تک پردہ پڑا ہوا تھا اور لاکھوں اردو خواں مسلمانوں کی قسمتیں چند عربی داں مولویوں کے ہاتھ میں تھیں کہ خواہ ان کے حقیقی نجات دہندہ کے اقوال سنائیں یا نہ سنائیں انھیں اختیار تھا۔۔۔۔ فی الحقیقت اس کی بہت بڑی ضرورت تھی کہ شافع اور محشر کی ہدایتیں اور روشن اقوال خاص خاص آدمیوں تک محدود نہ رہیں بلکہ امت مرحومہ کے تمام افراد ان سے اچھی طرح مستفید ہوں''۔ (دیباچہ کتاب)

مرزا صاحب کے اس اقتباس سے کئی ایک حقیقتیں واضح ہوتی ہیں کہ بیسویں صدی کی ابتداء میں دین کے نام پر عوام کو کتنا مجبور کیا جاتا تھا۔ عوام الناس کی جنت اور جہنم کا فیصلہ چند علماء کے ہاتھ میں تھا۔ مرزا صاحب نے مذہبی تراجم کی جو اصل ضرورت ہے اس کو اپنا سبب ترجمہ بنایا ہے تاکہ خدا اور اس کے پیغمبر کی باتیں اس کے ماننے والوں تک ٹھیک اور صحیح طریقے سے پہنچے۔ چنانچہ اس ترجمے میں بھی ان کے اس مقصد کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔ ذیل میں بخاری شریف کی مشہور حدیث اور اس کا اردو ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن علقمة قال انه سمع عن عمر بن خطابؓ یقول انه سمع رسول ﷺ وهو یقول علی المنبر" انما الاعمال با النیات و انما لکل امرء ما نوا، فمن کانت هجرته الیٰ دینا یصیبها، او الیٰ امرئة ینکحها فهجرته الیٰ ماهاجر الیه"**

نمونۂ ترجمہ: محمد بن ابراہیم نے علقمہ بن وقاص سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تمام اعمال کے نتیجے نیتوں پر موقوف ہیں۔ اور ہر شخص کے لیے اس کے عمل کا وہی نتیجہ ہے جو اس نے نیت کی ہو۔ لہٰذا جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہوگی تاکہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کے لیے ہوگی تاکہ اس سے نکاح کرے اللہ کے یہاں اس کی ہجرت اسی کام کے لیے لکھی جاتی ہے، جس کے لیے ان سے ہجرت کی۔

مندرجہ بالا ترجمہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مترجم نے ترجمے میں اپنی آزادی کا استعمال کیا ہے۔ مثال کے طور پر حدیث کے ترجمے میں 'نتیجے' کا لفظ اصل متن سے اضافہ ہے، اسی طرح حدیث کے آخری حصے میں 'اللہ کے یہاں' اور 'لکھی جاتی ہے' کے فقرے بھی اصل متن میں نہیں ہیں لیکن مفہوم کی ترسیل کے لیے مترجم نے انہیں استعمال کیا ہے جس کی وجہ سے ترجمہ نہایت سلیس اور عام فہم ہوگیا ہے۔ زبان کی اسی سلاست اور روانی کی وجہ سے آپ کے اس ترجمہ کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ ترجمہ میں اردو کے رواں اسلوب کو اختیار کرنے کی وجہ سے قاری کو ترجمے کی عبارت میں عربی اسلوب کا سامنا نہیں ہوتا۔ حدیث رسول کا مقصد اصلی یعنی ترسیل مکمل ہوجاتی ہے۔ ترجمہ میں عربی متن کو حذف کر کے اسناد میں صرف آخری رواۃ کا نام ذکر کیا گیا ہے۔ کیوں کہ مدعا نے مترجم عوام تک اقوال واحوال نبی کی تبلیغ ہے۔ متن اور سند سے عوام کا کوئی سروکار نہیں۔ غرض مرزا صاحب کا ترجمہ نہایت صاف وشستہ، بامحاورہ، سلیس اور رواں ہے۔ آپ کی دل کشی طرز

ادا نے عبارت میں ایک خاصی کشش پیدا کردی ہے۔ شگفتگی و برجستگی کا خاص امتیاز ہے۔ وضاحتِ مقصود کے لیے کہیں کہیں بین القوسین جملے درج کیے گئے ہیں۔ ان تمام خوبیوں کی وجہ سے یہ ترجمہ اس سے قبل کے ترجموں کے بالمقابل زیادہ بہتر اور مقبول عام ہے۔

(۸) نصر الباری ترجمہ اردو بخاری

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
1907ء	نور الاسلام، امرتسر	مولانا ابو ادریس محمد عبد العفو	نصر الباری

نصر الباری کے نام سے مولانا ابو ادریس محمد عبد العفو نے بخاری شریف کا ترجمہ کیا، جس کی زبان قدیم اور پرانی ہے، مطبع نور الاسلام، امرتسر نے 1907ء میں شائع کیا ہے، اس کتاب کا ایک نمونہ ترجمہ و متن حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

متن حدیث: **عن عمر بن خطابؓ یقول انه سمع رسول ﷺ وهو یقول علی المنبر"انما الاعمال با النیات وانما لکل امرء ما نوا،فمن کانت هجرته الیٰ دینا یصیبها،او الیٰ امرئة ینکحها فهجرته الیٰ ماهاجر الیه".**

نمونۂ ترجمہ: عمر بن خطاب سے اوپر منبر کے کہا سنا میں رسول ﷺ سے فرماتے ہوئے اس کے کہ تمام کام نیتوں سے ہوتے ہیں۔ اور سوائے اس کے کہ نہیں واسطے آدمی کے ہے جو نیت اس نے کی، جو شخص کی ہو ہجرت اس کی طرف دنیا کو پاوے اس کو یا طرف کسی عورت سے کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اس کی طرف اس چیز کے ہے کہ وطن چھوڑ کر گیا ہے طرف اس کی (جلد/۲)

ترجمہ نہایت ٹھیٹ لفظی ہے اور زبان بھی قدیم ہے، جب کہ اس وقت کے دیگر تراجم اس سے آسان بھی تھے۔

(۹)زبدۃ البخاری اردو ترجمہ

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
زبدۃ البخاری	محمد رفیق آغا	حادیہ پریس کراچی	1965ء صفحات:512، مجلد

زبدۃ البخاری جناب محمد رفیق آغا نے بخاری کا اردو ترجمہ کیا ۔جسے حادیہ پریس کراچی نے1965ء میں 512صفحات میں شائع کیا۔یہ بخاری کی اردو زبان میں بہترین شرح وترجمہ سمجھی جاتی ہے ۔نمونہ ترجمہ وحدیث ملاحظہ کریں:

متن حدیث: عن انسؓ عن النبیﷺ قال"ثلاث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان، من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما،وان یحب المرء لایحبہ الا للہ،وأن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ،کما ان یقذف فی النار".(بخاری)

نمونۂ ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ آں حضرتﷺ نے فرمایا کہ جس شخص میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت وشیرینی کا مزہ پائے گا،(۱) خدااوراس کے رسول تمام ماسواچیزوں سے اس کے نزدیک محبوب ہوں۔(۲) جوشخص کسی سے محبت کرے اس کی محبت صرف اللہ کے لیے۔(۳) کفرمین واپس جانے کوایسا ہی براخیال کرے جیسا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو براسمجھتا ہے۔(پارہ نمبر۲)

ترجمہ صرف متن کا کیا گیا ہے سند کا ترجمہ نہیں ہوا ہے۔ترجمہ عام فہم اور جدید اسلوب میں ہے۔ترسیل کا پہلو غالب ہے۔

(۱۰) بخاری مترجم اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
مترجم اردو جدید ایڈیشن	مولانا محمد داؤد دراز	دار العلم ممبئ	2012ء آغاز 1945ء اختتام: 1977ء

بخاری مترجم اردو مولانا محمد داؤد دراز کا سلیس اردو ترجمہ ہے جسے مقبول عام حاصل ہے۔ مولانا نے ترجمہ کا آغاز 1945ء میں اور اختتام 1977ء میں کیا۔ اس ترجمہ کی مقبولیت کے پیش نظر ہندو پاک کے مختلف ومتعدد ناشرین نے بارہا اسے شائع کیا جب کہ ماضی قریب کے بعض ناشرین نے اس کی زبان وبیان کو بھی سہل طریقہ سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ مندرجہ نمونہ ترجمہ دار العلم ممبئ کے طبع شدہ ترجمہ سے لیا گیا ہے جس کی طباعت سن 2012ء میں ہوئی۔

متن حدیث: **عن علقمة قال انه سمع عن عمر بن خطاب ؓ يقول انه سمع رسول ﷺ وهو يقول على المنبر "انما الاعمال با النيات وانما لكل امرء ما نوا، فمن كانت هجرته الىٰ دينا يصيبها، او الىٰ امرئة ينكحها فهجرته الىٰ ماهاجر اليه"**

(ا) نمونہ ترجمہ: ہم کو زہری نے یہ حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہم کو سفیان نے یہ حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں ہم کو یحیٰ بن سعید انصاری نے یہ حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ مجھے یہ حدیث محمد بن ابراہیم تیمی سے حاصل ہوی۔ انھوں نے اس حدیث کو علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا، ان کا بیان ہے کہ میں نے مسجد نبوی کے منبر میں رسول ﷺ پر حضرت عمر بن خطاب کی زباب سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے جناب رسول ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ "تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر عمل کا نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا۔ پس جس کی ہجرت (ترک وطن) دولت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہو، پس اس کی ہجرت ان

ہی چیزوں کے لیے ہوگی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے''۔

(ج ۱/ ص:۷۷)

تعلیق: ترجمہ نہایت رواں اور سلیس ہے۔ متن کے ساتھ سند کا بھی ترجمہ بڑی خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے۔ لفظ قال کے لیے زبان اردو میں مترادفات استعمال کیے ہیں۔ ترجمہ جدید اصولوں پر اترتا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن کشمیری سابق ممبر پارلیمنٹ اس ترجمہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''مولانا نے اس صحیح بخاری مترجم میں زمانہ کے فکری حالات کا لحاظ رکھا ہے۔ زبان و بیان کی نزاکتوں اور پیرائے بیان کی آسان دل نشینی اور شیرنی بھی اس میں سمودی ہے اور زمانۂ حال کے تقاضوں سے جو سوالات ابھر کر سامنے آرہے ہیں ان سے بھی حتی الوسع صرف نظر نہیں فرمایا''۔ (حوالہ)

یہ مشہور اور متداول ترجمہ ہے۔ کئی ایک مطابع سے شائع ہو چکا ہے۔ ابتداء اس ترجمہ کے اجزاء جریدہ نور الایمان میں قسط وار شائع ہوتے رہے۔ بعد میں علیٰحدہ علیٰحدہ تیس پاروں کی شکل میں طبع کرایا گیا ہے۔ مولانا داؤد راز اپنے اس ترجمہ کا پس منظر اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

''ہمارے ہاں کچھ متعصب حضرات بخاری شریف کے ترجمہ وشرح کی خدمت کا نام لے کر اس مقدس کتاب کو اس کے مقام رفیع سے گرانے کی کوشش میں مصروف ہیں بلکہ خود امام الدنیا فی الحدیث حضرت امام بخاریؒ کی تنقیص کر کے اپنے مزعومات کی برتری ثابت کرنے کی دھن میں لگے ہوے ہیں۔ عین منشائے ایزدی اور سخت ترین ضرورت کے پیش نظر اس خدمت کا آغاز کیا گیا ہے جسے تکمیل کو پہچانا کائنات کے پروردگار کا کام ہے''۔ (آغاز ترجمہ بحوالہ صحیح بخاری مترجم اردو، دارالعلوم، ج ۱/ ص:۵۷)

(۱۱) بخاری مترجم اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ، ناشر	سن اشاعت مع جلد
بخاری مترجم اردو	مولانا عبدالحکیم اختر شاجہاں پوری	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی	1983ء آغاز: 1980ء اختتام: 1981ء

بخاری مترجم اردو کے نام سے بخاری شریف کا یہ ترجمہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری کے زور قلم کا نتیجہ ہے ۔ یہ ترجمہ عوام میں کافی مقبول ومعروف ہے ۔ مولانا اختر شاہجہاں پوری کا شمار بھی اردو کے ان مترجمین میں ہوتا ہے جنہوں نے احادیث کی کتب ستہ کی اکثر کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا ہے ۔ آپ کے ترجمہ میں ادبی چاشنی پائی جاتی ہے ۔ آپ نے اس کتاب کا ترجمہ 1980 میں شروع کیا اور 1981 میں اسے مکمل کیا ۔ یہ ترجمہ نسبتاً جدید دور کا ایک ترجمہ ہے جسے اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی نے سن 1983ء میں شائع کیا ۔

نمونہ ترجمہ مع متن حدیث ملاحظہ کریں:

> متن حدیث: **عن ابی موسیٰ العشریؓ قال "مرض رسول ﷺ فأشتد مرضه فقال: مروا ابا بكر فليصل با لناس. فقالت عائشةؓ يا رسول ﷺ ان ابا بكر رجل رقيق، متى يقم مقامک لا يستطيع ان يصلي الناس، فانكن صواحب يوسف. قال فصلى بهم ابو بكر حياة رسول ﷺ".**
>
> نمونہ ترجمہ: ابوموسیٰ (اشعری) روایت کرتے ہیں کہ جب رسولؐ بیمار ہوئے اور بیماری شدت اختیار کرگئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کونماز پڑھادیں ۔ سیدہ عائشہ نے کہا وہ رقیق القلب آدمی ہیں جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو (شدت تاثر) سے لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے ۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھادیں اور تم تو یوسف علیہ السلام (گھیرنے) والی عورتیں ہو ۔ پس ابوبکر کے پاس آپ ﷺ کا پیغام لے جانے والا گیا ۔ انھوں نے رسول ﷺ کی زندگی میں لوگوں کو نماز پڑھائی ۔

مولانا نے نہایت مختصر مدت میں اس ترجمہ کو مکمل کیا ہے۔ محض ایک سال کی مدت میں بخاری شریف کی ساری احادیث کو اردو میں منتقل کرنا فن ترجمہ پر مترجم کی دسترس کو ظاہر کرتا ہے۔ کتاب میں شروع تا آخر اسلوب اور انداز بیان یکساں ہے۔ ترجمہ کی عبارت صاف اور شستہ ہے۔ ترجمہ بامحاورہ جس سے ادبی لطافت کا احساس ہوتا ہے۔ کتاب میں آپ نے تشریحی نوٹ یا حاشیے تحریر نہیں کیے ہیں۔ غالباً آپ کا مقصد صرف احادیث نبویہ کے اس ذخیرہ کو اردو دان طبقے تک پہونچانا تھا۔ فاضل مترجم علوم شرعیہ کے ساتھ ساتھ ادبیات کے بھی ماہر تھے اور زبان و بیان کی نزاکتوں کو بھی خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ترجمہ میں سلاست، روانی، دلکشی اور طرز ادا کی جاذبیت بدرجہ اُتم موجود ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ بخاری شریف کا یہ ترجمہ کا ایک ادبی شاہ کار بھی ہے۔

(۱۲) نزہۃ القاری شرح اردو بخاری

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ، ناشر	سن اشاعت مع جلد
نزہۃ القاری شرح اردو بخاری	مولانا محمد شریف الحق امجدی	دائرۃ البرکات گھوسی اعظم گڈھ	ترجمہ 1983ء چار جلدیں

’نزہۃ القاری شرح اردو بخاری‘ مولانا محمد شریف الحق امجدی کی جانب سے کیا ہوا بخاری شریف کا اردو ترجمہ ہے۔ مولانا نے یہ ترجمہ سن 1983ء میں کیا، جسے دائرۃ البرکات گھوسی اعظم گڈھ نے چار جلدوں میں شائع کیا ہے۔ کتاب سے ایک حدیث کا متن اور اس کا ترجمہ بطور نمونہ پیش کیا جا رہا ہے۔

متن حدیث: **عن عبد اللہ بن عمرؓ عن النبیﷺ قال ”بنی الاسلام علیٰ خمس شهادة ان لااله الا الله و ان محمد الرسول الله، واقام الصلوٰة، و ايتاء الزكوٰة، و الحج، وصوم رمضان“.**

نمونۂ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کہ رسولﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دین کہ سوا کوئی معبود نہیں اور عمرؓ اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اور حج ادا کرنے اور رمضان کے روزے رکھنا۔

اس ترجمہ کو دیگر تراجم اور شروحات میں یہ خاص مقام حاصل ہے کہ اس ترجمہ میں بخاری شریف میں متعدد مقامات پر آنے والے احادیث کو یکجا کر دیا ہے۔ حدیث سے متعلق فقہی مسائل میں مسلک حنفی کو ترجیح دی گئی ہے اسے اور مدلل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ احادیث کا ترجمہ عام فہم اور سلیس ہے۔ ترجمہ میں ادبی چاشنی تو نہیں لیکن وضاحت ہے۔ اس کے علاوہ تشریحات کو عملی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

خود مترجم اپنے طرز ترجمہ پر رقم طراز ہیں:

”پوری کوشش کی ہے کہ آسان شگفتہ اور ایمان افروز زبان میں اردو ترجمہ ہو جائے۔ پیش آمدہ ایات کا مکمل حوالہ درج کیا ہے۔ پیش آمدہ عربی اشعار کا ترجمہ اردو اشعار کی صورت

میں کیا ہے۔سند کو چھوڑ کر صرف روایت کرنے والے صحابی یا تابع سے ہر حدیث کا ترجمہ شروع کیا ہے تا کہ ہر حدیث کا ترجمہ متن کے بالمقابل لکھا جا سکے۔دوران ترجمہ اسلاف کی تصانیف عالیہ سے فیض الباری، عمدۃ القاری اور ارشاد الساری کو خاص طور سے مشعل راہ بنایا ہے‘‘۔

(۱۳) تفہیم البخاری

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ، ناشر	سن اشاعت مع جلد
تفہیم البخاری	مولانا ظہور الباری اعظمی	دارالاشاعت، کراچی	تین جلدیں 1985ء

تفہیم البخاری مولانا ظہور الباری اعظمی نے بخاری شریف کا ترجمہ کیا ہے۔جسے دارالاشاعت کراچی نے 1985ء میں شائع کیا۔ترجمہ نہایت سلیس و رواں ہے۔نمونہ ترجمہ پیش ہے۔

متن حدیث: **عن عمر بن خطابؓ یقول انه سمع رسول ﷺ وهو یقول علی المنبر ”انما الاعمال با النیات وانما لکل امرء ما نوا،فمن کانت هجرته الیٰ دینا یصیبها،او الیٰ امرئة ینکحها فهجرته الیٰ ماهاجر الیه“.**

نمونۂ ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے منبر پر کھڑے ہوکر رسول ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اعمال کا اعتبار نیتوں کے ساتھ ہے۔اور آدمی کو نیت ہی کا صلہ ملتا ہے۔چناں چہ جس کی ہجرت حصولِ دنیا کی خاطر یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوتو اس کی ہجرت اس میں شمار ہوگی۔

(جلد،۹)

مندرجہ بالا حدیث کا ترجمہ پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ترجمہ رواں اور آمدی کیفیت کا حامل ہے۔ترسیل مفہوم کا بہترین نمونہ ہے۔زبان معیاری اور عام فہم ہے۔الفاظ اور جملوں کی بندش بھی مستحکم ہے۔

(۱۴) ایضاح البخاری

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
ایضاح البخاری	مولانا ریاست علی بجنوری افادات: مولانا سید فخر الدینؒ	قدیمی کتب خانہ، کراچی	1987ء

ایضاح البخاری نامی اس کتاب کو مولانا ریاست علی بجنوری نے ترتیب دیا ہے۔ یہ دراصل مولانا سید فخر الدین کے افادات کا مجموعہ ہے۔ چونکہ اس ترتیب میں احادیث بھی شامل ہیں اس لیے اس میں انہوں نے ان احادیث کا ترجمہ بھی شامل کر دیا ہے۔ اس کتاب کو قدیمی کتب خانہ، کراچی نے 1987ء میں شائع کیا۔ ایک حدیث کا متن اور اس کا اردو ترجمہ ملاحظہ کریں۔ یہ بخاری شریف میں شامل ایک مشہور حدیث ہے:

> متن حدیث: **عن علقمة قال انه سمع عن عمر بن خطابؓ یقول انه سمع رسول ﷺ وهو یقول علی المنبر "انما الاعمال با النیات وانما لکل امرء ما نوا، فمن کانت هجرته الیٰ دینا یصیبها، او الیٰ امرئة ینکحها فهجرته الیٰ ماهاجر الیه"**
>
> نمونہ ترجمہ: حمیدی نے بیان فرمایا کہ ہم سے یحیی بن سعید انصاری نے روایت کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے کہا کہ مجھے ابراہیم تیمی نے خبر دی کہ انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی کو یہ کہتے سنا کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کو وہی چیز دی جائے گی جو اسکی نیت میں ہے، پس جس کی ہجرت حصول دنیا کے لیے ہو یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت (اپنی نیت کے مطابق) اسی کی طرف ہوگی۔

ترجمہ کی زبان سلیس اور رواں ہے۔ متن حدیث کے علاوہ مکمل سند کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے جب کہ عام روایت کے مطابق حدیث کے ترجمے میں مکمل سند کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔ مترجم نے متن کی مزید تفہیم کے لیے قوسین کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔

(۱۵) الخیر الساری اردو ترجمہ و شرح بخاری

ترجمہ	مترجم	مطبع/ناشر	سن اشاعت مع جلد
الخیر الساری اردو ترجمہ و شرح بخاری	مولانا خورشید احمد تونسوی از افادات: مولانا محمد صدیق صاحب	مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان	2002ء

'الخیر الساری اردو ترجمہ و شرح بخاری' نامی یہ کتاب مولانا خورشید احمد تونسوی نے مرتب کی ہے۔ اس میں مولانا محمد صدیق صاحب کے افادات شامل ہیں۔ جسے مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان نے 2002ء میں شائع کیا۔ حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ پیش ہے:

متن حدیث: **عن علقمة قال انه سمع عن عمر بن خطاب ؓ یقول انه سمع رسول ﷺ وهو یقول علی المنبر "انما الاعمال با النیات وانما لکل امرء ما نوا، فمن کانت هجرته الیٰ دنیا یصیبها، او الیٰ امرئة ینکحها فهجرته الیٰ ماهاجر الیه".**

نمونہ ترجمہ: حمیدی نے بیان فرمایا کہ ہم سے یحیی بن سعید انصاری نے روایت کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے کہا کہ مجھے ابراہیم تیمی نے خبر دی کہ انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی کو یہ کہتے سنا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا، وہ کہتے تھے میں نے آں حضرت ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے جتنے (ثواب کے) کام ہیں وہ نیت سے ٹھیک ہوتے ہیں اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے۔ پھر جس نے دنیا کمانے یا کوئی عورت بیاہنے کے لئے ہجرت کی (دیس چھوڑا) اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہوگی۔

ترجمہ کی زبان سادہ اور عام فہم ہے، متن حدیث کے ساتھ سند کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ مزید وضاحت کے لیے ترجمہ کی عبارت کے درمیان بعض جملوں الفاظ کا اضافہ قوسین میں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا مثال میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ قوسین میں 'ثواب کے' کے فقرے کا اضافہ اعمال کی وضاحت کے لیے کیا گیا ہے جب کہ ہجرت کے لیے ایک مترادف فقرہ 'دیس چھوڑا' کا بھی قوسین میں اضافہ کیا گیا ہے۔

(۱۶)انوارالباری شرح صحیح بخاری

ترجمہ	مترجم	مطبع /ناشر	سن اشاعت اور جلد
انوارالباری شرح اردو صحیح بخاری	مولانا احمد رضا بجنوری	دارالاشاعت، کراچی	2004ء

'انوارالباری شرح اردو صحیح بخاری' کے نام سے بخاری شریف کا یہ ترجمہ مولانا احمد رضا بجنوری نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ دارالاشاعت کراچی کے زیر اہتمام سنہ 2004ء میں شائع کیا گیا ہے۔ کتاب سے حدیث کا ایک متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن ابی هریرةؓ قال قال رسول ﷺ "من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه.**

نمونۂ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

اس میں مکمل سند کا ترجمہ نہیں کیا گیا بلکہ صرف صحابی کے نام ذکر کیا گیا ہے۔ احادیث کے ترجمے میں لفظوں کی پابندی تو ہے لیکن جملوں کی ترتیب میں اردو اسلوب کا لحاظ رکھا گیا ہے اس لحاظ سے یہ ایک اچھا ترجمہ ہے۔

(۱۷) توفیق الباری شرح صحیح بخاری

کتاب	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
توفیق الباری شرح صحیح بخاری	پروفیسر ڈاکٹر عبد الکبیر محسن	مکتبہ اسلامیہ (پاکستان)	2007ء، 5 جلدیں

"توفیق الباری شرح صحیح البخاری" دراصل بخاری شریف کی مشہور زمانہ عربی شرح "فتح الباری" مصنفہ ابن حجر عسقلانیؒ کا مکمل اردو ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر عبد الکبیر محسن نے کیا ہے۔ اس ترجمے میں شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے تراجم ابواب کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب سن 2007 میں مکتبہ اسلامیہ، پاکستان کے زیر اہتمام شائع ہوئی اس کی کل پانچ جلدیں ہیں۔ اس کتاب میں احادیث کا ترجمہ علاحدہ نہیں کیا گیا ہے بلکہ شرح کے ساتھ ہی بین السطور کر دیا گیا۔

توفیق الباری بخاری شریف کے اہم ترین شروحات فتح الباری، فیض الباری، شرح تراجم، شاہ ولی اللہ کے تمام مباحث کا اردو ترجمہ ہے۔ مترجم نے متن حدیث کا ترجمہ روایتی انداز میں علیحدہ نہیں کیا ہے، بلکہ وہ متن کے بعد علیحدہ ترجمہ کے بجائے شرح کرنا شروع کرتے ہیں۔ مثلاً بخاری کی پہلی حدیث: **انما الاعمال بالنیات** ------ ہے تو اس کا ترجمہ نہیں کرتے بلکہ رواۃ پر تفصیلی بحث ہوتی ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث کو اس فصل اور باب میں لانے کی وجہ سے محدثین کے اقوال درج کیے گئے ہیں۔ اور بین السطور حدیث کے مختلف فقروں کا ترجمہ اور تشریح پیش کرتے ہیں۔ اس لیے اس میں خالص احادیث کے ترجمہ کی تلاش مشکل ہے۔ اسی بنا پر اس کو احادیث کے ترجمہ کی کتاب سے زیادہ احادیث کی شرح کے ترجمہ کی کتاب کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔

(۱۸) صحیح البخاری اردو ترجمہ

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
صحیح البخاری	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ	نظات اشاعت صدر انجمن احمدیہ، پاکستان، ربوہ	2008ء

'صحیح البخاری' دراصل بخاری شریف کا جدید طرز پر کیا گیا اردو ترجمہ ہے جسے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے کیا اور نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ، پاکستان نے سن 2008ء میں شائع کیا۔ یہ احمدیہ مکتب فکر کی حدیث کے اردو ترجمے کی پہلی کاوش ہے۔ بخاری شریف کے ترجمے کی ضرورت کے حوالے سے مصلح لکھتے ہیں:

> ''صحیح بخاری کے ترجمہ اور اس کی شرح کا کام بھی نہایت ضروری اور اہم ہے۔ اگر ہم نے نہ کیا تو ان لوگوں سے کیا توقع ہوسکتی ہے، جنھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہنے کا موقع نہیں ملا اور جو آپ کے فیضان سے راہ راست مستفیض نہیں ہوے۔ غیروں کے تراجم اور حواشی رہ جائیں گے اور پھر جو اناپ حشاب لکھا ہوا ہوگا۔ اسی پر دارومدار ہوگا اور پھر بعد از وقت اعتراضوں کو دیکھ کر ادھر ادھر کے جوابوں کی سوجھے گی۔
>
> (دیباچہ جلد ہذا، ص:۴۷)

جناب مصلح نے یہ کام جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ کے سپرد کیا تھا، پہلے دو پارے مکمل ہوکر ادارہ تالیف وتصنیف بکڈپو قادیان کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ کام ادارۃ المصنفین کے سپرد ہوا، جہاں مولونا ابوالمنیر نورالحق کی نگرانی میں 1960ء سے 1972ء کے درمیان پندرہ پاروں کی اشاعت ہوی۔ جناب زین العابدین نے اپنی وفات 1967ء تک ۱۹ پارے اور اس کے بعد کے کچھ پارے بھی مکمل کر لیے تھے۔ 1983ء میں ادارۃ المصنفین بند ہونے پر باقی کام نظارت اشاعت کے سپرد ہوا، جہاں پر ابوالمنیر صاحب نے اگلے پاروں پر کام کیا۔ اب تک چھ جلدیں منظر عام آئی ہیں۔

ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ابوہ سید عبدالحی اس ایڈیشن کے بارے میں اپنے پیش لفظ میں فرماتے ہیں:

(۱)''موجود ایڈیشن میں پہلے طبع شدہ حصہ پر نظر ثانی، حوالہ جات کی تصحیح و تکمیل کے علاوہ متن کے جن حصوں کا ترجمہ سہوا رہ گیا تھا ان کا ترجمہ دیا گیا ہے اور ترجمہ میں جو الفاظ تشریحی تھی انھیں بریکٹ میں کر دیا گیا ہے۔

(۲) جن مقامات پر متن اور ترجمہ میں فرق دکھائی دیتا تھا ایسے مقامات کو صحیح بخاری کے مختلف نسخوں اور شروح سے موازنہ کر کے متن کے مطابق کر دیا گیا ہے۔

(۳) بعض مقامات پر متن کے مشکل الفاظ کے معنی لغت سے حاشیہ میں دیے گئے ہیں تا کہ مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو۔''

(پیش لفظ، ص:۸)

اس کتاب میں بخاری شریف کی پہلی حدیث کا جو اردو ترجمہ کیا گیا ہے اسے ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے:

متن حدیث: **عن علقمة قال انه سمع عن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ يقول انه سمع رسول صلی اللہ علیہ وسلم وهو يقول على المنبر''انما الاعمال با النيات وانما لكل امرء ما نوا،فمن كانت هجرته الىٰ دينا يصيبها،او الىٰ امرئة ينكحها فهجرته الىٰ ماهاجر اليه''**

نمونۂ ترجمہ: ہم سے حمیدی یعنی عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا کہا، سفیان نے ہمیں بتلایا، انھوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا کہ مجھے محمد بن ابراہیم تیمی نے خبر دی کہ انھوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے جب کہ وہ منبر پر تھے، سنا کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ اعمال تو نیتوں ہی پر ہیں اور یہ کہ ہر انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس نے دنیا کے پانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی، اس کی ہجرت اسی امر کے لیے ہوگی، جس کی خاطر اس نے یہ ہجرت کی۔ (صحیح البخاری، ج ۱،ص:۲)

اس کتاب میں مترجم نے متن حدیث کے ساتھ ساتھ سند کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ ترجمہ جدید اصول اور طرز پر کیا گیا ہے۔ یعنی جملہ میں واوین، قوسین اور دیگر حرکات وسکنات کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ ترجمہ نہایت صاف شفتہ اور رواں ہے۔ ترجمہ کی ابتداء غالبا بیسویں صدی کی تیسری دہائی میں شروع ہوئی تھی، لیکن زبان قدیم نہیں ہے۔ ترجمہ میں اردو اسلوب اور طرز نگارش کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

(۱۹) ترجمہ بخاری شریف

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
ترجمہ بخاری شریف	مولانا عبدالدائم جلالی	حمیدیہ پریس، دہلی	سن اشاعت وترجمہ نہیں جلد3،صفحات 1840

ترجمہ بخاری شریف، مولانا عبدالدائم جلالی کی جانب سے کیا ہوا اردو ترجمہ ہے۔ مولانا عبدالدائم جلالی کا شمار کتب احادیث کے ان مترجمین میں ہوتا ہے جنہوں نے کتب ستہ میں سے اکثر کتابوں کا ترجمہ کیا ہے۔ کتاب میں ترجمہ کی زبان نہایت سادہ اور سلیس ہے۔ اس ترجمہ کو حمیدیہ پریس دہلی نے تین جلدوں میں 1840 صفحات پر شائع کیا ہے۔ کتاب پر سن اشاعت درج نہیں لیکن غالب گمان ہے یہ ترجمہ سن 1945ء سے قبل کیا گیا ہے کیونکہ اسی زمانہ میں مطبع حمیدیہ پریس نے دیگر کتب احادیث کے اردو تراجم بھی سلسلہ وار شائع کئے تھے۔

حدیث کے مترجمین میں مولانا عبدالدائم جلالی کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مولانا وحیدالزماں کے بعد آپ پہلے وہ شخص ہیں جس نے ترمذی اور نسائی کے سوا کتب ستہ کے تمام کتابوں کو اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ آپ مدرسہ عالیہ رامپور میں 1929ء سے 1954ء تک عربی کے مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ آپ کے تراجم میں متن حذف کر دیا گیا ہے۔ متن کے ساتھ صرف آخری راوی کا نام ذکر کیا ہے۔ حدیثوں کے نمبر بھی درج کیے گئے ہیں تا کہ ترجموں کو اصل فن سے مقابلہ کرنا آسان ہو جائے۔

کتاب میں شامل حدیث اور اس کا اردو ترجمہ بطور نمونہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: عن عائشةؓ قالت أن الحارث بن هشام سأل رسول ﷺ. کیف یأتیک الوحی؟ فقال رسول ﷺ، أحیانا فی مثل صلصلة الجرس. فهو اشده علي فيفصم عنی، وقد عيت ما قال. و أحيانا يتمثل لی الملک رجلا فيكلمنی فأ عي ما يقول. قالت عائشةؓ: ولقد رأيته ينزل عليه الوحی فی اليوم الشديد البرد، فيفصم عنه، و ان جبينه ليتفصد عرقا''.

(ا) نمونہ ترجمہ: ام المؤمنین حضرت صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حارث بن ہشام نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ! حضور وحی کس طرح آتی ہے؟ آپ نے فرمایا مجھ پر وحی کا نزول کبھی تو گھنٹی کی جھنکار کی طرح ہوتا ہے۔ اور اس وقت یہ سلسلہ موقوف ہوجاتا ہے جب کہ میں کلمات وحی یاد کر چکتا ہوں۔ یہ قسم مجھ پر بڑی سخت ہوتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ مرد کی شکل بن کر میرے سامنے آتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اس کو یاد کر لیتا ہوں۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میں نے سخت کڑکڑاتے جاڑوں میں دیکھا کہ جب حضور سے نزول وحی کا سلسلہ موقوف ہوتا تھا تو آپ کی پیشانی عرق آلودہ ہوجاتی تھی۔ (بخاری، جلد ا)

ترجمہ میں صفائی، سادگی، سلاست اور روانی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے، زبان ورزمرہ اور بامحاورہ ہے۔ ترجمہ سے حدیث کے مفہوم کی وضاحت بخوبی ہوتی ہے۔ ترجمہ محض لفظی نہیں ہے بلکہ توضیح کے لیے قوسین کے ذریعے الفاظ اور جملے بھی اضافہ کیے گئے ہیں۔ ترجمہ میں بعض جملے ادبی لطافتوں کے بھی حامل ہیں، جن سے ترجمہ روکھا پن ختم ہوجاتا ہے اور عبارت میں شیرینی پیدا ہوجاتی ہے۔ مثلاً عربی کی ترکیب '**صلصلة الجرس**' کے لیے 'گھنٹی کی جھنکار' اور '**یوم الشدید البرد**' کے لیے 'سخت کڑکڑاتے جاڑوں' کی ترکیب کس قدر درست مفہوم ادا کر رہی ہے۔

(۲۰) صحیح بخاری اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ، ناشر	سن اشاعت مع جلد
صحیح بخاری اردو	مولانا امجد علی، مولانا ابوالفتح سبحان محمود، قاری محمد	محمد سعید تاجران کتب قرآن محل کراچی	تین جلدیں، صفحات:2872

'صحیح بخاری اردو' کے مترجمین مولانا امجد علی، مولانا ابوالفتح سبحان محمود اور قاری محمد ہیں۔ان تینوں اہل علم حضرات نے مل کر مشترکہ طور پر یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔اس صورت حال کا لطیف احساس ترجمے میں بھی ہوتا ہے۔صحیح بخاری اردو کو محمد سعید تاجران کتب قرآن محل کراچی نے تین جلدوں میں 2872 صفحات میں شائع کیا۔کتاب پر سن اشاعت کا ذکر نہیں لیکن ترجمہ کی زبان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ترجمہ آزادی ہند کے بعد کا ہے۔متن اور نمونۂ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن عمر بن خطابؓ یقول انہ سمع رسول ﷺ وھو یقول علی المنبر "انما الاعمال با النیات وانما لکل امرء ما نوا،فمن کانت ھجرتہ الیٰ دینا یصیبھا،او الیٰ امرئۃ ینکحھا فھجرتہ الیٰ ماھاجر الیہ".**

نمونۂ ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کے نتائج نیتوں پر موقوف ہیں، ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی نیت کی ہو۔چناث چہ جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو وہ اسے پائے یا کسی عورت کے لیے کہ اس سے نکاح کرے اور وہ کہ ہجرت اسی چیز کی طرف شمار ہوگی جس کی طرف ہجرت کی ہو(جلد ا)

ترجمہ نہایت سلیس اور عام فہم ہے۔ترجمہ میں آمد کی کیفیت ہے، کہیں بھی آورد کا نشان نہیں ہے۔سند میں صرف صحابی کے نام کا ذکر کیا گیا ہے۔ایک سے زائد مترجم ہونے کی وجہ سے ترجمہ کے پیرایۂ اظہار میں لطیف فرق محسوس ہوتا ہے۔کیوں کہ ترجمہ میں مترجم کا عکس اور فکر جلوہ گر ہوتی ہے۔

(۲۱)فضل الباری شرح صحیح بخاری

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
فضل الباری	مولانا فضل حق دلاوری	تاج الھند، لاہور	درج نہیں

'فضل الباری شرح صحیح بخاری' نامی کتاب مولانا فضل حق دلاوری کا اردو ترجمہ ہے،آپ کا شمار کتب احادیث کے صف اول کے مترجمین میں ہوتا ہے۔احادیث کے مترجمین میں آپ کا نام بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔آپ نے چار حدیث کی کتابوں کو اردو قالب میں ڈھالا ہے۔جن میں (۱) فضل الباری ترجمہ صحیح البخاری، (۲) ترجمہ جامع ترمذی، (۳) ترجمہ الفوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ للشوکانی، (۴) الأحادیث الموضوعہ لملاعلی قاری۔

آپ کا تعلق مشہور زمانہ پریس نولکشور شاخ لاہور سے تھا وہاں آپ بحثیت مصحح خدمات انجام دیتے تھے۔آپ نے فضل الباری کے نام سے بخاری شریف کا پانچ پاروں میں ترجمہ کیا۔اس ترجمے کو مطبع تاج الہند لاہور نے شائع کیا لیکن کتاب پر سن اشاعت درج نہیں ہے۔قیاس ہے کہ یہ ترجمہ آزادی ہند سے قبل کیا گیا ہوگا۔ترجمہ کی زبان اس بات کی دلیل ہے۔متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن ابن عباسؓ عن النبیﷺ انه امر ان یسجد علی سبعة اعظم وان لا اکف شعرا ولا ثوبا.(بخاری)**

ترجمہ حدیث: ابن عباسؓ سے مروی ہے اس نے کہا نبیﷺ نے فرمایا آپ سے مجھے حکم ہوا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ اور بالوں اور کپڑوں کو نہ اکھٹا کروں۔

ترجمہ قدیم ہے جس کی وجہ سے لفظی ہونا بڑے عیب کی بات نہیں ہے۔زبان کا ابتدائی زمانہ ہے۔جس میں زبان ابھی تشکیل کے مراحل سے گذر رہی تھی۔ترجمہ میں سند حذف کردی گئی ہے اور صرف صحابی کا نام ذکر کیا ہے۔

(۲۲) منح الباری شرح صحیح البخاری

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ، ناشر	سن اشاعت مع جلد
منح الباری ترجمہ	مولانا ابوسعید بن شیخ عبدالرحیم	منشی گوبند سہائے لاہور	نہیں

منح الباری مولانا ابوسعید بن شیخ عبدالرحیم نے بخاری شریف کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ جسے مطبع منشی گوبند سہائے، لاہور نے شائع کیا ہے۔ کتاب پر سن اشاعت درج نہیں۔ ترجمہ کی زبان اور مطبع کے نام سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمہ آزادی ہند سے قبل کا ہے۔ ذیل میں ایک حدیث کا متن اور اس کا ترجمہ بطور نمونہ پیش کیا جارہا ہے۔ جس سے اس کی قدامت اندازہ ہوتا ہے۔

متن حدیث: **قال بلال بن سعد ـــــ ''ثلاث لا یقبل معهن عمل الشرک، والکفر، و الرای قیل: وما الرای؟ قال یترک کتاب الله وسنة رسوله و یعمل برای''۔**

نمونۂ ترجمہ: روایت یہ بلال بن سعد سے وہ کہا کرتے کہ تین چیزیں ہیں جن کے ہوتے ہوئے کوئی عمل کام نہیں آتا ایک شرک کرنا، دوسرا کفر کرنا تیسرا الرائی۔ کسی نے پوچھا لڑائی کیا چیز ہے؟ وہ یہ کہ قرأت اور حدیث کو چھوڑ کر عقل سے بات کہے۔

اس کتاب میں لفظی ترجمہ کا التزام کیا گیا ہے۔ اگر سن ترجمہ کی نشاندہی ہوجاتی تو اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ زبان کس مرحلہ میں تھی۔

❁❁❁

امام مسلم بن حجاجؒ

(820ء _ 875ء)

کتب ستہ کے مؤلفین میں امام بخاریؒ کے بعد امام مسلم بن حجاجؒ کا نام آتا ہے۔ آپ کا لقب عسا کر الدین اور کنیت ابوالحسن تھی۔ آپ کی پیدائش 820ء میں خراسان کے شہر نیشا پور میں ہوئی۔ (تذکرۃ الحفاظ۔ ذھبی جلد ۲، ص: ۱۲۵)

جس دور میں آپ نے آنکھیں کھولیں اس وقت علم حدیث با قاعدہ ایک فن کی حیثیت حاصل کر چکا تھا۔ ہر جگہ محدثین کے دروس کا چرچا تھا۔ شہر نیشا پور بھی محدثین اور علم حدیث کا ایک اہم مرکز بن چکا تھا۔ علامہ سبکی فرماتے ہیں:

> ''نیشا پور اس قدر بڑے عظیم الشان شہروں میں سے تھا کہ بغداد کے بعد اس کی نظیر نہیں تھی''۔ (طبقات الشافعیہ، علامہ سبکی، جلد ۱، ص: ۱۷۳)

آپ کی ابتدائی تعلیم اپنے شہر میں محدث کبیر امام اسحاق ابن راہویہ سے ہوئی۔ بعد ازاں آپ نے سماع حدیث کے لیے اسفار کا آغاز کیا۔ عراق، حجاز، مصر اور شام میں محدثین اور اساطین فن سے استفادہ اور اکتساب فیض کیا۔ آپ نے علمی ضرورتوں کے تحت شہر بغداد کا بھی کئی بار سفر کیا تھا۔

اساتذہ وتلامذہ:

آپ کے اساتذہ میں جیسا کہ گزر چکا ہے کہ اسحاق بن راہویہ تھے۔ ان کے علاوہ امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری اور امام احمد بن حنبل جیسے عظیم محدثین سے آپ نے شرف تلمذ حاصل کیا۔ آپ کے تلامذہ میں امام ابوعیسی الترمذی، امام ابن خزیمہ اور امام ابوحاتم رازی جیسے اکابر محدثین شامل ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ، ذھبی، جلد ۲، ص: ۱۶۵)

خلقِ خدا کی نظر میں:

امام مسلم کے علم وفضل، عدالت وثقاہت، زہد وورع اور امانت ودیانت کا اعتراف آپ کے

معاصرین ہی نہیں بلکہ آپ کے اساتذہ کرام نے بھی کیا ہے۔امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں ’’أی رجل یکون ھذا، خدا جانے کس پایے کا یہ شخص ہوگا۔

(البدایۃ والنھایۃ، ابن کثیر جلد/۱۱،۳۵)

صحیح مسلم کے شارح امام نوویؒ فرماتے ہیں:

’’امام مسلم کی جلالت وعظمت شان اور امامت پیشوائے فن ہونے پر امت مسلمہ کا اجماع واتفاق ہے‘‘۔

(تھذیب الأسماء، جلد/۲،ص:۹۵)

امام مسلم مزاجاً بڑے نرم دل تھے۔آپ نے زندگی بھر کسی کی غیبت نہیں کی۔اساتذہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔خصوصاامام بخاری کی عزت بہت ہی کیا کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپ ایک مرتبہ امام بخاری سے کہا کہ:

’’میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی مثل اس دنیا میں کوئی نہیں‘‘۔

(مقدمہ فتح الباری، ابن حجر)

آپ کی وفات کا واقعہ آپ کی زندگی کا عجیب اور حیرت انگیز واقعہ ہے۔ایک دن درس میں ایک حدیث کے متعلق آپ سے سوال کیا گیا جو اس وقت آپ کو یاد نہ تھی۔گھر آ کر اس حدیث کو تلاش کرنے لگے اور سامنے رکھے ہوئے تھیلے میں خرمے اٹھا اٹھا کر کھانے لگے۔حدیث کی تلاش میں اس قدر محو ہوئے کہ آہستہ آہستہ تمام خرمے کھا گئے اور حدیث بھی مل گئی۔خرموں کے کھانے کا منفی اثر ہوا۔جو آپ کی موت کا سبب بن گیا۔وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۷ سال تھی۔

(وفیات الاعیان، ابن خلکان، جلد/۲،ص:۱۲۷)

الجامع الصحیح المسلم

امام مسلم بن حجاجؒ کو جو شہرت نصیب ہوی وہ ان کی جامع صحیح مسلم کی وجہ سے ہے۔ احادیث کے سلسلے میں سب سے پہلے امام بخاری نے الجامع الصحیح کے نام سے ایک مجموعہ مرتب کیا تھا۔ اس سے متاثر ہو کر شاگرد نے بھی احادیث صحیحہ کا ایک مجموعہ مرتب فرمایا، امام بخاری نے اپنے مجموعہ میں احادیث مرفوعہ کے ساتھ ساتھ آپ نے موقوف اور معلق صحابہ وتابعین کے فتاوی بھی نقل کیے ہیں لیکن امام مسلم نے اپنی کتاب میں صرف ان احادیث کو شامل کیا ہے جو تمام محدثین کی نظر میں صحیح اور حجت ہو۔ چناں چہ خود امام مسلم فرماتے ہیں:

''ہر وہ حدیث جو صرف میرے نزدیک صحیح تھی اس کو میں نے یہاں درج نہیں کیا، میں نے یہاں صرف ان احادیث کو درج کیا ہے جن کی صحت پر شیوخ وقت کا اجماع ہے۔''
(صحیح مسلم، امام مسلم، باب التشھد)

صحیح مسلم کا مقام ومرتبہ اور تعداد روایات:

کتب احادیث میں صحیح مسلم کا جو مقام ہے اس کے متعلق امام نوویؒ فرماتے ہیں:

''کتاب اللہ کے بعد صحیحین (بخاری ومسلم) کا مرتبہ ہے۔ اور امت نے ان دونوں کتابوں کی تلقی بالقبول کی ہے۔ البتہ صحیح بخاری دیگر فوائد ومعارف کے لحاظ سے سب سے فائق اور ممتاز ہے''۔

(مقدمہ صحیح مسلم، از نوویؒ)

مولانا شبیر احمد عثمانی رقم طراز ہیں:

''صحیح بخاری کا امام مسلم کی کتاب پر من حیث الصحۃ راجح ومقدم ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف بڑے بڑے ناقدین فن نے کیا ہے''۔
(مقدمہ فتح الملہم، از شبیر احمد عثمانی ص:۹۶)

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی کا ایک قول مولانا شبیر احمد عثمانی نے اپنے مقدمہ میں نقل کیا ہے:

"حسن ترتیب کے لحاظ سے صحیح مسلم کا مقام بہت بلند ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اسے صحیح بخاری پر بھی اچھالا ہے"۔

اگر ہم صحیح مسلم میں موجود روایات کی بات کریں تو یہ امر سامنے آتا ہے کہ آپ نے تین لاکھ صحیح احادیث سے چار ہزار احادیث کو منتخب کیا ہے۔(مقدمہ فتح الملہم ،ص:۹)

صحیح مسلم کے مقام ومرتبہ کے تعین میں اس کے مقدمہ کا بڑا اہم رول ہے۔اس مقدمہ وجہ تالیف کے علاوہ فن روایت کے بہت سے اصول وفوائد،تفسیر،فقہ،اصول فقہ،ادب،نحو،صرف پر بھی بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے یہ تمام علوم علوم اسلامیہ کے لیے ناگزیر ہیں۔اس مقدمہ کی اہمیت جان کر کئی علماء نے صرف اس مقدمہ کی بھی شرحیں لکھیں ہیں۔

صحیح مسلم کا ترجمہ اردو کے بشمول دیگر کئی زبانوں میں کیا گیا ہے۔اردو میں بھی اس کے ایک سے زائد ترجمے کیے گئے ہیں۔ذیل میں صحیح مسلم کے دستیاب گیارہ اردو تراجم کا اجمالی تعارف وجائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

مسلم شریف کے اردو تراجم

(۱) المعلم ترجمہ صحیح مسلم

نام ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
المعلم ترجمہ صحیح مسلم	مولانا وحید الزماں حیدر آبادی	صدیقی لاہور	4; جلدیں صفحات:1834 اشاعت:1888ء

'المعلم ترجمہ صحیح مسلم' کے نام سے یہ اردو ترجمہ مولانا وحید الزماں حیدر آبادی نے نواب صدیق حسن خان قنوجی ولی بھوپال کے حکم پر کیا تھا۔ ترجمہ کا آغاز 1884ء کو اور اختتام 1888ء کو ہوا۔ مسلم شریف کے دستیاب اردو ترجموں میں یہ سب سے قدیم اور پہلا اردو ترجمہ ہے جسے اب بھی عوام وخواص میں مقبولیت حاصل ہے۔ اس نسخہ کو مطبع صدیقی لاہور نے سن 1888 میں چار جلدوں میں شائع کیا تھا۔ کتاب میں شامل ایک حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن ابی سعید الخدریؓ عن النبیﷺ قال "لیس فیما دون خمسة اوسق صدقة، ولا فیما دون خمس ذود صدقة، ولا فیما دون خمس اواق صدقة.**

نمونہ ترجمہ: ابوسعید خدریؓ نے نبیﷺ سے روایت کی۔ فرمایا پانچ ٹوکروں سے کم میں زکوۃ نہیں نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ ہے۔ اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں (کتاب الزکوۃ)

ترجمہ عام فہم اور سلیس ورواں ہے۔ ترجمے میں علامہ وحید الزماں نے مقصدِ ترجمہ یعنی عام مسلمانوں تک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات واحکام کو پہنچانے کے بنیادی مقصد کے تکمیل کی کوشش کی

ہے۔ چنانچہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ترجمے میں مترجم نے ایسی زبان استعمال کی ہے کہ عوام احادیث کے مفہوم کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ ترجمہ میں سند حدیث نقل نہیں کی گئی ہے۔

یہ مسلم شریف کا مکمل اردو ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ میں مسلم شریف کی مشہور عربی شرح، شرح مسلم امام نوویؒ کو بھی اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اور خود ترجمہ کے ساتھ مترجم نے بھی کہیں کہیں ضروری توضیحات کی ہیں۔

صحیح مسلم شریف کا یہ ترجمہ نواب صدیق حسن خان والی بھوپال کے حکم سے کیا گیا تھا جس کے لیے نواب صاحب نے مترجم کی معقول تنخواہ بھی مقرر کی تھی۔ تاکہ مترجم مکمل یکسو ہو کر اپنے کام کی تکمیل کر سکے۔ علامہ وحید الزماں کے دیگر تراجم کی طرح اس ترجمہ میں بھی ترجمے کی تمام خوبیاں اور زبان و بیان کی عمدگی محسوس کی جا سکتی ہے۔

(۲) انعام المنعم ترجمہ صحیح مسلم

نام ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
انعام المنعم ترجمہ صحیح مسلم	مولانا عبدالأول غزنوی	القرآن والسنہ امرتسر	1907ء جلد نہیں

انعام المنعم ترجمہ صحیح مسلم مولانا عبدالأول غزنوی کا اردو ترجمہ اور شرح ہے جسے القرآن والسنہ امرتسر مطبع نے 1907ء میں شائع کیا تھا۔ یہ ترجمہ غزنوی خاندان کے علمی ورثے کا ایک نمونہ ہے۔ اس خاندان نے بڑی اہم علمی خدمات انجام دی ہیں۔ ترجمے سے ایک مختصر حدیث کا متن اور اس کا اردو ترجمہ بطور نمونہ پیش کیا جا رہا ہے:

متن حدیث: **قال رسول ﷺ من حمل علینا السلاح فلیس منا".(مسلم)**

نمونۂ ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اٹھایا ہمارے اوپر ہتھیار پس نہیں وہ ہم میں سے۔

یہ ایک خالص لفظی ترجمہ ہے۔ یعنی ہر لفظ کے مقابلے میں اردو کا متبادل لفظ رکھ دیا گیا ہے۔ اس طرح کے لفظی ترجمے سے یہ فائدہ تو ہوگا کہ حدیث کے ہر لفظ کے لیے اردو کا متبادل لفظ معلوم ہو جائے گا۔ لیکن لفظی

ترجمے میں مفہوم کی ترسیل میں جو مشکلات ہوتی ہیں وہ اس میں بھی موجود ہیں۔اس سے قبل مولانا وحیدالزماں صاحب کا ترجمہ سلیس اور رواں زبان میں شائع ہو چکا تھا۔لیکن یہاں مترجم نے لفظی ترجمہ کو ترجیح دی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اردو میں مذہبی تراجم کے لیے لفظی اور بامحاورہ دونوں کے طرح کے طرز بیک وقت جاری تھے۔

(۳) صحیح مسلم شریف اردو ترجمہ

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
صحیح مسلم شریف اردو ترجمہ	مولانا داؤد راز	ادارہ نور الایمان دہلی	سن اشاعت: 1965ء جلد: 2

'صحیح مسلم شریف اردو ترجمہ' مولانا داؤد راز کا کیا ہوا اردو ترجمہ ہے جس نے عوام وخواص میں خوب مقبولیت حاصل کی ہے۔اب تک اس ترجمے کے کئی ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں۔زیر بحث نسخہ وہ ہے جسے مولانا داؤد راز نے خود اپنے ادارہ نور الایمان دہلی سے 2 جلدوں میں سن 1965 میں پہلی مرتبہ شائع کیا۔

کتاب سے ایک حدیث کا متن اور اس کا ترجمہ ذیل میں پیش ہے:

متن حدیث: **قال رسول الله ﷺ "اذا قراء ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول: یا ویلی، امر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة، و امرت بالسجود فابیت فلی النار".**

نمونۂ ترجمہ: رسول ﷺ نے فرمایا جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو وہ شیطان روتا ہوا ایک طرف چلا جاتا ہے اور کہتا ہے خرابی ہو اس کی یا خرابی ہو میری۔آدمی کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا۔اب اس کو جنت ملے گی اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا انکار کیا نافرمانی کی میرے لیے جہنم ہے۔

ترجمہ نہایت رواں اور سلیس ہے۔زبان بھی سادہ اور عام فہم ہے۔الفاظ کی بندش اور جملوں کی ترکیب بہت اچھی ہے۔ترجمہ میں مترجم نے اپنی تخلیقی صلاحیت کا بھرپور استعمال کیا ہے اس لیے یہ ترجمہ سے زیادہ ایک تخلیق معلوم ہوتی ہے۔

(۴) تفہیم المسلم

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
تفہیم المسلم	محمد زکریا اقبال	دارالاشاعت، کراچی	2005ء

تفہیم المسلم نامی یہ ترجمہ یہ محمد زکریا اقبال نے کیا ہے۔اس ترجمہ میں متن حدیث کے بالمقابل اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔جس کا فائدہ یہ ہے کہ قاری ترجمہ کے ساتھ ساتھ متن کا بھی مطالعہ کرسکتا ہے۔اس ترجمہ کو مطبع دارالاشاعت کراچی نے سن 2005ء میں شائع کیا۔متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن ربعی بن جراش انہ سمع علیاؓ یخطب قال قال رسول ﷺ "أتکذبوا علی فانہ من یکذب علی یلج النار. (مسلم)**

نمونہ ترجمہ: حضرت ربعی بن جراش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے فرمایا "مجھ پر جھوٹ مت باندھو اس لیے کہ جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ آگ میں داخل ہوگا۔

ترجمہ کی زبان سادہ اور عام فہم ہے۔کتاب میں احادیث کا متن اور ترجمہ دو کالموں میں ایک دوسرے کے بازو دیے گئے ہیں جس کی وجہ سے قاری ترجمہ کے ساتھ متن کا بھی مطالعہ کرسکتا ہے۔ترجمہ میں اردو کے روزمرہ اور محاورے کا بہترین استعمال کیا گیا ہے۔مثال کے طور مذکورہ بالا حدیث میں عربی کی ایک ترکیب **کذب علیٰ** دو مرتبہ استعمال ہوئی ہے مترجم نے اس کے لیے ایک بار جھوٹ باندھنا اور دوسری مرتبہ جھوٹ منسوب کرنا کی ترکیب استعمال کی ہے۔جس سے زبان پر مترجم کی گرفت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(۵) نفع المسلم شرح صحیح المسلم

ترجمہ	مترجم وشارح	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
نفع المسلم شرح صحیح المسلم	مولانا اکرام علی بھاگلپوری	زمزم پبلشرز پاکستان	مئی 2012ء

'نفع المسلم شرح صحیح المسلم' نام کی اس کتاب کا اردو ترجمہ اور شرح مولانا اکرام علی بھاگلپوری نے کیا ہے۔ جسے مکتبہ زمزم پبلشرز پاکستان نے مئی 2012 میں شائع کیا۔ متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: ''عن جابرؓ قال اتیٰ النبیﷺ النعمان بن قوقل فقال: یا رسولﷺ ارایت اذا صلیت المکتوبة وحرمت الحرام و احللت الحلال أأدخل الجنة فقال النبیﷺ نعم''.

نمونۂ ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ آں حضرتﷺ کی خدمت میں نعمان بن قوقل آئے اور عرض کیا یا رسولﷺ فرمایئے کہ جب میں فرض نماز ادا کروں اور حرام کے ساتھ حرام کا معاملہ کروں اور حلال کے ساتھ حلال کا معاملہ کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آپﷺ نے فرمایا ہاں۔

ترجمہ جدید اسلوب اور انداز میں کیا گیا ہے۔ اس کی زبان بھی عام فہم ہے۔ دور جدید میں احادیث کے پیغام کو عام کرنے کے مقصد سے جو ترجمے کیے جارہے ہیں یہ بھی انہی میں سے ایک ہے اس لیے اس میں ترجمے کی زبان اسی مناسبت سے استعمال کی گئی ہے۔

(٦) تحفۃ المنعم شرح اردو صحیح المسلم

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
تحفۃ المنعم شرح اردو صحیح المسلم	مولانا فضل محمد صاحب یوسف زئی	مکتبہ اویس قرنی، کراچی	ستمبر 2012ء

'تحفۃ المنعم شرح اردو صحیح المسلم' مولانا فضل محمد صاحب یوسف زئی کا ترجمہ اور شرح ہے۔اس کی زبان جدید اور اسلوب بھی عصری ہے۔اس کتاب کو مکتبہ اویس قرنی، کراچی نے ستمبر 2012ء میں شائع کیا ہے۔متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: ''**عن جابرؓ قال اتیٰ النبیﷺ النعمان بن قوقل فقال: یا رسولﷺ ارایت اذا صلیت المکتوبة وحرمت الحرام و احللت الحلال أأدخل الجنة فقال النبیﷺ نعم**''.

نمونۂ ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبیﷺ کے پاس نعمان بن قوقل تشریف لائے اور عرض کیا یا رسولﷺ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں فرض نماز کی ادائیگی کرتا رہوں اور حرام کو حرام سمجھتا رہوں اور حلال کو حلال جانوں کیا میں جنت میں داخل ہوں گا؟ فرمایا نبی اکرمﷺ نے، کہ ہاں!۔

ترجمہ سلیس اور عام فہم ہے۔ترجمے میں توضیح اور تشریح کے لیے قوسین اور واوین کا استعمال کیا گیا ہے۔یہ اور اس سے پہلے درج کردہ ترجمے کی اشاعت تقریباً ایک ہی وقت میں ہوئی ہے۔اس لیے دونوں کی زبان بھی تقریباً ایک جیسی ہے۔مذکورہ بالا حدیث کے ترجمے کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ سابقہ ترجمے میں مترجم نے 'معاملہ کروں' کی ترکیب استعمال کی ہے جب کہ یہاں مترجم نے 'سمجھتا رہوں' یا 'جانوں' کے الفاظ استعمال کیے ہیں جو زیادہ آسان اور عام فہم ہیں۔

(۷) صحیح مسلم اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
صحیح مسلم اردو	پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمود	دارالعلم۔ ممبئ	2016ء/ پانچ جلد

'صحیح مسلم اردو' جناب پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمود کا اردو ترجمہ وشرح ہے جو زمانی اعتبار سے سب سے جدید ہے۔ اسے دارالعلم ممبئ نے 2016ء میں 5 جلدوں میں شائع کیا۔ اس کی زبان جدید اور اسلوب نیا ہے۔ متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **''عن جابرؓ قال اتیٰ النبیﷺ النعمان بن قوقل فقال: یا رسولﷺ ارایت اذا صلیت المکتوبة وحرمت الحرام و احللت الحلال أأدخل الجنة فقال النبیﷺ نعم''۔**

نمونۂ ترجمہ: ابو معاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو سفیان سے اور انھوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کی، رسولﷺ کے پاس نعمان بن قوقل آئے اور کہا اے اللہ کے رسولﷺ! آپ کیا فرماتے ہیں کہ جب میں فرض نماز ادا کروں، حرام کو حرام اور حلال کو حلال سمجھوں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ نبیﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔

ترجمہ آسان اور عام فہم ہے۔ ترجمہ میں سند حدیث کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس ترجمے میں سابقہ دو ترجموں کے بالمقابل جملے کی ترکیب کو اور بھی آسان کیا گیا ہے اور پورے مفہوم کو ایک ہی جملے میں بیان کر دیا گیا ہے۔ 'حرام کو حرام سمجھوں اور حلال کو حلال جانوں' کے بجائے 'حرام کو حرام اور حلال کو حلال سمجھوں' کے مرکب فقرے سے بات کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور تکرار سے احتراز کیا گیا ہے۔

(۸) انعامات المسلم ترجمہ صحیح مسلم

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
انعامات المسلم	مولانا محبوب احمد	مکتبہ رحمانیہ، لاہور	دوجلد، تاریخ نہیں

'انعامات المسلم' کے نام سے صحیح مسلم کا یہ ترجمہ مولانا محبوب احمد نے کیا اور اس کی شرح ہے بھی لکھی۔ اسے مکتبہ رحمانیہ لاہور نے دو جلدوں میں شائع کیا۔ کتاب پر سن اشاعت درج نہیں۔ ترجمہ کی زبان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمہ زیادہ قدیم نہیں ہے۔ اندازہ ہے کہ یہ ترجمہ آزادی کے بعد کیا گیا ہوگا۔ متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **حدثنا ابوبکر ابن ابی شیبة حدثنا یحی بن ابی بکیر عن ابراهیم بن طهمان حدثنی سماک بن حرب عن جابر ابن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا اعرف حجراً بمکة کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفه الآن.**

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں کہ جو مکہ مکرمہ میں میرے مبعوث ہونے سے پہلے (یعنی اعلان نبوت سے قبل) مجھ پر سلام کیا کرتا تھا میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

ترجمہ میں آسان اور عام فہم زبان کا استعمال کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مزید تفہیم کے لیے قوسین کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث کے ترجمے میں 'مبعوث ہونے سے پہلے' کے فقرے کی مزید وضاحت کے لیے 'اعلان نبوت سے قبل' کا جملہ قوسین میں بڑھا دیا گیا ہے۔

(۹) تفہیم المسلم شرح صحیح المسلم

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
تفہیم المسلم	مولانا فضل الرحمٰن ہلال عثمانی	کتب خانہ ہاشمیہ	سن اشاعت: نہیں 22اجزاء

تفہیم المسلم کے نام سے مولانا فضل الرحمٰن ہلال عثمانی نے مسلم شریف کا اردو ترجمہ کر کے اس کی شرح لکھی ہے جسے کتب خانہ ہاشمیہ پاکستان نے 22اجزاء میں شائع کیا ہے۔کتاب میں سن اشاعت درج نہیں لیکن ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آزادی کے بعد ماضی قریب کیا گیا ہے۔متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن عثمانؓ عن النبیﷺ قال"من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنة".**

نمونہ ترجمہ: حضرت عثمان روایت کرتے ہیں کہ رسولﷺ نے فرمایا جو شخص اس یقین کی حالت میں مرا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ جنت میں جائے گا۔ (جز ۲،ص:۱۷۹)

یہ ترجمہ نہایت اور آسان ہے۔جس کی وجہ سے مقصود ترجمہ میں کامیابی بآسانی تکمیل ہوسکتی ہے۔اس کی زبان جدید ہے۔

(۱۰) شرح صحیح مسلم

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
آغاز ترجمہ: 1978ء کل صفحات: 1740	فرید بک اسٹال لاہور	مولانا غلام رسول سعیدی	شرح صحیح مسلم

شرح صحیح مسلم کے نام سے مولانا غلام رسول سعیدی نے 1978ء سے ترجمہ کا آغاز کیا تھا جس کی اشاعت فرید بک اسٹال لاہور نے کی۔ کتاب 1740 صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب میں سن اشاعت درج نہیں لیکن مترجم کے ابتدائیہ سے سن ترجمہ کا علم ہوتا ہے کہ انہوں نے 1978 میں اس ترجمہ کا آغاز کیا تھا۔ ترجمے کی تکمیل اور اشاعت کب ہوئی اس کا ذکر کتاب میں نہیں ہے۔ ترجمہ سے آغاز کے سن سے یہ تو معلوم ہوا کہ ترجمہ ماضی قریب ہی میں کیا گیا تھا۔ کتاب سے ایک حدیث اور اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

متن حدیث: **عن ابی هریرةؓ أم رسول ﷺ قال اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولک الحمد فانه من وافق قوله قول الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه.**

نمونہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت امام **سمع الله لمن حمده** کہے تو تم **اللهم ربنا ولک الحمد** کہو جس کا یہ قول فرشتوں کے قول کے مطابق ہو جائے گا اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (ص: ۲۰۷)

ترجمے کی زبان آسان اور عام فہم ہے۔ ترجمے کے دوران زائد از متن کو قوسین میں پیش کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث کے ترجمے میں لفظ 'پچھلے' کے بعد 'صغیرہ' کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے جو کہ متن میں نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اصطلاحی مقولوں کو من و عن ہو بہو نقل کر دیا گیا ہے ان کا ترجمہ ضروری نہیں سمجھا گیا ہے۔

(۱۱) صحیح مسلم اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
صحیح مسلم اردو	مولانا عبدالدائم جلالی	حمیدیہ پریس دھلی	سن اشاعت: نہیں جلد: 2 صفحات: 996

'صحیح مسلم اردو' نامی یہ ترجمہ حدیث کے مشہور مترجم مولانا عبدالدائم جلالی نے کیا ہے۔ آپ کا شمار بھی کتب ستہ کے مترجمین میں ہوتا ہے۔ مولانا عبدالدائم جلالی کی زبان بڑی سلیس اور عام فہم ہوتی ہے۔ حمیدیہ پریس دہلی نے دو جلدوں میں اسے شائع کیا۔ کتاب 996 صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب پر سن اشاعت کا ذکر نہیں ہے۔ کتاب میں ترجمہ کی زبان اور آپ کے دیگر تراجم کے عہد سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمہ آزادی سے قبل کیا گیا ہوگا۔ متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **قال رسول ﷺ "آیة المنافق ثلاث اذا حدث کذب، واذا اؤتمن خان، و اذا وعد اخلف، واذاخاصم فجر".**

نمونۂ ترجمہ:۔ رسول ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

ترجمہ عام فہم اور سلیس ہے۔ جس کی بناء مقصود ترجمہ حاصل ہو رہا ہے۔ جملوں کی ترتیب اور لفظیات کا استعمال جدید انداز میں ہے۔

❁❁❁

امام ابوداؤدؒ

(817ء-888ء)

نام ونسب:

ابوداؤدسلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی ہے۔آپ کے جداعلیٰ عمرآن جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھےاوراسی میں شہید ہوے۔

ولادت:

سن 202ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔بچپن ہی سے آپ میں ذہانت وفطانت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ابتداً آپ نے اپنے علاقے کے علماء سے استفادہ کیا بعدازاں ملک عراق،شام،مصر،حجاز وغیرہ کا علمی سفربھی کیا۔دوران سفرآپ نے ان علاقوں کی تہذیب وثقافت کا جائزہ لیااوراس پر باریک بینی سے غوروفکر کیا۔آپ کےاس تجزیےاورغوروفکر کااثرآپ کی کتاب میں بھی نمایاں ہے۔

اساتذہ کرم:

مشہور محدث حافظ ابن حجرعسقلانیؒ کا کہنا ہے کہ''سنن ابوداود'' وغیرہ میں آپ کے معروف اساتذہ کی تعداد تین سو کے قریب ہے۔ان میں امام احمد بن حنبلؒ،یحیٰ بن معین،اسحاق ابن راہویہؒ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔اور یہ سب امام صاحب کی سربلندی اورعظمت کی شاندارسند ہیں۔

تلامذہ:

حصول علم کےفوری بعدآپ عین عنفوان شباب میں ہی مسند تدریس پر فائز ہوگئے۔اور ساتھ ہی انتخاب حدیث اورتالیف کاعمل بھی شروع کردیا۔آپ کے شاگردوں میں امام ترمذیؒ،امام نسائیؒ،محمد بن نصرؒ قابل ذکر ہیں۔

امام ابوداود کاعلمی وقارومرتبہ:

(۱)امام ابراہیم حربیؒ نے کہا''امام ابوداود کے لئے حدیث ایسے ہی نرم کردی گئی تھی جیسے سیدنا داؤدعلیہ السلام کے لئے لوہا''۔

(۲)جناب موسیٰ ہارون کا قول ہے کہ''امام ابوداود دنیامیں حدیث کیلئے اورآخرت میں جنت کیلئے پیدا کیے

گئے تھے اور میں نے (علم ومرتبہ میں) ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا''۔

(۳) امام ابوحاتم بن حبانؒ کا کہتے ہیں ''امام ابوداود اپنے علم، تفقہ، حفظ، عبادت، ورع اور پختگی علم میں یگانہ روزگار تھے۔ انہوں نے احادیث جمع کیں، کتب تصنیف کئے، اور سنت رسول ﷺ کا کامل دفاع کیا''۔

امام صاحب کی دیگر چند تصانیف:

(۱) مسائل احمد (۲) الناسخ والمنسوخ (۳) کتاب الزھد (۴) دلائل النبوۃ (۵) کتاب القدر (۶) الآداب الشرعیۃ وغیرہ

وفات:

امام ابوداود اپنی زندگی کی تہتر 73 بہاریں دیکھنے کے بعد 15 شوال 275ھ کو بصرہ شہر میں وفات پائی اور امام ابوسفیان ثوری کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ اللھم اغفرلہ ارحمہ

سنن ابوداؤد اور اس کی امتیازی خصوصیات

سنن کی تعریف:

علماء حدیث کی اصطلاح میں ''سنن'' اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احکام کی احادیث کتاب الطھارۃ سے کتاب الوصایا تک فقہی ترتیب سے جمع کی گئیں ہوں۔

زمانۂ تالیف:

آپ مقام ''طرسوس'' جنوب ترکی میں تقریبا بیس سال رہے اسی دوران آپ نے اپنی سنن ترتیب دی تھی۔ کتاب کی تالیف کے بعد مروجہ زمانے کے تحت اپنی کتاب اپنے استاد امام احمد بن حنبلؒ کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے پسند کیا اور خوب تعریف کی۔

سنن ابوداود پر ائمہ کے اقوال وتاثرات:

(۱) ابن الاعرابیؒ کا قول ہے ''اگر کسی شخص کے پاس قرآن مجید کے ساتھ یہ کتاب موجود ہو تو اسے ان کے بعد کسی اور علم کی قطعا کوئی ضرورت نہیں''۔

(۲) علامہ سبکیؒ کہتے ہیں ''فقہائے کرام سنن ابوداود اور ترمذی کے لئے لفظ 'الصحیح' بلا جھجک استعمال کرتے ہیں۔

سنن ابوداود کی امتیازی خصوصیات:

(۱) کتاب فقہی انداز پر مرتب کی گئی ہے۔ابواب کے عناوین مختصر جامع اور واضح ہیں۔

(۲) احادیث عموما دو یا دو سے زائد اسنید سے بیان کی ہیں۔اور ہر سند میں کوئی دقیق نکتہ یا ایسے خاص الفاظ ہوتے جو اہل علم کے لئے افادۂ علمی کا باعث ہوتے۔

(۳) غیر معروف مقامات کا بھی تعارف فرماتے۔

(۴) مشکل الفاظ کے معانی موقع بموقع بیان کئے ہیں۔

(۵) حسب ضرورت احادیث کا پس منظر بھی بیان کیا گیا ہے۔

(٦) اہم مسائل میں فقہی اختیارات میں صحابہؓ، تابعینؒ اور دیگر ائمہ کے نام شمار کرتے ہیں۔

(۷) انتہائی ضعیف احادیث کی وضاحت کرتے ہیں۔

تراجم و شروحات:

عربی زبان میں اس کتاب کے اب تک دسیوں شروحات لکھی جاچکی ہیں۔اور دنیا کی کئی زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں۔زیر بحث مقالہ میں اس کے اردو تراجم پر تحقیق کی گئی ہے۔دوران تحقیق کے سنن ابوداود کے دس اردو تراجم دستیاب ہوئے جن کی تفصیل اگلے صفحات میں پیش کی جارہی ہے۔

تراجم سنن ابوداؤد

(۱) ترجمہ سنن ابی داؤد

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
ترجمہ سنن ابی داؤد	مولانا عبدالأول	حمیدیہ پریس دھلی	سن طباعت: 1950ء جلد: 2 صفحات: 1060

'ترجمہ سنن ابوداؤد' نامی یہ اردو ترجمہ مولانا عبدالاوّل غزنوی نے کیا ہے۔ اس ترجمہ کو حمیدیہ پریس دہلی نے دو جلدوں میں سن 1950ء میں شائع کیا تھا۔ کتاب 1060 صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک حدیث کا متن اور اس کا اردو ترجمہ بطور مثال ذیل میں پیش کیا جارہا ہے:

متن حدیث: **عن أنس رضى الله عنه قال : كان النبى ﷺ يتوضأ باناء يسع رطلين ويغتسل بالصاع. (كتاب الطهاره)**

نمونۂ ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ ایسے برتن سے وضو کرتے تھے جس میں دو رطل پانی آتا تھا اور ایک صاع سے وضو فرماتے تھے۔ (جلد اول: ص: ۱۵)

ترجمہ کے طرز سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں فقہی رنگ نمایاں ہے۔ ترجمے میں بعض عربی اصطلاحات کو من وعن نقل کر دیا گیا ہے۔ جیسے 'رطل' اور 'صاع' وغیرہ۔ اردو میں اس کی وضاحت بھی نہیں کی گئی ہے جب کہ قوسین میں اس کی تفہیم کی گنجائش تھی۔ یہ دو اصطلاحیں پیمائش کی اکائیاں ہیں۔

(۲) سنن ابوداؤد

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
سنن ابوداؤد	مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری	فرید بک ڈپو اسٹال لاہور	سن اشاعت: 1985ء جلد:3

سنن ابوداؤد کا مذکورہ ترجمہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری نے کیا ہے۔مولانا عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری کا شمار بھی کتب ستہ کے مترجمین میں ہوتا ہے۔آپ کی زبان بہت عمدہ اور عام فہم ہے۔اس ترجمہ کو فرید بک اسٹال لاہور نے 1985ء میں 3 جلدوں میں شائع کیا۔متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث:عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ ـ''عشر من الفطرة : قص الشارب،واعفاء اللحية،والسواک،والاستنشاق بالماء ،وقص الأظفار،وغسل البراجم ،ونتف الابط ،وحلق العانة،وانتقاص الماء ''

نمونۂ ترجمہ: رسول ﷺ نے فرمایا دس باتیں پیدائش سنت ہے۔یعنی موچھیں کترانا، داڑھی بڑھانا،مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخون کاٹنا،انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا،بغل کے بال اکھاڑنا،موے زیر ناف مونڈنا، پانی کے ساتھ استنجاء کرنا،(جلد اول:۷۸)

مولانا عبدالحکیم شاہ جہاں پوری نے بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ترجمے میں زبان و بیان کی باریکیوں اور اردو کے روزمرہ اور محاوروں کا بھی حتی الامکان خیال رکھا گیا ہے۔

(۳) خیرالمعبود شرح اردو سنن ابوداؤد

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
خیرالمعبود شرح اردو سنن أبوداؤد	مقدمہ از: افادات مولانا صوفی محمد سرور، (وفاقی نصاب)	ادارۂ تالیفات اشرفیہ ،ملتان پاکستان،	تاریخ اشاعت: 1428ھ، 2007ء

'خیرالمعبود شرح اردو سنن أبوداؤد' نام سے یہ ترجمہ وفاق المدارس پاکستان کی نصاب کمیٹی نے کیا ہے۔ کتاب پر مترجم کی وضاحت نہیں ہے۔ البتہ اس ترجمہ میں مولانا صوفی محمد سرور کے افادات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس ترجمے کو ادارۂ تالیفات اشرفیہ ملتان نے سن 2007 میں شائع کیا۔ متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول ﷺ اذا دعی احدکم الی الولیمة فلیاتھا.**

نمونۂ ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول نے فرمایا جب تم سے کوئی کسی کو ولیمہ کی طرف بلایا جائے تو وہ اس میں جائے۔

اس مجموعے میں سند حدیث کا ترجمہ نہیں ہے۔ بس صحابی سے روایت کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ترجمہ میں بالعموم دور حاضر کی زبان و بیان اور اسلوب کا استعمال کیا ہے۔ عام روایت کے مطابق پہلے متن حدیث اور اس کے نیچے اس کا ترجمہ دیا گیا ہے۔

عرض ناشر میں جناب محمد اسحاق رقم طراز ہیں:

''احادیث کا عربی متن عربی خط میں بمع اعراب دیا گیا ہے۔ اور آسان عام فہم ترجمہ کے بعد جامع تشریح ذکر کی گئی ہے۔'' (عرض ناشر کتاب مذکورہ)

(۴) الدر المنصور علی سنن ابوداؤد

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
الدر المنصور علی سنن ابوداؤد	افادات درسیہ حضرت مولانا محمد عاقل	مکتبہ الشیخ، کراچی پاکستان	اشاعت دوم: 2008ء جلد:6

'الدر المنصور علی سنن ابوداؤد' نامی یہ کتاب مولانا محمد عاقل کے دروس کو ترتیب دے کر تیار کی گئی ہے۔اسے مکتبہ الشیخ، کراچی نے دوسری اشاعت 2008ء میں ہوئی اس کی 6 جلدیں ہیں ۔کتاب کی پہلی اشاعت کب ہوئی اس کا ذکر اس دوسری اشاعت میں نہیں ہے ۔لیکن کتاب میں ضمیمہ کے نام سے مولانا عبدالرشید نعمانی صاحب کا مولانا محمد عاقل صاحب کے نام جو خط ہے، جس میں انہوں نے اس کتاب کے موصول ہونے کا ذکر کیا ہے، اس میں انہوں عبدالرشید نعمانی صاحب نے کتاب کے وصول ہونے کی جو تاریخ لکھی ہے وہ 11 رمضان 1413ھ ہے عیسوی کیلنڈر کے حساب سے یہ تاریخ مارچ 1993 ہوگی۔اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کتاب کا پہلا ایڈیشن مارچ 1993 سے قبل شائع ہو چکا تھا۔(بحوالہ کتاب مذکور، ص ۲)۔کتاب میں شامل ترجمے کا نمونہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن مغیرہ بن شعبة أن النبی ﷺ کا اذا ذهب المذهب أبعد.**

نمونہ ترجمہ: آپ ﷺ جب قضاء حاجت کے لیے جاتے تو یہ دوری اختیار فرماتے یعنی آبادی اور لوگوں سے۔

اس کتاب میں متن موجود نہیں ہے۔بس قولہ قولہ کے لیے الفاظ حدیث کا اشارہ ہے اور معا اس کا ترجمہ وشرح پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب باقاعدہ ابوداؤد کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ یہ شرح کی کتاب ہے۔ بین السطور ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔اس شرح کے اندر موجود متن کے ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ نحوی وصرفی باریکیوں سے ترجمہ میں جو فرق پیدا ہوتا ہے اس کی بھی توضیح کی گئی ہے۔

(۵)سنن ابوداؤد اردو ترجمہ

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
2006ء	مکتبہ دارالسلام لاہور	ابوعمار عمر فاروق سعیدی	سنن ابوداؤد (اردو ترجمہ)

سنن ابوداؤد (اردو ترجمہ) ابوعمار عمر فاروق سعیدی کا کیا ہوا ترجمہ ہے۔ یہ ترجمے کو مکتبہ دارالسلام لاہور نے 2006ء میں شائع کیا۔اس کا ایک ایڈیشن سن 2015ء میں دارالعلم ممبئی نے بھی شائع کیا۔کتاب میں تحریر کردہ عرض مترجم کے مطابق ابوعمار فاروق سعید نے یہ ترجمہ ستمبر 2005 میں مکمل کیا۔انہوں نے ترجمے کے مقصد اور ترجمے کی نوعیت کے متعلق بھی بیان کیا ہے۔ترجمے کے متعلق انہوں نے عرض مترجم کے تحت اس طرح وضاحت کی ہے:

> اس عمل میں بنیادی نکات یہ تھے (1) ترجمہ سلیس اردو زبان میں ہو (2) عربی متن کے قریب ہو (3) صحیح احادیث کے آخر میں اختصار سے فوائد و مسائل کی نشاندہی کی جائے۔(4) فقہی قیل وقال سے بچتے ہوئے براہ راست ارشادات نبویہ سے سراب و مستنیر ہونے میں اپنے قارئین کی مدد کی جائے۔ (بحوالہ عرض مترجم،کتاب مذکورہ)

کتاب میں شامل حدیث اور اس کے اردو ترجمے کا نمونہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **حدثنا محمد بن یحیی بن فارس قال: حدثنا صفوان بن عیسی عن الحسن بن ذکوان، عن مروان اصفر قال: رائت ابن عمر اناخ راحلته مستقبل القبلة ثم جلس یبول الیها، فقلت: یا ابا عبدالرحمٰن ! الیس قد نهی عن هذا؟ قال: بلی انما نهی عن ذلک فی القضاء ، فاذا کان بینک و بین القبلة شئی یسترک فلاباس.**

نمونۂ ترجمہ: مروان اصفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری قبلہ رخ بٹھائی اور پھر اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگے۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن ! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں کھلی

فضا میں اس سے روکا گیا ہے، مگر جب تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (کتاب الطہارہ حدیث نمبر 11)

مکتبہ دارالسلام ریاض نے کتب احادیث کے تراجم کا ایک پروجیکٹ شروع کیا ہے۔ اس کے تحت صحاح ستہ کی تمام کتابوں کے اردو ترجمہ کا کام انجام دیا گیا۔ اس میں جدید اسلوب اور جدید اصولوں کے مطابق اردو ترجمہ کا کام کیا گیا ہے۔ ترجمہ ملاحظہ کریں تو یہ بات اظہر من الشّمس ہو جاتی ہے کہ انہوں نے جس مقصد کے تحت یہ ترجمہ کیا ہے اس کا خیال ترجمے کے دوران رکھا گیا ہے۔ آسان اور عام فہم زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ کتاب میں بعض مقامات پر زائد از متن والی باتوں کو قوسین میں پیش کیا گیا ہے۔ اصل متن میں مکمل سند موجود ہے لیکن ترجمہ میں مکمل سند کو پیش نہیں کیا گیا ہے۔ ترجمہ میں سلاست اور روانی پائی جاتی ہے۔

(٦) انعام المعبود لطالبات سنن ابوداوٗد

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
انعام المعبود لطالبات سنن ابوداوٗد	مترتب: مولانا محبوب احمد	مکتبہ العلم، لاہور پاکستان	درج نہیں

'انعام المعبود لطالبات سنن ابوداوٗد' نامی یہ ترجمہ وفاق المدارس کی طالبات کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ وفاق المدارس پاکستان میں علوم اسلامیہ کا ایک حکومتی ادارہ ہے جس میں کتب احادیث میں بعض منتخب کتب (ابواب) شامل نصاب ہیں۔ یہ شروحات وتراجم اسی سلسلے کی اہم کڑی ہیں۔ اس کے مرتب مولانا محبوب احمد ہے اور اس ترجمہ کو مکتبہ العلم، لاہور نے شائع کیا۔ کتاب پر سن اشاعت درج نہیں۔ لیکن گمان غالب ہے کہ یہ ترجمہ آزادی کے بعد کا ہے۔ حدیث کا متن اور ترجمہ کا نمونہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **حدثنا القعنبی عن مالک عن نافع عن عبدالله ابن عمر أن رسول قال اذا دعی أحدکم الی الولیمة فلیأتها۔**

نمونۂ حدیث: قعنبی، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آں حضرتﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کسی کو دعوت ولیمہ کے لے بلایا جائے تو اس دعوت میں حاضر ہونا چاہیے۔

یہ کتاب طالبات کے لیے ترتیب دی گئی شرح ابوداوٗد ہے۔ اس میں متن پوری سند کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ جب کہ ترجمہ میں بھی اس بات کا خیال رکھا گیا ہے۔ ترجمہ بالکل آسان اور عام فہم انداز میں کیا گیا ہے۔

(۷) سنن ابوداؤد

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
سنن أبوداؤد	مولانا عبدالدائم جلالی	حمیدیہ پریس، دہلی	سن ترجمہ،1936ء جلد:2 صفحات:1144

سنن ابوداؤد کا یہ ترجمہ مولانا عبدالدائم جلالی نے 1936 میں کیا تھا۔اس کا شمار سنن ابوداؤد کے ابتدائی اردو تراجم میں ہوتا ہے۔مولانا عبدالدائم جلالی کی زبان نہایت سلیس اور عام فہم ہے۔حمیدیہ پریس دہلی نے اس ترجمہ کو 2 جلدوں میں شائع کیا۔کتاب 1144 صفحات پر مشتمل ہے۔کتاب پر سن اشاعت درج نہیں ہے لیکن آپ کے دیگر تراجم کی طرح یہ ترجمہ بھی پہلی بار آزادی سے قبل شائع ہوا ہوگا۔متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث:**عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول ﷺ ان اللہ تعالیٰ یقول "یؤذینی ابن آدم،یسب الدھر،وأنا الدھر،أقلبھا کیف یشاء".**

نمونہ ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے وہ زمانے کو برا کہتا ہے۔حالاں کہ میں ہی زمانہ ہوں میرے ہی ساتھ میں سب کچھ بنے۔اور میں ہی دن رات بدلتا رہتا ہوں۔

(جلد۲،ص:۱۱۰۵)

ترجمہ نہایت سلیس اور رواں ہے۔ترجمہ میں مفہوم کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔کہیں کہیں متن کے الفاظ سے مفہوم اخذ کر کے ترجمہ کردیا گیا ہے۔مثال کے طور پر مذکورہ بالا حدیث کے درمیانی فقرے 'انا الدھر' کے ترجمے میں 'میں ہی زمانہ ہوں' کے ساتھ 'میرے ہی ساتھ میں سب کچھ بنے' کے الفاظ زائد ہیں اور اس کے آخری فقرہ میں 'دن رات' کے الفاظ موجود نہیں ہیں لیکن ترجمے میں 'دن رات' کا اضافہ کردیا گیا ہے۔اس طرح ترجمہ میں مفہوم کی ترسیل پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔

(۸) سنن ابی داوٗد

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
سنن ابی داوٗد	عبدالرحمٰن بن عبدالجبار الفریوائی	فریوائی اکیڈمی، دہلی	جلد:4 صفحات:939

سنن ابی داوٗد کا یہ ترجمہ وشرح عبدالرحمٰن بن عبدالجبار الفریوائی نے کیا ہے۔اس کی زبان جدید اور طرز اسلوب نیا ہے۔اور تخریج جدید ہے۔ جسے فریوائی اکیڈمی، دہلی نے 4 جلدوں میں 939 صفحات میں شائع کیا۔سن اشاعت درج نہیں۔لیکن تحقیق وتخریج اور طرز ترجمہ کی بنیاد پر یہ رائے قائم کی جاسکتی ہے کہ یہ بالکل ماضی قریب کا ترجمہ ہے۔متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن مغیرہ بن شعبة أن النبیﷺ کا اذا ذهب المذهب أبعد.**

نمونہ ترجمہ: مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ جب قضائے حاجت (یعنی پیشاب اور پاخانہ) کے لیے جاتے تو دور تشریف لے جاتے تھے۔

یہ ترجمہ بالکل نئے طرز پر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مجلد نہیں ہے بلکہ PDF اور یونیکوڈ کی شکل میں انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔زائد از متن باتیں قوسین میں بتائی گئی ہیں۔جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث کے ترجمے میں ہم دیکھ سکتے ہیں۔یہ ترجمہ دارالسلام کے ترجمہ سے قریب والا ترجمہ ہے۔اسے جدید دور میں ترجمہ حدیث کی اچھی اور بہترین مثال کہا جاسکتا ہے۔

(۹) فلاح و بہبود شرح اردو سنن ابوداؤد

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
فلاح و بہبود شرح اردو سنن اُبوداؤد	شارح مولانا محمد حنیف گنگوہی	مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان	درج نہیں جلد:2

فلاح و بہبود شرح اردو سنن اُبوداؤد وفاق المدارس میں شامل نصاب سنن ابوداؤد کی اردو شرح ہے جسے مولانا محمد حنیف گنگوہی نے پیش کیا ہے۔اور ادارہ نے اس ترجمہ کو مرتب کیا ہے۔مکتبہ امدادیہ ملتان نے 2 جلدوں میں اس کتاب کو شائع کیا ہے۔سن اشاعت درج نہیں۔لیکن ترجمہ کی زبان سادہ اور سلیس ہے۔متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن انس ابن مالک رضی الله عنه قال کان رسول الله ﷺ اذا دخل الخلاء .قال .اللهم انی اعوذبک من الخبث والخبائث.(کتاب الطهاره)**

نمونہ ترجمہ: مسدد بن مسرہد نے بسند حماد بن زید وعبدالوارث بواسطہ عبدالعزیز حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ جب پاخانہ تشریف لے جاتے تو حماد فرماتے ہیں کہ یوں فرماتے: اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث۔اور عبدالوارث کہتے ہیں کہ یوں فرماتے: اعوذ باللہ من الخبث والخبائث (یعنی میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطانوں اور چڑیلوں سے)

طباعت، کتابت اور ترجمہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ قدیم ہے۔اس میں سند کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ درمیان میں عربی الفاظ من وعن نقل کیے گئے ہیں جب ان عربی متون کا قوسین میں ترجمہ کیا گیا ہے۔قوسین کا استعمال جدید ترجمہ میں شامل ہے جب کہ ترجمہ کی زبان قدیم لگتی ہے۔

(۱۰)هدی المحمود ترجمہ سنن ابوداؤد

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
ھدی المحمود ترجمہ سنن ابوداؤد	مولانا وحیدالزماں	مطبع صدیقی لاہور	سن اشاعت: نہیں

'ھدی المحمود ترجمہ سنن ابوداؤد' کے نام سے کیا ہوا یہ ترجمہ سنن ابوداؤد کا پہلا اردو ترجمہ ہے جسے مولانا وحیدالزماں نے نواب صدیق حسن خان قنوجی کے حکم پر 1878ء میں شروع کیا اور 1879 میں مکمل کیا۔اس کی زبان اس دور کے اعتبار سے آسان اور عام فہم تھی۔اس ترجمہ کو مطبع صدیقی لاہور نے شائع کیا۔سن اشاعت درج نہیں لیکن ترجمہ کے آغاز اور اختتام کی تاریخ سے اس ترجمہ کی اشاعت کے زمانے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: **عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول ﷺ ''انما أنا لکم مثل الوالد أعلمکم،اذا أتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلة.ولا یستنجی بالید الیمنیٰ،او بأقل من ثلاثة أحجار،ولا یستنجی برجیع او عظم''.**

نمونہ ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تمھارے واسطے مثل باپ کے ہوں تم کو سکھاتا ہوں جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جاوے تو قبلہ کی طرف منہ کرے نہ پیٹھ کرے۔نہ استنجاء کرے داہنے ہاتھ سے۔اور آپ حکم کرتے تھے تین ڈھیلے لینے کا اور منع کرتے تھے گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے۔(جلد اول)

مولانا وحیدالزماں کا یہ ترجمہ اپنے وقت کا بہترین اور سلیس ترجمہ سمجھا جاتا ہے۔اردو متن کو آسان بنانے کی مکمل کوشش کی گئی ہے۔یہ لفظی اور آزاد ترجمہ کے درمیانی طرز کا ترجمہ ہے۔مثال کے طور پر مذکورہ بالا حدیث کے ترجمے میں جملوں کی ترتیب پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوسکتی ہے۔

امام ترمذیؒ کی سیرت

(824ء-892ء)

نام ونسب:

ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ ترمذی ہے۔آپؒ کی ولادت 209ھ میں بوغ نامی علاقہ میں ہوئی، جوکہ مقام''ترمذ'' کے مضافات میں واقع ہے۔ترمذی کی یہ ہی نسبت ہے۔آپؒ کی وفات بالاتفاق 279ھ میں ہوئی۔

تحصیل علم اور شیوخ:

امام ترمذیؒ نے پہلے اپنے علاقے کے اساتذہ سے علم حاصل کیا۔پھر طلب علم کی غرض سے حجاز،مصر، کوفہ، بغداد اور بصرہ کا دورہ کیا۔آپ کے اساتذہ میں وقت کے بڑے ائمہ جن میں امام بخاریؒ،امام مسلمؒ،امام ابوداودؒ شامل ہیں۔امام ترمذیؒ کو ہر استاذ قدر کی نگاہ سے دیکھتا۔امام بخاریؒ نے آپ کے متعلق کہا کہ''تم نے مجھ سے جتنا حاصل کیا میں نے اس سے زیادہ تم سے حاصل کیا ہے''۔علاوہ ازیں امام بخاری نے بعض احادیث آپ سے روایت بھی کی ہیں۔قدرت نے آپ کو غضب کا حافظہ عطا کیا تھا۔آپ نے زاہدانہ زندگی گزاری۔ اپنے زمانے میں آپ اس وصف سے مشہور تھے۔امام ذہبیؒ نے لکھا ہے:''خوف الٰہی سے آپ کے اشک نہ تھمتے تھے۔کثرت بکاء سے آنکھیں بے نور ہوگئیں۔''(سیر اعلام النبلاء)

شاگرد:

آپ کے شاگردوں میں ابوحامد احمد بن عبداللہ مروزی،ہثیم بن کلیب شامی،احمد بن یوسف نسفی،ابو حارث اسعد بن حمدویہ، داؤد بن نضر،عبداللہ بن محمد الغرض خلق کثیر نے آپ سے علم حاصل کیا۔

امام ترمذی کا مقام ومرتبہ:

امام ترمذیؒ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن میں بلا کا حافظہ تھا۔آپ صحت وسقم کے حوالے سے علم حدیث اور جرح وتعدیل میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔جانچ پڑتال کا ملکہ بدرجہ اتم موجود تھا۔

ابوسعید ادریسی فرماتے ہیں:

''ابوعیسیٰ(ترمذی)حافظے کے میدان میں بطور مثال پیش کیے جاتے تھے۔''(سیر اعلام النبلاء)

عمر بن عتاکؒ فرماتے ہیں:

''امام بخاریؒ نے وفات کے بعد امام ترمذیؒ جیسا خراسان میں اور کوئی نہ چھوڑا جو علم، حفظ، خشوع و خضوع میں آگے ہو۔'' (سیر اعلام النبلاء)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ کہتے ہیں:

''امام مشہور امام ثقہ، حافظ، قابل یقین اور متفق علیہ آدمی تھے۔'' (عرف الشذی)

تصانیف:

امام ترمذیؒ نے جامع الترمذی کے علاوہ شمائل ترمذی، کتاب العلل، الکبیر والصغیر، کتاب الزہد، کتاب التاریخ، اسماء الصحابہ، الاسماء والکنی، کتاب فی الاثار، کتاب فی التفسیر وغیرہ کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔

وفات:

امام ترمذیؒ ستر سال علوم وفنون کی خدمت کے بعد 279ھ میں اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔

جامع الترمذی اوراس کی امتیازی خصوصیت

امام ترمذی کی مایہ ناز تصنیف جامع الترمذی ہے جو کتب ستہ میں شامل ہے اہل علم نے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔علامہ ابن الأثیر فرماتے ہیں:

''جامع ترمذی اچھی کتاب ہے، فائدہ بہت زیادہ ہے اور حسن ترتیب میں پائیدار اور تکرار بہت کم پایا جاتا ہے۔''(جامع الاصول)

کسی شاعر نے جامع ترمذی کے بارے میں کہا ہے:

کتاب الترمذی ریاض علم جلت ازھارھا زھر النجوم

(جامع ترمذی علم کا ایسا باغیچہ ہے جس کی کلیاں روشن ستاروں کی طرح کھلیں)

علامہ ذہبی نے خود امام ترمذی سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ امام موصوف نے کہا:

''اس کتاب کو جب میں نے تصنیف کیا تو علماء حجاز، عراق اور خراسان سبھی کے سامنے اس کو رکھا۔سب کے سب خوش ہو گئے۔

تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے:

''جس کے گھر میں (جامع الترمذی) کتاب ہو گویا کہ اس کے گھر نبی ہے جو ہم کلام ہوتا ہے۔''

امتیازات جامع ترمذی:

علامہ شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ امام ترمذی کی تصانیف علم حدیث میں بہت زیادہ ہے ان سب میں عمدہ جامع ترمذی ہے، بلکہ یہ تمام تر کتب حدیث سے کئی ایک اعتبار سے نفیس ہے۔

(۱)اس کی ترتیب میں حسن اور تکرار بہت کم پایا جاتا ہے۔

(۲)مذاہب فقہاء کو مع اہل مذہب کے دلائل کے بیان کیا گیا ہے۔

(۳)انواع حدیث، صحیح، حسن، ضعیف، غریب اور معلل کا بیان بھی ملتا ہے۔

(۴)راویوں کے نام، القاب اور کنیتیں بھی ذکر کی گئی ہیں اور ساتھ ساتھ علم رجال کے متعلق مزید فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

جامع ترمذی کے تراجم

(۱) ترجمہ جامع الترمذی

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
ترجمہ جامع الترمذی	مولانا فضل حق دلاوری	نول کشور لکھنوء	سن اشاعت:1309ھ،1892ء جلد:2 صفحات:1198

’ترجمہ جامع الترمذی‘ مولانا فضل حق دلاوریؒ کا اردو ترجمہ ہے جو سن اشاعت کے اعتبار سے سب سے قدیم ترجمہ کہا جاسکتا ہے۔ جامع ترمذی کا اولین ترجمہ مولانا وحید الزماں کے بڑے بھائی مولانا بدیع الزماں نے کیا تھا۔لیکن اس کتاب پر سن اشاعت درج نہ ہونے کی وجہ سے اس سلسلے تراجم کے آخر میں بترتیب حرف تہجی شامل کیا گیا ہے۔مولانا فضل حق دلاوری کا شمار بھی مترجمین حدیث میں ہوتا ہے۔آپ نے امام شوکانیؒ کی کتاب ’’الفوئد المجموعہ فی احادیث الموضوعۃ‘‘ کا اردو ترجمہ کیا ہے جو مطبع صدیقی لاہور سے 1305ھ میں شائع ہوا ہے۔زیر بحث ترجمہ میں مترجم نے لفظی ترجمے کا طرز اختیار کیا ہے۔زبان بھی اپنے زمانے کی عکاس ہے۔اس ترجمہ کو مشہور زمانہ مطبع نولکشور پریس نے 1198 صفحات پر مشتمل دو جلدوں میں 1892ء میں شائع کیا ہے۔متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظ کریں۔

متن حدیث: **عن عقبة بن عامر قال قال رسول ﷺ ’’لو كان نبي بعدي لكان عمر بن الخطاب‘‘**

نمونۂ ترجمہ: عقبہ بن عامر سے کہا اس نے فرمایا آں حضرت نے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ضرور عمر بن خطاب ہوتا۔(جلد۲،ص:۵۶۳)

مولانا فضل حق صاحب نے لفظی ترجمہ کیا ہے۔جس کا فائدہ ہوا کہ قاری کو عربی زبان کا ٹھیک متبادل لفظ اردو میں معلوم ہو جاتا ہے۔مترجم نے مکمل سند کا ترجمہ نہیں پیش کیا ہے۔

(۲) جامع ترمذی اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
جامع ترمذی اردو	مولانا سید نائب حسین	شیخ غلام علی اینڈ سنس، لاہور	1963ء

جامع ترمذی اردو مولانا سید نائب حسین صاحب کا ترجمہ ہے۔اس کی زبان آسان اور عام فہم ہے۔اس ترجمہ کو شیخ غلام علی اینڈ سنس، لاہور نے 1963ء میں شائع کیا ہے۔حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ درجہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

متن حدیث: **سئل رسول اللہﷺ..والمجوس،فلا مجد غیر آنیتھم قال،فان لم تجدوا غیرھا فاغسلوھا بالماء،ثم کلوا فیھا واشربوا۔**

نمونہ ترجمہ: آں حضرت سے مجوسیوں کی ہانڈی میں کھانا پکانے کے لیے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ان کو مانجھ کر دھولو اور پاک کر کے پکا سکتے ہو۔

ترجمہ آسان فہم ہے۔مذکورہ بالا ترجمہ میں عربی لفظ ''ذی ناب'' کو من وعن نقل کر دیا گیا ہے۔جبکہ اس کا مطلب چیر پھاڑ کرنے والا جانور ہے۔

(۳) ربانی ترمذی شریف

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
1973ء	ربانی بک ڈپو، دہلی	نامعلوم	ربانی ترمذی شریف

ربانی ترمذی شریف کے مترجم کا نام کتاب میں درج نہیں ہے۔بعض تراجم کتب حدیث میں مترجم کا نام درج نہیں کیا جاتا تھا صرف ناشر یا طابع کا نام ہوتا تھا۔اسی طرح مذکورہ کتاب کی اشاعت میں بھی ربانی بک ڈپو، دہلی نے کتاب اپنے ہی نام سے شائع کی۔اس سلسلے میں بھی دوصورتیں ممکن ہیں ایک یہ کہ یا تو خود مترجم کا خود اپنا مطبع ہو جس سے انہوں اپنا ترجمہ شائع کیا ہو یا تو ناشر نے کسی مترجم سے اپنی ذمہ داری پر ترجمہ کروالیا ہو اور اس کا نام کتاب پر درج کرنا ضروری نہ سمجھا ہو۔اس ترجمہ کی اشاعت 1973ء میں ہوئی ہے۔ترجمے کی زبان آسان اور سلیس ہے،متن حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن انس بن مالکؓ قال قال رسول ﷺ "یکون بین یدی الساعة فتن کقطع اللیل المظلم مؤمنا ویمسی کافرا و یمسی مؤمنا و یصبح کافرا".**

نمونہ ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہیکہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت سے پہلے ایسے فتنے برپا ہونگے جیسے اندھیری رات کی تاریکی۔ایک شخص تو صبح کے وقت مسلمان ہوگا لیکن شام تک کسی فتنے میں مبتلا ہوکر کافر ہوجائے گا۔اسی طرح شام کو کوئی مسلمان ہوگا لیکن صبح کو کافر ہوگا۔

ترجمہ آزاد رواں اور سلیس ہے۔مترجم نے ترجمہ میں ایسی جان ڈالی کہ مزید تفہیم کی چنداں ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے۔

(۴) تقریر ترمذی

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ/ناشر	سن اشاعت مع جلد
تقریر ترمذی	مدرس: مولانا تقی عثمانی مرتب: محمد عبداللہ میمن	میمن اسلامک پبلیشر، کراچی	اپریل، 1999ء

تقریر ترمذی نامی یہ کتاب مولانا تقی عثمانی کے دروس ترمذی شریف کا مجموعہ ہے۔ اس میں متن حدیث کا ترجمہ اور شرح آپ ہی نے کیا ہے جنھیں جناب عبداللہ میمن صاحب نے مرتب کر کے کتاب کی شکل دی ہے۔ ترجمے اور تشری میں استعمال کردہ زبان اور اسلوب نیا ہے۔ اس ترجمہ کو میمن اسلامک پبلیشر، کراچی نے اپریل 1999ء میں شائع کیا۔ متن حدیث اور ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: عن ابن مسعودؓ قال "لعن رسول ﷺ اکل الربوٰ، و موکله وشاهديه و کاتبه"

نمونہ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سودی معاملہ کرنے والے اور سود کا معاملہ لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

ترجمہ کی زبان سادہ اور عام فہم ہے۔ ترجمہ کیوں کہ اصلاً درس و تقریر ہے اس لیے اس میں خطابت کی روانی پائی جاتی ہے۔ مرتب نے بہت اچھے انداز میں تقریر و تحریر کے قالب میں ڈھالا ہے۔

(۵)الدرس الشذی فی ترجمة جامع الترمذی

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ/ناشر	سن اشاعت مع جلد
الدرس الشذی فی ترجمة جامع الترمذی	صوفی محمد سرور	ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان	2005ء

الدرس الشذی فی ترجمة جامع الترمذی یہ ترمذی شریف کی اردو شرح ہے۔ ترجمہ حدیث اور شرح متن کے مقابلے میں باب حدیث پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ جس میں فقہی بحث کو مقدم رکھا گیا ہے۔ متن حدیث اور ترجمہ کہیں بھی علاحدہ سے لکھا نہیں گیا ہے۔ اسی وجہ سے اس میں کیے گئے ترجمہ حدیث پر بحث کی گنجائش نہیں ہے۔ کہیں کہیں ترجمہ بین السطور کیا گیا ہے، جسے سیاق وسباق سے جدا کرنا مشکل ہے۔ صوفی محمد سرور صاحب اس کتاب کے مصنف ہیں اور اسے ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان نے 2005ء شائع کیا ہے۔

(٦)المسک الذکی یعنی تقریر ترمذی

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ/ناشر	سن اشاعت مع جلد
المسک الذکی یعنی تقریر ترمذی	مدرس: مولانا اشرف علی تھانوی مرتب: محمد احمد حسن سنبھلی	ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان	2005ء

المسک الذکی یعنی تقریر ترمذی یہ کتاب مولانا اشرف علی تھانویؒ کی دروس ترمذی شریف کا مجموعہ ہے۔ جسے آپ کے شاگرد مولانا محمد احمد حسن سنبھلی نے مرتب کیا ہے۔ مولانا کی تقریر میں تینوں زبانیں یعنی عربی، اردو، فارسی تینوں شامل ہیں، مرتب نے سہل انداز اور نئے اسلوب میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے، کتاب میں متن حدیث کا ذکر ہے جب کہ ترجمہ وشرح ایک ساتھ کردی گئی ہے۔ ترجمہ وشرح میں فارسی زبان بکثرت استعمال کیا گیا ہے۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان نے 2005ء میں شائع کیا ہے۔

(۷)تشریحات ترمذی

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ/ناشر	سن اشاعت مع جلد
تشریحات ترمذی	مولانا کمال الدین المستر شد	قدیمی کتب خانہ، کراچی	2009ء

تشریحات ترمذی نامی یہ کتاب ترمذی شریف کے مختلف تراجم وشروحات کا مجموعہ ہے۔بقول مرتب ''مختلف شروحات ترمذی کا لب لباب ہے'' (پیش لفظ ص:9) دس اہم شروحات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔متن اور ترجمہ علاحدہ مذکور نہیں ہے، بلکہ رواۃ حدیث،اقوال ائمہ اور متن کے نحوی وصرفی پہلوؤں پر زیادہ بحث کی گئی ہے،اس کتاب کے مرتب مولانا کمال الدین المستر شد ہیں،قدیمی کتب خانہ کراچی نے 2009ء میں اسے شائع کیا ہے۔

(۸)تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ/ناشر	سن اشاعت مع جلد
تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی	افادات: مولانا سعید احمد پالنپوری مرتب: مولانا حسین احمد پالنپوری	زمزم پبلیشر، کراچی	ڈسمبر،2009ء

تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی یہ کتاب مولانا مفتی سعید احمد پالنپوری کی دروس ترمذی کا مجموعہ جسے آپ کے فرزند مولانا حسین احمد نے ترتیب دیا ہے۔متن اور ترجمہ حدیث علحدہ ذکر نہیں کیا گیا ہے۔بلکہ رواۃ حدیث اور فقہی مباحث پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔مولانا سعید احمد صاحب کی خاص اجازت سے زمزم پبلیکشنز،کراچی نے ڈسمبر 2009ء میں شائع کیا ہے۔

(۹) ترمذی شریف اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
ترمذی شریف اردو	محمد عبداللہ	ربانی بکڈ پو دہلی	سن ترجمہ: 1393ھ، 1973ء جلد: 2

’ترمذی شریف اردو‘ نامی اس کتاب کے مترجم مولانا محمد عبداللہ صاحب ہیں۔ کتاب میں سن ترجمہ 1973 درج ہے۔ کتاب پر سن اشاعت درج نہیں ہے جیسا کہ اکثر مذہبی کتابوں سن اشاعت کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ ربانی بکڈ پو، دہلی نے اسے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ کتاب میں درج حدیث کا متن اور اس کے ترجمے کا نمونہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: ”**عن ابن عمر عن النبی ﷺ لاتقبل صلاۃ بغیر طهور ولاصدقة من غلول**“

نمونۂ ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوگی چوری اور خیانت کے حرام مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔ (جلد/۲)

ترجمہ نہایت سلیس اور بامحاورہ ہے۔ جس سے قاری کو بعض اوقات شرح کی بھی ضرورت ختم ہوجاتی ہے۔ یہ ایک بہترین اور عام فہم ترجمہ ہے۔

(۱۰) جائزۃ الشعوذی ترجمہ جامع الترمذی

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
جائزۃ الشعوذی ترجمہ جامع الترمذی	مولانا بدیع الزماں	مرتضوی دھلی	آغاز: 1245ھ، 1830ء جلد: 2 صفحات: 864

جائزۃ الشعوذی ترجمہ جامع الترمذی یہ ترمذی شریف کا پہلا اردو ترجمہ ہے جسے علامہ بدیع الزماں برادر کبیر علامہ وحید الزماںؒ نے نواب صدیق حسن خانؒ کے حکم کی تعمیل میں کیا تھا۔اس کی زبان قدیم ہے، متن کے علاوہ سند کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔اس پر سن اشاعت درج نہیں ہے اس لیے اس کتاب کا ذکر ترمذی کے اردو تراجم کے سلسلے کے آخر میں کیا جارہا ہے۔ترجمہ کے کام کا آغاز مولانا بدیع الزماںؒ نے 1830ء میں کیا اور اختتام مولانا وحید الزماںؒ نے کیا تھا۔لیکن ترجمے کے اس کام کا اختتام کس سن میں ہوا اور کس سن میں اس کی اشاعت ہوئی یہ کتاب پر درج نہیں ہے۔اسے مرتضوی مطبع، دہلی نے دو جلدوں میں شائع کیا۔ یہ کتاب 864 صفحات پر مشتمل ہے۔بطور نمونہ ایک حدیث کا متن اور ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: ”**عن ابن عمر عن النبی ﷺ لاتقبل صلاۃ بغیر طھور ولاصدقۃ من غلول**“

نمونہ ترجمہ: روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی ﷺ نے کہ قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے، اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے اور کہا ھناد نے اپنی روایت میں بغیر طہور کی جگہ ”الا طھور“۔

یہ خالص لفظی ترجمہ ہے۔مترجم نے حدیث کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ حدیث کی سند پر امام ترمذی نے جو بحث لکھی ہے۔اس کا بھی ترجمہ کیا ہے۔جب کہ حدیث کی سند کا ترجمہ نہیں کیا گیا ہے۔

(۱۱) جامع ترمذی

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
جامع ترمذی	مولانا محمد صدیق سعید ہزاروی	فرید بک اسٹال لاہور	درج نہیں

جامع ترمذی کا یہ ترجمہ مولانا محمد صدیق سعید ہزاروی صاحب نے کیا ہے۔اس کے علاوہ انہوں نے حدیث کی مشہور کتاب ریاض الصالحین کا اردو ترجمہ بھی کیا ہے۔آپ کی زبان نہایت سلیس اور سادہ ہے،جس کی وجہ سے قاری بسہولت مفہوم تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔کتاب میں سن اشاعت موجود نہیں ہے۔ترجمہ کی زبان سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمہ آزادی کے بعد کے دور کا ہے۔فرید بک اسٹال،لاہور نے اسے شائع کیا ہے۔متن اور نمونہ ترجمہ ذیل میں ملاحظہ کریں۔

متن حدیث:**عن براء بن عازب قال امرنا رسولﷺ بسبع ونهانا بسبع:أمرنا بعيادة المريض،و اتباع الجنازة،وتشميت العاطس،و اجابة الداعى،و افشاء السلام،و نصر المظلوم،وابرار المقسم.ونهانا عن خواتم الذهب،وعن الشرب فى الفضة،او قال:آنية الفضة،و عن المياثر و القسي،و عن لبس الحرير و الديباج والاستبرق.**

نمونہ ترجمہ: براء بن عازب سے روایت ہیکہ نبیﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔جنازہ کے پیچھے جانے،مریض کی عیادت کرنے،چھینک کا جواب دینے،دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے،مزدور کی مدد کرنے اور قسم کھانے والے کو سچا سمجھنے کا حکم فرمایا۔اوران سات چیزوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی یا سونے کا حلقہ،چاندی کے برتن،حرسودہ یا استبرق اور قسی یعنی ریشمی کپڑے۔

یہ ترجمہ نہایت آسان،سلیس اور رواں ہے،زبان و بیان اور اسلوب جدید طرز کا ہے۔مذکورہ بالا ترجمہ میں مترجم نے بعض مقامات پر حدیث کے بعض الفاظ کو من وعن نقل کر دیا ہے اگر قوسین کے ذریعے اس کی وضاحت ہوجاتی اور ترجمہ مزید بہتر ہوجاتا۔

(۱۲)شرح جامع ترمذی

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ/ناشر	سن اشاعت مع جلد
شرح جامع ترمذی	افادات: مولانا حسین احمد مدنیؒ ترتیب: مولانا طاہر حسین	مجلس معارف مدینہ ،امروہ مرادآباد	نہیں

’شرح جامع ترمذی‘ نامی یہ کتاب یہ شیخ الحدیث مولانا حسین احمد مدنیؒ کے دروس ترمذی کے افادات کا مجموعہ ہے، جسے مولانا طاہر حسین صاحب نے مرتب کیا ہے۔کتاب میں سن اشاعت درج نہیں ہے،لیکن یہ ترجمہ آزادی کے آس پاس کا ہے کیونکہ یہی مولانا مدنی کا زمانہ ہے۔اس ترجمہ کو مجلس معارف مدینہ،امروہ مرادآباد نے شائع کیا ہے،نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں جس کی زبان آسان اور عام فہم ہے۔

نمونہ ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حضورﷺ صبح کی نماز پڑھ چکتے تو عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی واپس ہوتی تھیں،اور اندھیرے کے وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

تعلیق: ترجمہ عام فہم اور سہل انداز میں کیا گیا ہے۔زبان واسلوب آسان ہیں۔

(۱۳) مجمع البحرین

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ/ناشر	سن اشاعت مع جلد
مجمع البحرین	افادات: مفتی نظام الدین شامزی، محمد زیب صاحب مرتب: حافظ محمد فیصل	مکتبۃ الحبیب، کراچی	درج نہیں

مجمع البحرین نامی یہ کتاب یہ ترمذی شریف کی اردو ترجمہ وشرح ہے۔اس میں متن اور ترجمہ علاحدہ علاحدہ درج نہیں ہیں۔حدیث کے صرفی ونحوی امور پر زیادہ بحث کی گئی ہے۔ائمہ کے اقوال وآراء بھی نقل کئے گیے ہیں۔مجمع البحرین دراصل مفتی نظام الدین شامزی اور مولانا محمد زیب صاحب کے دروس ترمذی کے افادات کا مجموعہ ہے، جسے حافظ محمد فیصل نے مرتب کیا ہے۔مکتبۃ الحبیب، کراچی نے اسے شائع کیا ہے۔کتاب پر سن اشاعت درج نہیں، زبان وبیان سے معلوم ہوتا ہے کہ غالبا یہ آزادی کے بعد کے دور کی کتاب ہے۔

۞۞۞

امام نسائیؒ کی سیرت

(پ:829ء-و:915ء)

نام ونسب:

نام احمد اور کنیت عبد الرحمٰن تھی۔ سلسلۂ نسب احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحرین ب دینار بن نسائی الخراسانی ہے۔ آپ کی پیدائش خراسان کے مشہور شہر ''نساء'' میں ہوئی۔

تعلیم اور علمی اسفار:

امام کی ابتدائی تعلیم کا محققین نے کوئی حوالہ نہیں دیا ہے۔ البتہ جن ممالک کے اسفار طلب علم حدیث کی غرض سے کی چند یہ ہیں۔ حجاز، عراق، شام، اور جزائر ہیں۔

اساتذہ وشیوخ:

آپ کے اساتذہ میں امام بخاریؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام ابوداودؒ، زیاد بن یحیٰؒ، اسحٰق بن راہویہؒ قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ:

آپ کے تلامذہ وقت کے بڑے ائمہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ چند مشہور تلامذہ یہ ہیں، ابو القاسم طبرانیؒ، امام ابوجعفر طحاویؒ، حسن بن الخضر السیوطیؒ، ابوبکر السنیؒ۔

حفظ اتقان:

قدرت نے امام نسائیؒ کو بڑا غضب کا حافظہ دیا تھا۔ امام ذہبیؒ نے ان کی قوت حافظہ کے متعلق کہا کہ یہ اس معاملہ میں امام مسلمؒ سے احفظ ہیں۔

تصانیف:

امام صاحب کی جملہ تصانیف کا صحیح علم نہیں۔ چند تصانیف کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) فضائل صحابہؓ (۲) مسند علیؓ (۳) مسند مالک (۴) کتاب التمیز (۵) کتاب الاخوۃ (۶) مسند منصور بن رازان (۷) کتاب الضعفاء والمشرکین (۸) مناسک حج (۱۰) اسماء الرواۃ۔

امام صاحب کی سب سے مشہور تصنیف السنن الصغریٰ مسمی بہ ''المجتبیٰ'' ہے۔ جسے سنن نسائی بھی کہتے ہیں۔ اس میں 5761 احادیث شامل کئے گئے ہیں۔

سنن نسائی کا تعارف

کتب اصول میں جن کتابوں کو خاصی اہمیت حاصل ہے ان میں سنن نسائی بھی شامل ہے۔اس کو ابوداوداور ترمذی کے بعد بیان کیا جاتا ہے۔علامہ سخاویؒ کے بقول ''بعض مغاربہ نے اسے صحیح بخاری سے بھی اہمیت دی ہے''۔(فتح المغیث)

ابن الاحمرؒ نے اپنے بعض شیوخ سے یہ بات نقل کی ہے کہ ''تاریخ اسلام میں اس طرح کی بہت کم کتابیں تصنیف کی گئیں''۔

امتیازات سنن نسائی:

(۱) یہ کتاب حسن ترتیب کے لحاظ سے بہت عمدہ ہے۔

(۲) متعدد مسائل کو ثابت کرنے کے لئے ایک ہی روایت کو کئی جگہوں پر ذکر کیا گیا ہے۔جیسا کہ امام بخاریؒ کا طریقہ ہے۔

(۳) احادیث کے طرق کی خوب وضاحت کرتے ہیں اور اختلاف الفاظ کوملحوظ رکھتے ہیں۔جیسا کہ امام مسلمؒ کا طریقہ ہے۔

(۴) بسااوقات علل حدیث پر گفتگو کرتے ہیں،اس فن میں آپ کع غیر معمولی ملکہ حاصل تھا۔امام ذہبیؒ نے اس فن میں آپ کوامام بخاریؒ اور امام ابوزرعہؒ کے ہم پلہ قرار دیا ہے۔

(۵) کبھی کبھی رواۃ کے اسماء والقاب اور کنیتوں کے ابہام کی وضاحت کرتے ہیں۔

سنن نسائی کے تراجم وشروح:

زبان عربی میں کئی اہم شروحات لکھی جا چکی ہیں۔اردو زبان میں نسائی کے جتنے تراجم دستیاب ہوئے ہیں ان پر آئندہ صفحات میں بحث کی گئی ہے۔

وفات/شہادت:

ایک روایت کے مطابق علماء سوء نے حسد کی وجہ سے آپ پر شیعیت کا الزام تراشا۔اور زندیق کا لقب دے کر قتل کرا دیا۔جب کہ شاہ ولی اللہ محدثؒ کا کہنا ہے کہ یہ آپ پر سراسر تہمت تھی۔آپ عقیدۂ اہل سنت پر قائم تھے۔سن 303ھ میں آپ اس دنیا سے کوچ کر گئے۔اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

سنن نسائی کے اردو تراجم

(۱) روض الربیٰ ن ترجمۃ المجتبیٰ عن سنن النسائی

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
روض الربیٰ من ترجمۃ المجتبیٰ (سنن نسائی)	مولانا وحید الزمانؒ	اعتقاد پبلیشنگ ہاوس، دہلی	تاریخ اشاعت ثانی جولائی 1993ء تین جلد

روض الربیٰ ن ترجمۃ المجتبیٰ عن سنن النسائی نامی یہ ترجمہ علامہ وحید الزمانؒ حیدر آبادی نے کیا ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل ذکر کیا گیا کہ یہ ترجمہ آپ نے نواب صدیق حسن خاں کی ایماء پر کیا تھا۔ یہ سنن نسائی کا پہلا اردو ترجمہ ہے۔ اس کی کتاب کی پہلی اشاعت انیسویں صدی کے اواخر میں ہوئی ہوگی کیونکہ آپ کی پیدائش 1850ء اور وفات 1920ء میں ہوئی۔ آپ کے دیگر تراجم کی طرح اس کتاب کی اشاعت بھی مطبع صدیقی کے زیر اہتمام ہوئی ہوگی۔ ہمیں اس کتاب کا وہ اولین نسخہ دستیاب نہیں ہوسکا لیکن بعد میں اعتقاد پبلیشنگ ہاوز نئی دہلی نے اس کی دوبارہ اشاعت کی اور اس وقت وہ نسخہ ہمارے زیر بحث ہے۔ اعتقاد پبلشنگ ہاوس، دہلی نے 1993 میں اس کی اشاعت کی ہے۔ پاکستان میں اسلامی اکادمی لاہور نے اسی ترجمہ کو اصلاح اور ترتیبِ نو کے بعد دسمبر 1985 دوبارہ شائع کیا۔ مولانا عبدالصمد ریالوی نے اس اصلاح وتصحیح کی ہے۔ (بحوالہ سنن نسائی شریف مترجم، جلد اول، ص 3، زیر اہتمام اسلامی اکادمی لاہور، 1985)

علامہ وحید الزماں صاحب کا یہ ترجمہ اپنے وقت کے اعتبار سے نہایت آسان اور سلیس ہے۔ متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **اخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا سفیان عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان النبی ﷺ "اذا استیقظ احدکم من نومه فلا یغمس یده فی وضوئه حتیٰ یغسلها ثلاثا فان احدکم لایدری این باتت یده"**

نمونہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے رسول ﷺ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے جب تک کہ اس کو تین بار نہ دھولے، اس لئے کہ کوئی تم میں سے نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں رہا۔

سنن نسائی کا یہ سب سے اولین اردو ترجمہ ہے۔ ترجمہ اپنے دور کے لحاظ سے رواں اور سلیس ہے۔ علامہ وحید الزماں صاحب نے لفظی ترجمہ کے بجائے آسان اور عام فہم زبان میں مفہوم کو ادا کرنے کی مکمل کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ کتاب میں کہیں کہیں مفہوم کو واضح کرنے کے لیے قوسین کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔

(۲) مترجم سنن النسائی

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
مترجم سنن نسائی	حافظ محمد امین	دارالسلام لاہور/ریاض	1427ھ،2006ء

'مترجم سنن نسائی' ترجمہ حافظ محمد امین صاحب کا کیا ہوا اردو ترجمہ ہے۔اس کی زبان بالکل آسان اور عام فہم ہے اور یہ ترجمہ جدید اسلوب میں کیا گیا ہے۔ترجمے میں تفہیم کے لئے قوسین وغیرہ کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔سن 2006ء میں دارالسلام، لاہور نے اپنے سلسلہ تراجم کتب حدیث میں اسے شائع کیا ہے۔متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث:اخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا سفیان عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان النبی ﷺ ''اذا استیقظ احدکم من نومه فلا یغمس یده فی وضوئه حتیٰ یغسلها ثلاثا فان احدکم لایدری این باتت یده''

نمونہ ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے حتیٰ کہ اسے تین دفعہ دھولے کیوں کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے (رات بھر کہاں لگتا رہا ہے)۔''

مندرجہ بالا ترجمہ مکتبہ دارالسلام لاہور/ریاض (سعودی عرب) کے سلسلۂ ترجمہ کتب احادیث کا حصہ ہے۔زبان بالکل جدید اور اسلوب نیا ہے۔مترجم نے ترجمہ کے حوالے سے عرض مترجم میں لکھا ہے:

''چونکہ ترجمہ وفوائد عام قارئین کیلئے ہیں۔لہٰذا ان میں عربیت کے نکات یا لغوی مباحث سے قصداً پرہیز کیا گیا ہے۔دلائل عام فہم انداز میں بیان کئے گئے ہیں''

چنانچہ ترجمے کے دوران زبان وبیان، طرز واسلوب، جملوں کی ترتیب وترکیب سب میں مذکورہ بالا مقصد کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

(۳)سنن نسائی شریف مترجم

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
جنوری 2015ء	مکتبہ محمدیہ، اردو بازار، لاہور	پروفیسر ابوانس محمد سرور	سنن نسائی شریف مترجم

'سنن نسائی شریف مترجم' کے نام سے یہ ترجمہ پروفیسر ابوانس محمد سرور صاحب نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ حالیہ دور کا ترجمہ ہے اس لیے اس کی زبان و بیان جدید ہے۔ اس ترجمے کو مکتبہ محمدیہ اردو بازار، لاہور نے جنوری 2005ء میں شائع کیا ہے۔ متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **اخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا سفیان عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان النبی ﷺ "اذا استیقظ احدکم من نومه فلا یغمس یده فی وضوئه حتیٰ یغسلها ثلاثا فان احدکم لایدری این باتت یده"**

نمونہ ترجمہ: سیدنا ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو اپنے وضو کے پانی میں نہ ڈالے حتیٰ کہ وہ اسے تین بار دھولے، کیوں کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے (جسم کے کس حصے پر) رات بسر کی"۔

ترجمہ میں سند کا ترجمہ نہیں کیا گیا ہے۔ جبکہ متن میں مکمل سند بیان کی گئی ہے۔ ترجمہ جدید اسلوب میں ہے، جب کہ مزید تفہیم کے لئے قوسین کا بھی جا بجا استعمال کیا گیا ہے۔

(۴) سنن نسائی عربی اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
سنن نسائی عربی اردو	مولانا حافظ عبدالستار سعیدی	مکتبہ قادریہ، لاہور	سن ترجمہ: 1982ء

'سنن نسائی عربی اردو' کے نام سے یہ ترجمہ مولانا عبدالستار سعیدی صاحب نے کیا ہے۔ زبان اور اسلوب جدید ہے۔ اسے مکتبہ قادریہ، لاہور نے شائع کیا ہے۔ کتاب پر سن اشاعت درج نہیں، لیکن سن ترجمہ 1982ء درج ہے۔ متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **اخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا سفیان عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان النبی ﷺ "اذا استیقظ احدکم من نومه فلا یغمس یده فی وضوئه حتیٰ یغسلها ثلاثا فان احدکم لایدری این باتت یده"**

نمونہ ترجمہ: سیدنا ابو ہریرۃ سے روایت ہے، رسول ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اسے تین مرتبہ نہ دھولے کیونکہ کوئی بھی شخص یہ نہیں جانتا کہ رات (دوران نیند اس کا ہاتھ کہاں رہا)

ترجمہ آسان اور سہل ہے۔ زبان بامحاورہ ہے۔ تفہیم کیلئے قوسین کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ سن نسائی کے مذکورہ بالا تمام تراجم کا تقابلی مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان تمام میں زیادہ تر آسان اور سلیس ترجموں پر توجہ دی گئی ہے۔ مذکورہ حدیث کے ترجموں میں زبان و بیان اور سلاست کے اعتبار سے علامہ وحید الزماں صاحب ہی کا ترجمہ زیادہ موثر ہے گرچہ یہ سب سے قدیم ہے۔ کہ انہوں نے اس حدیث کے ترجمے میں کوئی قوسین وغیرہ کا استعمال کیے بغیر ہی مفہوم کو پوری طرح واضح کردیا۔

❁❁❁

سیرت امام ابن ماجہ

(824ء-887ء)

امام ابن ماجہؒ کا شمار کتب ستہ کے مصنفین میں ہوتا ہے۔آپ حدیث،تفسیر اور تاریخ کے بہت بڑے عالم تھے،خصوصاً علم حدیث میں تو آپ حافظ اور ماہرفن گردانے جاتے تھے،اسی لیے حافظ شمس الدین ذہبی ،حافظ ابن حجر رحمہا اللہ اور دیگر ناقدین فن نے علم حدیث میں آپ کی امامت،رفعت شان،وسعتِ نظر،حفظِ حدیث اور ثقاہت کا اعتراف کیا ہے اور آپ کی علمی وفنی خدمات کو سراہا ہے۔

نام ونسب:

ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ الربعی القزوینی المعروف بابن ماجہ۔آپ عجمی الاصل تھے۔ربع ربیعہ کی طرف نسبت ہے اور یہ نسبت وَلاء ہے اور اپنے علاقے قزوین (ایران) کی طرف نسبت کی وجہ سے آپ قزوینی کہلاتے ہیں۔

آپ ابن ماجہ کے نام سے معروف ہیں۔اس کے متعلق علامہ زبیدیؒ نے تاج العروس میں مختلف اقوال ذکر کیے ہیں۔ایک قول یہ ہے کہ''ماجہ'' آپ کی والدہ کا نام ہے۔امام نوویؒ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔

ولادت اور تعلیم:

209ھ بمطابق 824 عیسوی میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔امام ابن ماجہؒ کا عہد طفولیت اگرچہ پوشیدہ ہے تاہم عام دستور کے مطابق اپنے علاقہ میں ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد علم حدیث کی طرف رجوع کیا اور اس کی ابتدا اپنے ہی شہر سے کی جو اس وقت علم حدیث کا گہوارہ بن چکا تھا۔

230ہجری میں جب آپ کی عمر تقریباً 22,21 سال تھی۔آپ نے تلاش حدیث میں علمی سفر کا آغاز کیا۔چنانچہ ابن الجوزی''المنتظم'' میں لکھتے ہیں:''آپ نے خراسان،عراق،حجاز،مصر اور شام کے شہروں کے سفر کیے اور محدثین کی مجالس میں حاضر ہوتے رہے۔''علاوہ ازیں آپ نے مکہ مدینہ کے شیوخ سے بھی خصوصی استفادہ کیا۔

اساتذہ کرام:

امام ابن ماجہؒ کو اپنے وقت کے عظیم محدثین سے شرفِ تلمذ حاصل رہا، جن میں مکی، مدنی اور قزوینی محدثین بھی شامل ہیں، چنانچہ مدینے میں آپ کے اساتذہ میں حافظ ابن مصعب الزبیری، احمد بن ابوبکر العوفی شامل ہیں جبکہ مکہ میں حافظ زبیر بن بکار قاضیٔ مکہ، حافظ سلمہ بن شبیب وغیرہم سے استفادہ کیا۔ اہل قزوین میں عمرو بن رافع بجلی، اسماعیل بن توبہ قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن یحییٰ نیشاپوری اور علی بن منذر آپ کے قابل ذکر اساتذہ ہیں۔

تلامذہ:

ابن ماجہؒ سے کسبِ فیض کرنے والے حضرات کی بھی ایک طویل فہرست ہے۔ آپ کے تلامذہ مقام قزوین، ہمدان، اصفہان، بغداد اور دنیا کے دیگر علمی مراکز تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان میں علی بن سعید بن عبداللہ الفلانی، ابراہیم بن دینار الجرشی، احمد بن ابراہیم القزوینی، حافظ ابویعلی الخلیلی اور ابوعمرو احمد بن محمد بن حکم المدنی الاصفہانی قابل ذکر ہیں۔

امام ابن ماجہؒ کا اہل علم کے نزدیک مقام ومرتبہ:

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: ’’امام ابن ماجہ حافظ الحدیث، ناقدفن، راست باز اور وسیع علم رکھنے والے تھے۔‘‘ (سیر اعلام النبلاء)

ابویعلیٰ خلیلی کہتے ہیں: ’’آپ بہت ثقہ، قابل حجت اور علوم حدیث کی معرفت رکھنے والے تھے۔‘‘

علامہ سندی کہتے ہیں: ’’آپ ائمۃ المسلمین میں سے بلند مرتبہ، پرہیزگار اور بالاتفاق ثقہ امام تھے۔‘‘

امام صاحب کی تصنیفی خدمات:

امام ابن ماجہؒ نے تحصیل علم کے بعد تالیف وتصنیف میں بھی دلچسپی لی اور الباقیات الصالحات کے طور پر تین بڑی کتابیں چھوڑیں۔ السنن، التفسیر، التاریخ

وفات:

22 رمضان المبارک 273 ہجری بمطابق 887 عیسوی کو 64 سال کی عمر میں پیر کے دن آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور دارِ فانی سے رحلت فرما کر بقا میں تشریف فرما ہوئے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

سنن ابن ماجہ اور اس کی امتیازی خصوصیات

سنن ابن ماجہ کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ امام ابن ماجہؒ نے اپنی یہ تصنیف جب امام ابوزرعہؒ کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے کہا ’’اگر یہ کتاب لوگوں کو میسر آ گئی تو موجودہ تمام

جوامع یا ان میں سے اکثر معطل ہو جائیں گی۔'' امام ابوزرعہؒ کا یہ قول حرف بحرف صحیح ثابت ہوا اور سنن ابن ماجہ کی مقبولیت کے سامنے کئی جوامع، مسانید اور سنن پیچھے رہ گئیں۔

زمانہ تالیف:

امام ابن ماجہؒ 230 ہجری کے بعد تلاش حدیث کی غرض سے اپنے وطن سے نکلے۔ اسی دوران میں انھوں نے اپنی کتاب السنن ترتیب دی اور امام ابوزرعہؒ کے سامنے پیش کی۔ سنن ابن ماجہ کی تالیف 230 سے 260 ہجری کے درمیانی عرصے میں ہوئی۔

سنن ابن ماجہ اہل فن کی نظر میں:

ابن اثیرؒ کا قول ہے: ''یہ کتاب انتہائی مفید اور فقہی اعتبار سے بہت نفع بخش ہے لیکن اس میں ضعیف بلکہ منکر احادیث بھی پائی جاتی ہیں۔''

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: ''اگر ابوعبداللہ اس کتاب کو ضعیف اور کمزور احادیث سے مکدر نہ کرتے تو یہ بہت اچھی کتاب تھی۔''

حافظ ابن حجرؒ نے ''تقریب التھذیب'' میں اس کتاب کو ''جامع جید'' کہا ہے، یعنی یہ کتاب نہایت عمدہ ہے۔''

کتب حدیث میں سنن ابن ماجہ کا درجہ:

ابتداً ابن السکنؒ اور ابن مندہؒ وغیرہ نے کتب حدیث میں سے صرف چار کا انتخاب کیا اور انھیں ''اصول اربعہ'' کا نام دیا۔ اصول اربعہ میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی تھیں۔ بعد میں سنن ترمذی کو بھی ان میں شامل کر لیا گیا۔ یوں ''اصول خمسہ'' کی اصطلاح وضع ہوئی، پھر پانچویں صدی کے آخر میں حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسیؒ نے سنن ابن ماجہ کو اصولِ خمسہ کے ساتھ شامل کیا اور اسے ''سادس الستۃ'' قرار دیا اور کتاب ''شروط الأئمۃ الستۃ'' لکھ کر اسے مستقل طور پر کتب ستہ میں شامل کر دیا۔ بعد میں حافظ عبدالغنی المقدسیؒ نے اپنی کتاب الکمال میں ابن طاہر کی متابعت کی لیکن بعض علماء نے موطأ امام مالک کو اس کی جگہ کتب ستہ میں شامل کیا۔ ان میں سے پہلے شخص ابن طاہر کے ہم عصر رزین بن معاویہ العبدریؒ ہیں اور بعد میں ابن الاثیرؒ نے بھی انھی کی اتباع کرتے ہوئے موطأ کو ''سادس الستۃ'' قرار دیا۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ، امام ابن کثیرؒ اور ابن خلکانؒ کے اقوال سے سنن ابن ماجہ کے کتب ستہ کی آخری کتاب ہونے کے اشارے ملتے ہیں اور یہی اقوال راجح معلوم ہوتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ کی امتیازی خصوصیات

(ا) کتاب کا اسلوب انتہائی شاندار ہے اور تراجم ابواب کی احادیث سے مطابقت نہایت واضح ہے۔ نیز

ابواب کی فقہی رعایت اور ترتیب احادیث سے استنباطِ مسائل میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

(۲) حسن ترتیب وتبویب کے لحاظ سے بھی سنن ابن ماجہ کو خاص امتیاز حاصل ہے اور یہ کتاب تکرار سے بھی مبرا ہے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو بقیہ کتب اصول میں ناپید ہے۔

(۳) کتاب مختصر ہونے کے باوجود احکام ومسائل میں نہایت جامع ہے۔

(۴) متعدد مقامات پر احادیث کے غریب ہونے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

(۵) امام ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں 482 صحیح احادیث کا اضافہ کیا ہے جو باقی کتب خمسہ میں نہیں ہے۔

(٦) سنن ابن ماجہ میں 3002 احادیث ایسی ہیں جو باقی کتب خمسہ میں بھی موجود ہیں لیکن امام ابن ماجہؒ نے انھیں دوسرے طرق سے روایت کیا ہے۔ اس طرح امام ابن ماجہؒ نے احادیث میں کثرتِ طرق سے زیادہ قوت پیدا کر دی ہے اور یہ سنن ابن ماجہ کا ایسا امتیاز ہے جو کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں۔

(۷) سنن ابن ماجہ میں 1339 احادیث ایسی بھی ملتی ہیں جو کتب خمسہ میں نہیں ہے۔ علماء نے انھیں ''الزاوئد'' کے نام سے مدون بھی کیا ہے۔ ان زوائد ہی کی وجہ سے سنن ابن ماجہ کو سادس ستہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

ابوالحسن القطانؒ کے بقول سنن ابن ماجہ میں 32 کتب، 1510 ابواب اور 4000 احادیث شامل ہیں جبکہ علامہ محمد فواد عبد الباقیؒ کی تحقیق کے مطابق ابن ماجہ میں 37 کتب، 1560 ابواب اور 4341 احادیث پر مشتمل ہے اور یہی ترقیم راجح ہے۔

ابن ماجہ کی شروحات وتراجم:

عربی زبان میں ابن ماجہ کی تقریباً 10 سے زائد ضخیم شرحیں لکھیں جا چکی ہیں۔ اردو میں اس کے ایک سے زائد تراجم ہو چکے ہیں۔ زیر بحث مقالے میں اس کے 6 دستیاب تراجم پر بحث کی گئی ہے۔

سنن ابن ماجہ کے اردو تراجم

(۱) سنن ابن ماجہ اردو مترجم

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
1428ھ، 2007ء	مکتبہ دارالسلام لاہور/ریاض	مولانا عطاء اللہ ساجد	سنن ابن ماجہ اردو مترجم

'سنن ابن ماجہ اردو مترجم' کے نام سے یہ ترجمہ مولانا عطاء اللہ ساجد صاحب نے کیا ہے۔اسے مکتبہ دارالسلام، لاہور نے 2007ء میں شائع کیا۔دراصل یہ دارالسلام کے سلسلہ تراجم کتب احادیث کا حصہ ہے۔اس کتاب میں ترجمے کی زبان نہایت عمدہ اور سلیس ہے،متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث:عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول ﷺ ''مآ امرتکم بہ فخذوہ و ما نھیتکم عنہ فانتھوا''(کتاب السنہ،باب اتباع السنہ)

نمونہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے،رسول ﷺ نے فرمایا''جس کام کا میں تمھیں حکم دوں،اس پر عمل کرو اور جس سے منع کروں،اس سے باز رہو''۔

یہ ترجمہ بالکل قریب ترین زمانے کا ہے۔اس میں نہایت آسان اور سلیس زبان استعمال کی گئی ہے۔اور ہدفی قارئین کی سہولت کے مطابق مفہوم کی ترسیل کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے جو کہ ترجمہ کے جدید اصولوں سے تقریباً موافقت رکھتا ہے۔

(۲)ابن ماجہ اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
ابن ماجہ اردو	مولانا عبدالدائم جلالی	حمیدیہ پریس، دہلی	سن ترجمہ: 1356ھ، 1937ء

'ابن ماجہ اردو' کے نام سے یہ ترجمہ مولانا عبدالدائم جلالی صاحب کا کیا ہوا ترجمہ ہے۔ آپ کا شمار کتب حدیث کے ان مترجمین میں ہوتا ہے جنہوں نے کتب ستہ میں سے اکثر کا ترجمہ کیا ہے۔ آپ نے یہ ترجمہ 1937ء میں کیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ ابن ماجہ کے اردو تراجم میں ایک قدیم ترجمہ ہے۔ لیکن یہ اولین ترجمہ نہیں ہے زمانی اعتبار سے علامہ وحید الزماں صاحب کا ترجمہ ابن ماجہ شریک کا اس سے بھی قدیم ترجمہ ہے۔ مولانا عبدالدائم جلالی صاحب کی زبان ادبی پہلو لئے ہوئے ہوتی ہے۔ یہ ترجمہ حمیدیہ پریس، دہلی نے شائع کیا ہے۔ اس ادارہ کی مطبوعات میں بالعموم سن اشاعت درج نہیں ہے۔ اس لیے اس کی سن اشاعت معلوم نہیں ہوتی۔ آپ کے تقریباً سب ہی تراجم اسی ادارہ نے شائع کیا ہے۔ متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: عن ابی هریرةؓ قال قال رسول ﷺ "مآ امرتکم به فخذوه و ما نهیتکم عنه فانتهوا" (کتاب السنه، باب اتباع السنه)

نمونہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا "جس امر کا میں تم کو حکم دوں اس کا اتباع کرو اور جس امر سے منع کروں اس سے پرہیز کرو۔

ترجمہ آسان اور عام فہم انداز میں کیا گیا ہے۔ جملوں کا دروبست اور ترتیب اردو کے معروف اسلوب اور ترتیب کے مطابق کی گئی ہے۔

(۳) رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ	مولانا وحیدالزماں	مطبع صدیقی، لاہور	تین جلد

'رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ' نامی یہ کتاب علامہ وحیدالزماںؒ کی جانب سے کیا ہوا اردو ترجمہ ہے۔ زمانی اعتبار سے یہ سنن ابن ماجہ کا پہلا اردو ترجمہ ہے۔ حدیث کی دیگر کتابوں کی طرح یہ ترجمہ بھی آپ نے نواب صدیق حسن خاںؒ کی ایماء پر کیا تھا۔ مطبع صدیقی لاہور نے تین جلدوں میں اسے شائع کیا ہے۔ کتاب پرسن اشاعت درج نہیں۔ عموما اس مطبع کی کتابوں میں سن اشاعت درج نہیں ہے۔ متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **حدثنا قال عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول ﷺ**

"من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار.

نمونۂ ترجمہ: روایت کی ہے ہم سے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے جو جھوٹ باندھے مجھ پر جان بوجھ کر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے جہنم میں۔

یہ سنن ابن ماجہ کا پہلا اردو ترجمہ ہے۔ اور اس کے ترجمے کا زمانہ 1920 سے قبل کا ہے۔ 1920 میں علامہ کی وفات ہو چکی تھی ممکن ہے اس سے کچھ سال قبل آپ نے اس ترجمے کی تکمیل کر لی ہوگی۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو سو سال قبل کی اردو زبان آج بھی اپنی سلاست اور روانی کے اعتبار سے کافی بہتر محسوس ہوتی ہے۔ قاری کو احساس نہیں ہوتا کہ وہ سو سال قبل کی کوئی زبان پڑھ رہا ہے۔

(۴) سنن ابن ماجہ

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
سنن ابن ماجہ	مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	فرید بک اسٹال، لاہور	درج نہیں

سنن ابن ماجہ کا مذکورہ بالا ترجمہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری کا کیا ہوا ہے۔آپ کا شمار مایہ ناز ادیبوں میں ہوتا ہے۔ترجمہ میں بھی آپ نے اپنے قلم کی جولانیاں دکھائی ہیں۔کبھی کبھی تو ایسا لگتا ہے کہ یہ ترجمہ نہیں بلکہ اصل تحریر ہے۔آپ شماران مترجمین حدیث میں ہوتا ہے جنہوں نے کتب ستہ میں سے اکثر کا اردو ترجمہ کیا ہے۔اس کتاب کو فرید بک اسٹال، لاہور نے شائع کیا اہے۔کتاب پر سن اشاعت درج نہیں لیکن یہ ترجمہ 1985ء کے آس پاس کا ہے کیونکہ آپ کے دیگر تراجم بھی اسی زمانے میں شائع ہوئے ہیں۔متن اور نمعنہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: عن ابی ھریرۃؓ ان رسول ﷺ قال اذا قال الامام(غیر المغضوب علیھم و لا الضالین) فقولو آمین فانه من وافق قوله قول الملائکة غفرله ما تقدم من ذنبه.

نمونۂ ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ’’جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے گی اس کے گزرے ہوئے گناہ معاف کردیئے جائیں گے‘‘۔

مولانا حکیم اختر شاہ جہاں پوری کا یہ مترجم کا یہ ترجمہ نہایت عام فہم ہے جب کہ خود مترجم کے دیگر تراجم اتنے آسان نہیں ہیں۔ممکن ہے صحاح ستہ کی اولین کتاب کے ترجمے سے اس آخری کتاب کے ترجمے تک آتے آتے ترجمے میں کافی روانی آ گئی ہو۔

(۵) سنن ابن ماجہ شریف مترجم

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
سنن ابن ماجہ شریف مترجم	مولانا محمد قاسم امین	مکتبہ العلم، لاہور	درج نہیں

'سنن ابن ماجہ شریف مترجم' نامی اس کتاب کے مترجم مولانا محمد امین قاسم صاحب ہیں ۔ جب کہ اسے مکتبۃ العلم، لاہور نے شائع کیا ہے۔ کتاب پر سن اشاعت درج نہیں ہے۔ متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: عن ابی هریرةؓ قال قال رسول ﷺ "مآ امرتکم به فخذوه و ما نهیتکم عنه فانتهوا" (کتاب السنه، باب اتباع السنه)

نمونۂ ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا "جس کام کا میں تمھیں حکم دوں اس کو بجالاؤ اور جس سے روک دوں اس سے رک جاؤ۔

ترجمہ نئے طرز پر کیا گیا ہے۔ زبان سلیس، سادہ اور عام فہم ہے۔ حرف آغاز میں طابع نے لکھا ہے کہ "پرانے تراجم پر اعتماد کرنے کے بجائے از سر نو ترجمہ کرایا گیا"۔ (ص:9)

(۶) مصباح الزجاجۃ شرح اردو مشکلات ابن ماجہ

ترجمہ	مترجم / مؤلف	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
مصباح الزجاجۃ شرح اردو مشکلات ابن ماجہ	قاری اسعد قاسم سنبھلی	مکتبہ نعمانیہ، کراچی	نہیں

'مصباح الزجاجۃ شرح اردو مشکلات ابن ماجہ' کے نام سے یہ کتاب ابن ماجہ کا باقاعدہ ترجمہ نہیں ہے، بلکہ دار العلوم دیوبند کے امتحانات میں ابن ماجہ شریف کے متعلق کیے جانے والے سوالات کا حل ہے۔اس کتاب کے مؤلف قاری اسعد قاسم سنبھلی ہیں جبکہ مکتبہ نعمانیہ، کراچی نے اسے شائع کیا ہے۔اس کتاب پر بھی سن اشاعت درج نہیں ہے۔متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: عن ابی هریرةؓ قال قال النبيﷺ "ذرونی ماترکتکم فانما هلک من کان قبلکم بسوالهم و اختلافهم علی انبیائهم فاذا امرتکم بشيي فخذوا منه ما استطعتم و اذا نهیتکم عن شيء فا نتهوا.

نمونہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے (صحابہ کو تنبیہ کرتے ہوئے) فرمایا میں نے جس چیز کو چھوڑ دیا تم بھی اس کو چھوڑ دو (اور اس بارے میں مجھ سے سوال نہ کرو اور جب ایک چیز کو مطلق بیان کردوں تو اس کی قیود و شرائط کے بارے میں تفتیش نہ کرو) اس لئے کہ تم سے پہلی امتیں اپنے اسی (غیر ضروری) قسم کے سوالات اور اپنے انبیاء (کے مراتب واسوہ) کے بارے میں جھگڑنے کی بنا پر ہلاک ہوگئیں۔(جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے گائے کے اوصاف اور بلا وجہ شرائط کی تفتیش کر کے اپنے نبی کو بھی تکلیف دی اور خود بھی پریشانی میں مبتلا ہوئے) تو جب میں کسی چیز کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے پکڑو (اور حتیٰ الامکان عمل کرنے کی کوشش کرو) اور جب میں کسی چیز سے روکوں تو اس سے باز رہو (اور امم سابقہ کی طرح اس منکر کی علت نہی و نفی کے بارے میں استفتاء نہ کرو)۔

یہ باقاعدہ ابن ماجہ کا مکمل ترجمہ نہیں ہے، بلکہ مدرسہ دارالعلوم دیوبند میں پچھلے پندرہ سالوں میں امتحانات کے دوران جو سوالات کئے گئے ان کے جوابات (حل) ہیں۔ترجمہ کے حوالے سے خود مؤلف نے لکھا ہے ''حدیث کے باب کا ترجمہ سادہ اور سلیس زبان میں کیا گیا ہے۔ نیز سیاق وسباق کے تقاضوں کے پیش نظر امحذوفات کو اندرون بریکٹ اجاگر کیا گیا'' (ص:6)۔ چنانچہ مثال کے طور پر جو حدیث یہاں پیش کی گئی ہے اس میں قوسین کے ذریعے اتنی زیادہ وضاحتیں ہیں کہ ترجمہ کی طوالت اصل متن سے کئی گنا بڑھ گئی ہے۔اگر ہم ان قوسین کو الگ کر کے صرف متن کا ترجمہ پڑھیں تب بھی مفہوم واضح ہوسکتا ہے، ملاحظہ کریں:

> حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے جس چیز کو چھوڑ دیا تم بھی اس کو چھوڑ دو، اس لئے کہ تم سے پہلی امتیں اپنے اسی قسم کے سوالات اور اپنے انبیاء کے بارے میں جھگڑنے کی بنا پر ہلاک ہوگئیں۔تو جب میں کسی چیز کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے پکڑو اور جب میں کسی چیز سے روکوں تو اس سے باز رہو۔

ممکن ہے طلبا کی سہولت اور انہیں احادیث کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھانے کی غرض سے اس طرح کا ترجمہ اختیار کیا گیا ہوگا۔ بہرحال اس کو ترجمے کی اصطلاح میں بہت زیادہ مداخلت کہا جاسکتا ہے۔

❁❁❁

باب چہارم

کتب مشہورہ کے اردو تراجم

مؤطا امام مالک

مشکٰوۃ المصابیح

ریاض الصالحین

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام

کتب مشہورہ کے اردو تراجم

باب چہارم میں کتب مشہورہ کے ذیل میں چار اہم کتب احادیث کو موضوع بحث بنایا گیا ہے جو کتب ستہ کے علاوہ ہیں۔ برصغیر میں ان کتابوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ان کتابوں میں ۱) مؤطا امام مالک ۲) مشکوٰۃ المصابیح ۳) ریاض الصالحین ۴) بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام شامل ہیں۔ان کتابوں کی اہمیت کے پیش نظر ان کے اردو تراجم بھی بکثرت کئے گئے ہیں۔

مؤطا امام مالک تاریخ اسلام میں حدیث کی وہ پہلی کتاب ہے جو فقہی انداز میں ترتیب دی گئی ہے۔اس کے مصنف امام مالک بن انسؒ ہیں جو مذہب مالکیہ کے بانی ہیں۔صاحب کتاب اور کتاب پر تفصیلی بحث آئندہ صفحات میں کی گئی ہے۔دوسرے نمبر پر مشکوٰۃ المصابیح کے تراجم پر بحث کی گئی ہے جس کے مؤلف امام خطیب التبریزیؒ ہیں۔ برصغیر میں ابتدا ہی سے یہ کتاب درسی نصاب کا حصہ رہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ حدیث کی کتابوں میں جس کتاب کا اولین با قاعدہ اردو ترجمہ کیا گیا وہ مشکوٰۃ المصابیح ہی ہے۔نواب محمد قطب الدینؒ نے 1838ء میں ''مظاہر حق'' کے نام سے مشکوٰۃ کا اردو میں ترجمہ کیا تھا۔اس کے بعد ہی دیگر کتب احادیث کے اردو تراجم کئے گئے۔اس کے بعد اس باب میں ریاض الصالحین کے اردو تراجم پر بحث کی گئی ہے۔ ریاض الصالحین کے مؤلف امام نوویؒ ہیں۔ یہ کتاب بھی مسلمانوں کے درمیان بہت ہی مشہور و معروف ہے۔اردو زبان میں بھی اس کے ایک سے زائد ترجمے کئے گئے ہیں۔چوتھے نمبر پر بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام کے تراجم پر بحث کی گئی ہے جس کے مؤلف امام ابن حجر عسقلانیؒ ہیں۔احکام کے سلسلے میں یہ بہت ہی جامع ترین کتاب ہے۔برصغیر کے اکثر مدارس کے نصاب میں بھی یہ کتاب شامل ہے۔

اس طرح باب چہارم میں کل چار کتابوں کے 39 تراجم پر بحث کی گئی ہے۔جن میں مؤطا امام مالک کے 4 تراجم ،مشکوٰۃ المصابیح کے 21 تراجم، ریاض الصالحین کے 8 تراجم اور بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام کے 6 تراجم شامل ہیں۔

موطا امام مالکؒ

امام مالکؒ کا تعارف

(713ء-795ء)

نام ونسب اور ولادت:

ابو عبد اللہ مالک بن انس بن عامر بن مالک بن ابو عامر بن عمرو بن الاحارث ملقب بہ ’’دار الھجر ۃ‘‘۔آپ کی ولادت 93 یا 95 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم:

امام مالک کو بچپن ہی سے علم حدیث حاصل کرنے کا شوق تھا، چنانچہ جب آپ نے قرآن مجید حفظ کرلیا تو آپ کی والدہ نے آپ کو مدینہ کے مشہور محدث حضرت ربیعہؒ کے حلقۂ درس میں چھوڑ آئیں۔ یہ قدم ابتدا میں صرف برکت حاصل کرنے کے لیے تھا۔ ورنہ پھر چھوٹی عمر میں آپ کے پہلے استاد حضرت ابن ہرمزؒ تھے۔ جن سے آپ نے سات سال تک تعلیم حاصل کی اور اس دوران کسی دوسرے استاد کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔

اساتذہ:

امام مالک کو مدینہ منورہ سے باہر تحصیل علم کی ضرورت نہ پڑی کیونکہ مدینہ منورہ میں ہی بے شمار محدثین موجود تھے۔ بلکہ حج وعمرہ کے موقع پر دوسرے شہروں کے محدثین کرام بھی مدینہ منورہ زیارت مسجد نبوی کے لیے آتے تھے اور امام مالک نے اس موقع سے خوب فائدہ اٹھایا۔ ایسے غیر مدنی شیوخ کی تعداد نو ہے اور تمام شیوخ کی تعداد جن سے مؤطا میں روایت کی گئی ہے۔ تقریباً 94 ہے۔ یہ تعداد دیگر محدثین کے مقابلے میں نہایت کم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امام مالک نے اپنے شیوخ کے انتخاب میں بہت کی احتیاط سے کام لیا ہے۔ حضرت ابن ہرمزؒ کے بعد آپ ربیعہ الرائیؒ، نافع مولیٰ ابن عمرؒ، اور امام زہریؒ کی خدمت میں زیادہ عرصے تک رہے اور ان کے علمی اثرات سے مستفید ہوئے۔ اسی طرح زید بن اسلم، عائشہ بنت سعد

بن ابی وقاصؓ، ہشام بن عروہ، یحییٰ بن سعید الانصاری اور ایوب سختیانی بھی آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے آپ کے شیوخ کی تعداد 75 بتائی ہے۔

تلامذہ:

امام مالکؒ کے شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے۔حافظ ابن کثیرؒ اور امام ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ آپ کے شاگردوں کا شمار ناممکن ہے۔کیونکہ آپ نے 26 سال تدریس کی ہے۔چند مشہور تلامذہ یہ ہیں حضرت یحییٰ بن یحییٰ، ابو محمد عبداللہ بن وہب، عبدالرحمٰن بن قاسم، ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسلمہ قعنبی۔

امام مالکؒ کے متعلق دیگر محدثین کی آراء:

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:''جب علماء کا ذکر کیا جائے تو امام مالکؒ ستارے ہیں۔''

ابن عیینہ کہتے ہیں:''امام مالک سے لوگوں پر نقد اور واقفیت میں کوئی بڑھ کر نہ تھا۔''

ابن معین کہتے ہیں:''مالک مخلوق کے لیے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔''

ابن سعد کہتے ہیں:''مالک ثقہ، امین، نیک، فقیہ اور عظیم عالم تھے۔''

امام بخاریؒ نے فرمایا:''میرے نزدیک امام مالک زہری سے نقل کرنے میں سب سے زیادہ ثقہ ہے۔''

چند تصانیف:

امام مالکؒ کی تصنیف کردہ چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) موطا (۲) رسالۃ مالک الی الرشید (۳) احکام القرآن (۴) تفسیر غریب القرآن (۵) تفسیر القرآن (۶) کتاب المسائل (۷) کتاب المناسک

وفات:

عمر کے آخری حصے میں بہت نحیف ہو گئے تھے۔مگر بدنی نقاہت قلبی اور روحانی قوت کے ضعف کا سبب نہ بن سکی۔گھلتے ہوئے بدن کو بھی علمِ حدیث کی خدمت سے فرصت نہ دی۔آپؒ نے ربیع الاول 179 ہجری میں انتقال فرمایا۔

مؤطا امام مالک اور اس کی امتیازی خصوصیات

یہ کتب خانہ اسلام کی وہ پہلی کتاب قرار دی جاتی ہے جو قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے باقاعدہ طور پر فقہی ترتیب سے مرتب ہوکر منظر عام پر آئی۔ علامہ ابوبکر ابن العربی فرماتے ہیں: ''مؤطا ہی نقش اول اور بنیادی کتاب ہے، بخاری کی حیثیت تو اس باب میں نقش ثانی کی ہے اور انہی دونوں کتابوں پر مسلم و ترمذی جیسے بعد کے مؤلفین نے اپنی کتابوں کی بنا رکھی''۔

مؤطا درحقیقت احادیث مدینہ کا مجموعہ ہے جس کو امام دارالہجرت مالک بن انسؒ نے جمع کیا ہے۔

زمانہ تالیف:

گمانِ غالب کہ مؤطا آپؒ کی وفات سے تقریباً چالیس سال پہلے 139ھ یا 140ھ میں تحریر کی گئی تھی۔ اس وقت خلیفہ منصور عباسی کا زمانہ تھا۔ جب 144ھ میں منصور نے آخری حج کیا تو اس وقت آپ کی کتاب مؤطا مشہور اور متداول ہو چکی تھی۔ منصور نے اسے تمام اسلامی ممالک میں ایک مکمل اور واحد اسلامی ضابطہ قانون کی حیثیت سے رائج کرنا چاہا مگر امام مالک نے اس کی مخالفت کی اور اسلامی فقہ کے دائرے کو تنگ کرنا پسند نہیں کیا۔

کتب حدیث میں مؤطا کا مقام:

جمہور علماء نے مؤطا امام مالک کو طبقات کتب حدیث کے طبقہ اولیٰ میں شمار کیا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ مؤطا کو تمام کتابوں میں مقدم و افضل سمجھتے ہیں۔

صاحب مفتاح السعادۃ نے بیان کیا ہے کہ اس کا درجہ ترمذی کے بعد ہے مگر صحیح یہ ہے کہ مسلم کے بعد تیسرے درجہ پر اس کو رکھنا چاہئے۔

مؤطا کی خصوصیات:

(ا) مؤطا حدیث کے ساتھ فقہ کی کتاب بھی ہے۔ یہ فقہی ابواب میں منقسم ہے۔

(۲) مؤطا میں کوئی موقوف صحابی یا اثر تابعی نہیں ہے جس کا ماٗخذ کتاب وسنت نہ ہو۔

مؤطا کو کتب ستہ میں شامل نہ کرنے کی وجوہات:

(۱) مؤطا میں مرسل احادیث کی کثرت ہے۔

(۲) فقہی اقوال اس کثرت سے ہیں کہ یہ حدیث سے زیادہ فقہ کی کتاب معلوم ہوتی ہے۔

(۳) مؤطا کی تمام مرفوع روایات صحیح بخاری میں آچکی ہیں۔

مؤطا کی شروح وتعلیقات:

علامہ سلیمان ندویؒ نے مؤطا پر ہونے والے اہم کام کی ایک فہرست دی ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

شروح مؤطا	29
تجرید اسناد مؤطا	17
اختلاف مؤطاءت	2
رجال المؤطا	4
غریب المؤطا	4
روایت المؤطا عن مالک	3
متفرق مباحث	7
کل تعداد	66

زیر بحث مقالہ میں مؤطا کے پانچ اردو تراجم وشروحات پر گفتگو کی گئی ہے۔

موطا امام مالک کے اردو تراجم

(ا) کشف المغطا عن کتاب المؤطاء

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
جنوری 1986ء	اعتقاد پبلکشنگ ہاؤس دہلی	مولانا وحید الزماں	کشف المغطا عن کتاب المؤطاء

'کشف المغطا عن کتاب المؤطاء نام کی یہ کتاب مولانا وحید الزماں صاحب کا کیا ہوا اردو ترجمہ ہے جو آپ نے نواب صدیق حسن خان والئ بھوپال کے حکم کی تعمیل میں کیا تھا۔اس بات کا قطعیت کے ساتھ پتہ نہیں چل سکا کہ علامہ وحید الزماں نے اس کتاب کا ترجمہ کس سال شروع کیا تھا لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے موطا کا ترجمہ 1295ھ یعنی 1878 سے پہلے شروع کر دیا تھا۔موطا کے اردو ترجمے میں علامہ وحید الزماں صاحب نے آغاز کے تحت جو ابتدائیہ لکھا ہے اس کے مطابق انہوں نے موطا اوران کے بڑے بھائی مولانا بدیع الزماں صاحن نے ترمذی شریف کے اردو ترجمے کا کام ایک ہی وقت میں شروع کیا تھا۔علامہ وحید الزماں نے نواب صدیق حسن خان کی ایماء پر جو سلسلۂ ترجمہ شروع کیا موطا امام مالک کا ترجمہ اس سلسلے کی پہلی کڑی تھی چنانچہ وہ اس سلسلے میں رقم طراز ہیں:

> ''۔۔۔۔چونکہ بھائی صاحب نے سنن ترمذی کا ترجمہ شروع کر دیا۔اس لحاظ سے فقیر نے موطا شریف کا ترجمہ شروع کیا۔کیونکہ یہ دونوں کتابیں علم حدیث میں مختصر اور آسان ہیں۔ان شاء اللہ تعالیٰ سال حال یعنی 1295ھ (1878ء) میں ان دونوں کتابوں کا ترجمہ اختتام کو پہنچ جائے گا۔''
>
> (بحوالہ: موطا امام مالک، علامہ وحید الزماں، مکتبہ رحمانیہ، ص 15)

موطا کے اردو ترجمے کی اولین اشاعت بھی غالبًا انیسویں صدی کے آخر میں 1878ء کے بعد کسی وقت ہوئی ہوگی۔ اس کا جدید نسخہ پاکستان میں مکتبہ رحمانیہ سے شائع ہوا اور ہندوستان میں اعتقاد پبلشنگ ہاوز نے جنوری 1986ء میں اس کو شائع کیا۔

اس ترجمے میں علامہ وحید الزماںؒ نے ترجمے کا قدیم اور پرانا اسلوب اختیار کیا ہے۔ اور ترجمے متن حدیث کے تمام الفاظ کا اردو متبادل پیش کیا گیا ہے۔ ساتھ میں تفہیم کے لئے جابجا حواشی بھی لکھے گئے ہیں۔ کتاب میں شامل ایک حدیث کا متن اور اس کا اردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے:

متن حدیث: عن عائشه زوج النبی أنها قالت ان کان رسولُ لیصملی الصبح فینصرف النساء متلغفات بمروطهن مایعوفن من انعلس. (باب وقت الصلاة)

نمونہ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ پڑھتے تھے فجر کی نماز پھر عورتیں نماز سے فارغ ہوکر پلٹی تھیں چادریں لپیٹی ہوئیں اور پہچانی نہ جاتی تھیں اندھیرے سے۔

ترجمہ سے واضح ہوتا ہے اس میں مترجم نے عربی زبان کے ہر لفظ کو اس کی اپنی ترتیب کے ساتھ ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اردو کی لفظیات عام ہونے کے باوجود عربی ترتیب کے باعث عبارت میں روانی نہیں رہی جو کہ علامہ وحید الزماں کے بعد کے دوسرے تراجم میں نظر آتا ہے۔

(۲)مؤطا امام مالک بروایۃ ابن القاسم

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
مؤطا امام مالک بروایۃ ابن القاسم	حافظ زبیر علی زئی	مکتبہ اسلامیہ لاہور	اشاعت اول: جنوری2009ء

مؤطا امام مالک کو ان کے مختلف شاگردوں نے اپنے استاد سے روایت کی ہے۔ جو روایت ابن القاسم سے ہے ان احادیث کا اردو ترجمہ حافظ زبیر علی زئیؒ نے نہایت آسان، سلیس انداز اور جدید اسلوب میں کیا ہے۔ زیر بحث نسخہ کی اشاعت اول جنوری2009ء میں ہوئی ہے، جسے ادارہ مکتبہ اسلامیہ، لاہور نے شائع کیا ہے، متن اور نمونہ ترجمہ ذیل میں ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **مالک عن ابن شهاب عن أنس بن مالک أن رسولﷺ دخل مكة عام الفتح وعلى رأسه المغفرة فلما نزعه جاءه رجل فقال يا رسول الله ابن خطل متعلق بأستار الكعبة فقال رسول اللهﷺ أقتلوه۔**

نمونہ ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسولﷺ فتح کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھا۔ جب آپ نے اتارا تو ایک آدمی نے آکر کہا: اے اللہ کے رسولﷺ ابن خطل (ایک کافر) کعبہ کے پردوں سے لٹکا (چمٹا) ہوا ہے تو رسول اللہ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔

یہ ترجمہ نہایت سلیس اور آسان ہے۔ جدید طرز پر تفہیم متن کے لیے واوین اور قوسین کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔

(۳)اردوترجمہ مؤطاامام مالک

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ/ناشر	سن اشاعت مع جلد
اردوترجمہ مؤطاامام مالک	نذیرالحق	مکتبہ دارالفرقان، دہلی	درج نہیں ہے

’اردوترجمہ مؤطاامام مالک‘ کے نام سے یہ اردوترجمہ مولانا نذیرالحق صاحب نے کیا ہے۔ترجمہ کی زبان اوراسلوب قدیم ہے،عربی اسلوب کواردو میں ڈھالا گیا ہے۔کتاب میں سن اشاعت درج نہیں ہے۔اندازہ ہے کہ یہ ترجمہ آزادی سے قبل کیا گیا ہے۔مکتبہ دارالفرقان،دہلی نے اسے شائع کیا ہے۔نمونہ ترجمہ ذیل میں ملاحظہ کریں۔

> نمونۂ ترجمہ:امام مالک نے ربیعہ ابن عبدالرحمٰن کودیکھا کہ قے کے چند بار اس میں پانی آیا،آپ اس وقت مسجد میں تھے آپ مسجد سے نہ نکلے اوروضوکیا بلکہ اسی حالت میں نماز پڑھ لی۔

ترجمہ بالکل لفظی انداز میں کیا گیا ہے۔اگرقاری صرف ترجمہ پڑھ لےتو وہ حدیث کے پورے مفہوم کوسمجھ نہیں سکتا بلکہ مفہوم میں اوربھی پیچیدگی پیدا ہوسکتی ہے۔ترجمہ شدہ کتاب میں سند کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔

(۴) مؤطاامام مالک مترجم اردو

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
سن ترجمہ 1982ء	فرید بک اسٹال، لاہور	مولانا عبدالحکیم شاہجہاں پوری	مؤطاامام مالک مترجم اردو

'مؤطاامام مالک مترجم اردو' کے نام سے یہ ترجمہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری نے کیا ہے۔ مولانا عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری کا شماران مترجمین حدیث میں ہوتا ہے جنہوں نے بکثرت تراجم احادیث کئے ہیں۔آپ کی زبان نہایت عمدہ اور سلیس ہے۔آپ نے یہ ترجمہ سن 1982ء میں کیا تھا جسے فرید بک اسٹال، لاہور نے شائع کیا ہے۔کتاب پرسن اشاعت درج نہیں لیکن سن ترجمہ سے زبان وبیان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔متن اورنمونہ ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

متن حدیث: **عن عبدالله بن عمر أن رسول الله ﷺ ذكر رمضان فقال ((لاتصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا له))(كتاب الصيام)**

نمونہ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول نے روزے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ چھوڑو، اگر ابر کے باعث نہ دیکھ سکو تو دن پورے کرلو۔

ترجمہ سلیس اور رواں انداز میں کیا گیا ہے۔شاید اسے مؤطا کا سب سے آسان اور عام فہم ترجمہ شمار کہا جاسکتا ہے، کیونکہ اس سے قبل کے دونوں ترجموں میں زبان قدیم اور تراکیب مشکل ہیں۔

(۵) موطا امام مالک مترجم اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
احسان الٰہی	مولانا اختر حسین بہاولپوری	فرید بک اسٹال، لاہور	سن ترجمہ 1982ء

احسان الٰہی کے نام سے شائع شدہ یہ کتب دراصل موطا امام مالک کے بشمول پانچ دیگر کتب احادیث کی شرح ہے جس کے مولف ومولانا اختر حسین بہاول پوری صاحب ہیں۔ یہ کتاب دراصل وفاق المدارس کے نصاب میں شامل پانچ کتب احادیث پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن سن 2012ء میں مکتبہ عمر فاروق، کراچی سے شائع ہوا۔ کتاب میں شامل ایک حدیث کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے:

> متن حدیث: **عن عائشه زوج النبی أنها قالت ان كان رسولٔ ليصملی الصبح فينصرف النساء متلغفات بمروطهن مايعوفن من انعلس. (باب وقت الصلاة)**
>
> نمونہ ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ عورتیں سید الرسلؐ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھتی پھر فراغت کے بعد گھر لوٹتے ہوئے چادروں میں لپٹی ہوتی اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھی۔

کتاب چونکہ دینی مدارس کے طلبا کے لیے تیار کی گئی تھی اور اس کا زمانہ ترجمہ بھی حالیہ زمانہ ہے اس لیے اس کا ترجمہ نہایت سادہ، آسان اور سلیس زبان میں کیا گیا ہے۔ کتاب میں حدیث کا مکمل متن نہیں دیا گیا ہے بلکہ اصل کتاب میں حدیث کا جو نمبر ہے وہ درج کر کے متن کا ابتدائی حصہ لکھ دیا گیا ہے اور پھر مفہوم کے تحت اس حدیث کا رواں ترجمہ کیا گیا ہے جس کی مثال ہم اوپر کی حدیث میں دیکھ سکتے ہیں۔

❁❁❁

\

مشکوٰۃ المصابیح

کتاب مشکوٰۃ المصابیح حدیث کی ایک مشہور زمانہ کتاب ہے جو زمانہ قدیم ہی سے درس نظامی میں شامل ہے۔مشکوٰۃ المصابیح کو امام ابوعبداللہ محمد خطیب التبریزی نے مرتب کیا ہے۔ یہ کتاب دراصل امام ابومحمد حسین بغویؒ کی کتاب ''مصابیح السنہ'' کا ضمیمہ اور اضافہ ہے۔خود امام تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح کے مقدمہ میں لکھا ہے:

''مؤلفؒ (امام بغویؒ) نے اختصار کا راستہ اختیار کیا اور انہوں نے اسانید کو حذف کر دیا تو بعض ناقدین نے اس کو معیوب گردانا اگرچہ مؤلف جنہوں نے احادیث کو (بلا اسناد) نقل کیا قابل اعتماد ائمہ میں سے تھے،ان کا حذف کرنا بالکل اسی طرح تھا جیسا کہ انہوں نے اسانید کو ذکر کیا لیکن وہ نشان والی چیزیں ان چیزوں کے برابر نہیں ہوتیں جن پر کوئی علامت نہ ہو۔ چنانچہ میں نے استخارہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کی، میں نے کتاب کی ہر حدیث کو ان کے مناسب مقام پر ذکر کیا اور میں نے احادیث کے بارہ میں ان چیزوں کو بیان کیا جن کو مؤلف کو چھوڑ دیا تھا۔''

(مشکوٰۃ المصابیح: مترجم مولانا سید عبدالاول غزنوی،ص:62/63)

امام بغویؒ نے اپنی کتاب ''مصابیح السنہ'' میں ہر کتاب کی دو فصلیں قائم کی جب کہ امام تبریزیؒ نے مزید ایک اور فصل قائم کر کے موضوع کے ان احادیث کو بھی جمع کر دیا جو امام بغویؒ چھوڑ گئے تھے۔

ترتیب فصل کے متعلق امام تبریزیؒ کہتے ہیں:

''جس ترتیب کو مؤلف نے ملحوظ رکھا ہے،اور میں نے ان میں ان کے نقش قدم پر چلا اور میں نے عموماً ہر باب کو تین فصلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

پہلی فصل: اس میں وہ احادیث ہیں جن کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے یا ان میں سے کسی ایک نے بیان کیا ہے اور میں نے ان دونوں کے بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے اگرچہ اس حدیث کے ذکر کرنے میں دیگر محدثین بھی شریک ہوں۔اس لیے کہ (احادیث کے) بیان کرنے میں ان دونوں شیخینؒ کا مقام (دیگر محدثین سے) بلند ہے۔

دوسری فصل: میں وہ احادیث ہیں، جن کو ان دونوں کے علاوہ دیگر ذکر کردہ ائمہ نے بیان کیا ہے۔

تیسری فصل: میں ایسی مناسب شامل کردی ہیں جن میں باب کا مضمون پایا جاتا ہے البتہ شرط کا خیال رکھا گیا ہے۔ مثلاً اصحاب سنن ستہ کے علاوہ مالک، سنن الکبریٰ، دارقطنی، بیہقی، اور رزین۔ اگرچہ وہ روایات متقدمین یعنی صحابہ اکرام اور متأخرین یعنی تابعین سے منقول ہیں۔ پھر اگر آپ کو کسی باب میں کوئی حدیث نہ ملے تو تکرار کی وجہ سے میں نے اس حدیث کو حذف کر دیا ہے۔ اور اگر کسی حدیث کو آپ اس حالت میں پائے کہ اس کا کچھ حصہ مختصر رہنے دیا گیا ہے یا اس کے مکمل مضمون کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے تو اس اختصار یا حدیث کو مکمل بیان کرنے کی خاص وجہ ہوتی ہے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح: مترجم مولانا سید عبدالاول غزنوی، ص: 62/63)

یہ کتاب زمانہ قدیم سے برصغیر کے دینی درسگاہوں کے نصاب میں شامل ہے۔ اسی وجہ سے اس کے کئی تراجم اور شروحات منظر عام پر آئی ہیں۔ زیر بحث مقالہ میں مشکوٰۃ المصابیح کے 22 تراجم وشروحات کا ذکر کیا گیا ہے۔

نوٹ: مصابیح السنہ مؤلف امام بغوی ہیں جس کا ضمیمہ مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے امام خطیب تبریزی نے کیا ہے۔ لہٰذا دونوں کی سوانح حیات پر روشنی ڈالی جارہی ہے۔

امام ابو محمد حسین بغویؒ

نام ونسب:

نام حسین، کنیت ابو محمد، لقب محی السنہ، رکن الدین، الفرا/ابن الفراء عرف تھا۔ حسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی۔

تاریخ ولادت:

436 ہجری میں بغا خراسان کی ایک بستی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی۔ آپ نے ارباب کمال سے حدیث، فقہ اور تفسیر میں کمال حاصل کیا، پھر درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کا شغل اختیار کیا۔ آپ کا شمار حفاظ حدیث میں ہوتا ہے۔

امام ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں ان الفاظ کے ساتھ خراج تحسین پیش کیا ہے۔

''بغوی کی نیک نیت کی بناء پر ان کی تصانیف میں بڑی برکت ہوئی، کیونکہ آپ علماء ربانیین میں سے تھے، بڑے صابر، شاکر، عابد اور زاہد تھے، ایک ٹکڑا روٹی کھاتے تھے

اور جب لوگوں نے بہت کچھ کہا سنا تو اس ٹکڑے کو زیتون کے تیل سے کھانا شروع کر دیا تھا۔''

وفات:

امام بغویؒ نے 516ہجری میں مروالرذ میں وفات پائی اور اپنے شیخ قاضی حسین کے پہلو میں مقام طالقان میں مدفون ہوئے۔

امام ابوعبداللہ محمد تبریزی، صاحب مشکوٰۃ

نام ونسب:

نام محمد، کنیت ابوعبداللہ، لقب ولی الدین اور خطیب تبریزی سے شہرت پائی۔آپ کا سلسلہ نسب محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی ہے۔آپ مقام تبریز میں پیدا ہوئے۔اپنے وقت کے ممتاز علماء سے علم حاصل کیا۔اور پھر علم کی خدمت سے جڑ گئے۔آپ کے علم کے ساتھ عمل اور اخلاص کی دولت سے بھی مالا مال تھے۔آپ کی علم ومعرفت کا صحیح اندازہ علامہ طیبیؒ کے ان الفاظ سے ہوتا ہے۔''بقیۃ اولیاء، قطب الصلحاء''۔امام ملاعلی قاریؒ نے بھی مرقاۃ المفاتیح میں بہت عمدہ الفاظ سے ان کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

امام تبریزیؒ کی وفات 737ہجری کے بعد ہوئی کیونکہ آپ نے اسی سال مشکوٰۃ المصابیح کی تکمیل کی۔آپ کی تالیفات میں مشکوٰۃ المصابیح، الاکمال فی اسماء الرجال بہت مشہور ہیں۔

مشکوٰۃ المصابیح کے اردو تراجم

(ا) مشکوٰۃ شریف ترجمہ ہندی

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
مشکوٰۃ شریف ترجمہ ہندی	مولانا احمد علی لاہوری	مطبع اسماعیلیہ، دہلی	1855ء

'مشکوٰۃ شریف ترجمہ ہندی' کے نام سے یہ اردو ترجمہ مولانا احمد علیؒ لاہوری نے کیا ہے۔سن اشاعت کے اعتبار سے اس ترجمے کو مشکوٰۃ شریف کا پہلا اردو ترجمہ قرار دیا جاسکتا ہے کیوں کہ اس کی اشاعت 1855ء میں ہوئی۔نواب محمد قطب الدینؒ کا ترجمہ بھی قدیم ترجمہ ہے لیکن اس ترجمے کی اشاعت کی سن دستیاب نہیں ہے۔البتہ اس ترجمے کے آغاز کی تاریخ مل جاتی ہے۔ اس ترجمے کے کام کا آغاز سن 1838ء میں ہوا۔ترجمہ کا یہ کام کتنے سال جاری رہا اس کا علم نہیں ہے۔اسی طرح مذکورہ ترجمہ کی اشاعت تو 1855ء میں ہوئی لیکن اس کے ترجمے کا کام مترجم نے کب شروع کیا یہ معلوم نہیں ہے۔بہر حال یہ دونوں کتابیں کسی نہ کسی حیثیت سے اولیت کا درجہ رکھتی ہیں۔مشکوٰۃ شریف ہندی کو مطبع اسماعیلیہ دہلی نے شائع کیا تھا۔

اس کتاب کے ترجمہ کی زبان کو اس دور کی اردو کی ایک بہترین مثال قرار دیا جاسکتا ہے۔کتاب میں شامل ایک حدیث کا متن اور اس کا اردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے:

متن حدیث: **عن عمر ابن الخطابؓ قال قال رسول ﷺ ' انما الاعمال بالنبیات و انما لکل امری ما نوی ، فمن کانت ھجرته الی الله ورسوله فھجرته الی الله ورسوله ،فمن کانت ھجرته الی الدنیا یصیبھا،أو الی امرأة ینکحھا فھجرته الی ماھاجر الیه ' (بخاری)**

نمونۂ ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب سے فرمایا رسول ﷺ نے عمل نیتوں کے ہی ساتھ ہوتے ہیں۔ اور مرد وہی پائے جو نیت کرے، سو جس کا نکلنا گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے سو نکلنا اس کا اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے، اور جس کا نکلنا دنیا کی طرف ہو پاوے وہ اس کو یا کسی عورت کے واسطے ہو کہ نکاح کرے اس سے سو نکلنا اس کا اسی کی طرف ہے جدھر نکلا۔

گرچہ اس میں ترجمے کے آغاز و اختتام کے سن کا ذکر نہیں ہے لیکن اس کتاب کی طباعت کو بھی تقریباً 160 سال ہو چکے ہیں۔ کم و بیش ڈیڑھ سو سالہ قدیم کتاب میں اسی زمانے کے لحاظ سے زبان اور تراکیب کی بندشیں بھی اسی انداز و اسلوب کی پر ہیں۔ اس کے علاوہ ترجمہ کے لیے بھی لفظی ترجمے کے طریقے کو اختیار کیا گیا ہے۔ ترجمے میں آدمی کے لیے لفظ ''مرد'' لکھا گیا ہے جب کہ جدید زبان میں مرد کا استعمال اس مفہوم میں نہیں ہوتا جس مفہوم میں یہاں استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح کچھ متروک الفاظ اور تراکیب بھی اس ترجمے میں ہمیں مل جاتے ہیں۔

(۲) مظاہرحق ترجمہ مشکوٰۃ شریف

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ شریف	نواب محمد قطب الدین دہلوی	نولکشور پریس، لکھنؤ	چارجلدیں آغاز ترجمہ:1838ء

’مظاہرحق ترجمہ مشکوٰۃ شریف‘ نواب محمد قطب الدین دہلوی کی ترجمہ شدہ کتاب ہے۔سن آغاز ترجمہ کے اعتبار سے یہ مشکوٰۃ شریف کا پہلا اردو ترجمہ اوراردو میں حدیث کی پہلی مستقل شائع شدکتاب قرار دی جاسکتی ہے۔ باب دوم میں اس پر تفصیلی بحث کی جاچکی ہے۔اس کتاب میں سن اشاعت درج نہیں، جب کہ سن آغاز ترجمہ 1838ء ہے۔اس سے ترجمہ کی قدامت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔اس کتاب کونول کشور پریس، لکھنؤ نے چار جلدوں میں شائع کیا ہے۔کتاب میں شامل حدیث کامتن اورنمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن انس ؓ قال قال النبی ﷺ ’ لایؤمن أحدکم حتی أکون احب الیی من والدہ وولدہ والناس اجمعین‘ (متفق علیہ)**

نمونۂ ترجمہ: روایت ہےاس نے کہا: فرمایا رسول ﷺ نےنہیں ہوگا مومن تم سب سے یہاں تک کہ ہوں میں بہت پیارا طرف اس کے باپ ماں اوراس کے سے اوراولاد اس کی سےسب آدمیوں سے۔

ترجمہ کی زبان اور اسلوب پر ڈیڑھ سوسال قدیم اردومذہبی نثر کا اثر صاف ظاہر ہے۔مشکوٰۃ المصابیح کے قدیم تراجم میں اس کتاب کا شمار ہوگا۔چونکہ اس میں مترجم نے ابتدائی مذہبی تراجم کے تتبع میں اوراحتیاط اورکوملحوظ رکھتے ہوئےلفظی ترجمے کے طریقہ کواختیار کیا ہے۔جس کا اظہار بطورنمونہ پیش کیے گئے ترجمے سے بھی ہوتا ہے۔

(۳) الرحمۃ الھداۃ الی من یرید ترجمہ المشکوٰۃ

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
چار جلدیں 1903ء	مطبع احمدی لاہور	مولانا سید عبدالاول غزنوی	الرحمۃ الھداۃ الی من یرید ترجمہ المشکوٰۃ

'الرحمۃ الھداۃ الی من یرید ترجمہ المشکوٰۃ' نامی یہ کتاب بھی مشکوٰۃ شریف کے ابتدائی ترجموں میں سے ایک ہے۔اس کی زبان، آسان اور سہل ہے۔مترجم نے سند کا بھی مختصر ترجمہ کیا گیا ہے۔مولانا سید عبد الاول غزنوی نے اس کتاب کا ترجمہ کیا ہے اور مطبع احمدی، لاہور نے 1903ء چار جلدوں میں اسے شائع کیا ہے۔حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن ابی بکرۃؓ عن النبی ﷺ قال 'لایدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال ،ولھا یومئذ سبۃ ابواب علی کل باب ملکان ' (متفق علیہ)**

نمونہ ترجمہ: روایت ہے ابو بکرہؓ سے نقل کیا نبی ﷺ سے فرمایا نہیں داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوفِ دجال۔مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر فرشتے ہوں گے۔

(جلد اول ص:13)

ترجمہ میں مختصر اًسند کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ترجمہ میں سلیس اور عام فہم زبان کا استعمال کیا گیا ہیہ۔اس ترجمہ کو بھی تقریباً ایک سو بیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔مترجم نے جملہ کی بندش اور ترجمے میں کچھ آزادی کا استعمال کی اہے جس کے باعث ترجمہ رواں اور سلیس ہوگیا ہے۔

(۴) طریق النجاۃ ترجمہ الصحاح من مشکوٰۃ

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
طریق النجات ترجمہ الصحاح من مشکوٰۃ	ابوابراہیم بن عبدالعلی آروی	-------	تین جلدیں 1914ء

'طریق النجاۃ ترجمہ الصحاح من مشکوٰۃ' نامی اس کتاب کے مترجم ابوابراہیم بن عبدالعلی آرویؒ ہیں۔اس کتاب میں مشکوٰۃ کے صرف صحیح احادیث کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔کتاب میں مطبع کی وضاحت معلوم نہ ہوسکی۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے اوراس کو 1914ء میں شائع کیا گیا ہے۔متن اورنمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **قال رسول اللہ ﷺ 'بلغوا عنی ولو آیه ...... من کذب علیی متعمداً فلیبوأ مقعده من النار' (متفق علیه)**

نمونۂ ترجمہ: رسول ﷺ نے فرمایا لوگوں کو میری بات پہونچاؤ، اگرچہ ایک ہی بات سہی جوشخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم ٹھہرائے۔(جلداول)

سن ترجمہ سے اندازہ لگا جاسکتا ہے کہ تقریباً ایک سوبیس سال قدیم ترجمہ ہے۔لیکن زبان وبیان بہت عمدہ سلیس اوررواں ہے۔جملوں کی ساخت اورالفاظ کا دروبست بہت اچھا ہے۔

(۵) انوار المصابیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
انوار المصابیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح	عبد السلام بستوی	کتب خانہ سعودیہ ، دہلی	گیارہ پارے 1959ء

'انوار المصابیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح' کے نام سے مشکوٰۃ شریف کا یہ ترجمہ مولانا عبدالسلام بستویؒ نے کیا ہے جو کہ صرف گیارہ پاروں پر مشتمل ہے۔ کتب خانہ سعودیہ، دہلی نے 1959ء میں اس کو شائع کیا ہے۔ حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن انسؓ قال قال النبی ﷺ ' لایؤمن أحدکم حتی أکون احب الیی من والدہ وولدہ والناس اجمعین' (متفق علیه)**

نمونۂ ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں رسول ﷺ نے فرمایا تم سے کوئی شخص ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے باپ بیٹے اور دیگر تمام لوگوں سے پیارا نہ ہو جاؤں۔

1914 کے تقریباً چالیس برس بعد حدیث کی اس مشہور کتاب کا ہونے والا یہ اردو ترجمہ ہے۔ اس کی زبان آسان اور عام فہم ہے۔ ترجمہ میں بھی نہایت سہل اور عام فہم اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ مشکوٰۃ کے جدید تراجم میں اس کا شمار کیا جاسکتا ہے۔

(۶) فضائل قرآن (مشکوٰۃ)

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
کتاب فضائل قرآن (مشکوٰۃ المصابیح)	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	ادارۂ الحسنات رامپور	مجلد 1973ء

فضائل قرآن (مشکوٰۃ) نامی یہ کتاب مشکوٰۃ شریف کا مکمل ترجمہ نہیں بلکہ اس کے ایک باب ''فضائل قرآن'' کا اردو ترجمہ ہے جسے مولانا مودودیؒ ہفتہ وار دروس کے ریکارڈ کو تحریری شکل میں مرتب کر کے کتابی صورت شائع کیا گیا ہے۔ پہلے یہ دروس ہفتہ روزہ 'آئین' لاہور میں سلسلہ وار شائع ہوتے رہے پھر 1971 میں کتابی صورت میں شائع ہوئے۔ کتاب کے مرتب جناب حفیظ الرحمٰن صاحب ہیں۔ پہلے یہ کتاب پاکستان میں شائع ہوئی پھر اس کچھ ہی عرصے بعد ادارۂ الحسنات، رامپور، اترپردیش نے 1973ء میں اس کتاب کو ہندوستان میں شائع کیا ہے۔ متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن عثمانؓ قال قال رسول الله ﷺ ' خیر کم من تعلم القرآن وعلمه '(بخاری)**

نمونہ ترجمہ: حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرآن کا علم حاصل کریں اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیں۔

مشکوٰۃ کے کتاب فضائل القرآن کا ترجمہ ہے۔ گرچہ یہ مولانا مودودی کی اپنی تحریر نہیں ہے لیکن مولانا مودودی کے تقریری مواد کو ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے ہی تحریر میں منتقل کیا گیا ہے۔ اس میں ترجمہ کی زبان نہایت ہی سلیس اور عام فہم ہے۔ ترجمہ نگاری میں مولانا مودودی کا اپنا ایک اسلوب ہے، جس کا اظہار ان کے ترجمہ قرآن میں بھی نظر آتا ہے۔ حدیث کے ترجمے میں بھی مولانا مودودیؒ نے میں اپنا مخصوص نثری اسلوب استعمال کیا ہے۔

(۷) کتاب الصوم (مشکوٰۃ المصابیح)

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
کتاب الصوم (مشکوٰۃ المصابیح)	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	ادارۃ الحسنات رامپور	مجلد 1983ء

کتاب الصوم (مشکوٰۃ المصابیح) فضائل القرآن کی طرح یہ کتاب بھی مولانا مودودی کے دروس حدیث کی تحریری شکل ہے۔ یہ بھی مشکوٰۃ کا مکمل ترجمہ نہیں بلکہ صرف ''کتاب الصوم'' کا ترجمہ ہے۔ زبان نہایت عمدہ اور سلیس ہے۔ ادارۃ الحسنات، رامپور نے 1983ء میں شائع کیا ہے۔ حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **قال رسول الله ﷺ 'من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ،ومن قام ایماناً و احتساباً غفر له ماتقدم من ذنبه' (بخاری)**

نمونہ ترجمہ: رسول ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے وہ سب گناہ معاف کردیئے جائیں گے جو اس سے پہلے سرزد ہوئے ہوں گے، اور جس شخص نے رمضان میں قیام کیا ایمان اور احتساب کے ساتھ تو معاف کردیئے جائیں گے اس کے وہ قصور جو اس سے پہلے ہوتے ہیں۔

(ص:3)

ترجمہ نہایت عام فہم اور سلیس ہے، مولانا مودوی کی زبان نے ترجمہ کو خوب سے خوب تر بنادیا ہے۔ متن کی پیروی کرتے ہوئے مفہوم کی ترسیل احسن طریقے سے کی گئی ہے۔ یہ کتاب مشکوٰۃ کے صرف کتاب الصوم کا ترجمہ ہے۔

(۸) تنظیم الأشتات لحل عویصات المشکوٰۃ

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
تنظیم الأشتات لحل عویصات المشکوٰۃ	مولانا ابوالحسن بنگلہ دیشی	دارالکتاب دیوبند	دوجلدیں1985ء

"تنظیم الأشتات لحل عویصات المشکوٰۃ" نامی یہ کتاب مشکوٰۃ کا کوئی مبسوط ترجمہ نہیں بلکہ اس کی شرح ہے۔ شارح نے حدیث کا متن بھی مکمل نقل نہیں کیا ہے بلکہ کچھ حصہ نقل کر کر کے منقطع کر دیا ہے۔ درجہ ذیل میں جو حدیث نقل کی گئی ہے اس کی شرح اور ترجمہ دو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں شرح اور ترجمہ میں تمیز میں نہیں کی گئی ہے، اسی وجہ سے نمونہ ترجمہ بھی علحدٰہ نقل کرنا ممکن نہیں۔

متن حدیث: **عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول ﷺ ' انما الاعمال بالنبیات وانما لکل امری ما نوی ، فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ ،فمن کانت ھجرتہ الی الدنیا یصیبھا،أو الی امرأۃ ینکحھا فھجرتہ الی ماھاجر الیہ ' (بخاری)**

ترجمہ وشرح دونوں ہی اردو متن میں یکساں طور پر شامل کیا گیا ہے۔ کتاب میں متن حدیث کا کچھ ہی حصہ نقل کیا گیا ہے۔

(۹) مشکوٰۃ المصابیح مترجم اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
مشکوٰۃ المصابیح مترجم اردو	مولانا عبد الحکیم اختر شاہجہاں پوری	اعتقاد پبلیشنگ ہاؤس، دہلی	تین جلدیں، 1987ء

مشکوٰۃ المصابیح مترجم اردو کے نام سے شائع شدہ یہ ترجمہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوریؒ کا ہے۔آپ کا شماران مترجمین حدیث میں ہوتا ہے جنہوں نے کتب ستہ میں سے اکثر کتابوں کا اردو ترجمہ کیا ہے۔آپ کی زبان سلیس اور عام فہم ہے۔اس کتاب کو اعتقاد پبلیشنگ ہاؤس، دہلی نے تین جلدوں میں 1987ء میں شائع کیا ہے۔حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن ابن عمرؓ قال قال رسول الله ﷺ ' بنی الاسلام لی خمس : شهادة أن لااله الله وأن محمداً رسول الله ،واقام الصلاة ،وايتاء الزكاة،والحج ،وصوم رمضان'(بخاری)**

نمونہ ترجمہ: (ابن عمرؓ) رسول ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔

ترجمہ نہایت سلیس اور رواں ہے۔زبان و بیان میں سہل کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے۔جملوں کی ساخت اور الفاظ کی ترتیب میں پیچیدگی نہیں ہے۔

(۱۰) اشرف التوضیح تقریر اردو مشکوٰۃ المصابیح

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم/مرتب	ترجمہ
تین جلدیں 1988ء	مکتبہ اسلامیہ امدادیہ، فیصل آباد، پاکستان	مرتبین: مولانا محمد زاہد، محمد مجاہد	اشرف التوضیح تقریر اردو مشکوٰۃ المصابیح

اشرف التوضیح تقریر اردو مشکوٰۃ المصابیح نامی یہ کتاب باقاعدہ ترجمہ نہیں ہے بلکہ مشکوٰۃ کے دروس کا مجموعہ ہے جو بعد میں کتاب کی شکل میں جمع کر کے شائع کیا گیا ہے۔ کتاب میں ترجمہ اور شرح دونوں یکجا پیش کئے گئے ہیں۔ مکمل متن کا بھی اہتمام نہیں کیا گیا ہے بلکہ احادیث کی تشریح پر زیادہ توجہ مبذول کی گئی ہے۔ حل لغات، مفاہیم کی تفصیلات اور فقہی مباحث پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے متن اور نمونہ ترجمہ شامل نہیں کیا جاسکا۔ اس کتاب کو مولانا محمد زاہد اور محمد مجاہد نے مرتب کیا ہے۔ مکتبہ اسلامیہ امدادیہ، فیصل آباد، پاکستان نے تین جلدوں میں 1988ء میں شائع کیا ہے۔

(۱۱) ترجمہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
تین جلدیں 1988ء	اعتقاد پبلیشنگ ہاؤس، دہلی	مولانا محمد سعید احمد نقشبندی	ترجمۃ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ

'ترجمہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ' کے نام سے یہ ترجمہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی کا ہے۔ ترجمے میں جو زبان استعمال کی گئی ہے وہ بالکل عام فہم ہے۔ اعتقاد پبلیشنگ ہاؤس، دہلی نے تین جلدوں میں 1988ء شائع کیا ہے۔ متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: عن ابی هریرةؓ عن النبی ﷺ قال ' الایمان بضع وسبعون شعبة فأفضلها قول لااله الاالله وادنیٰ ها اماطة الاذیٰ عن الطریق '(بخاری)

نمونہ ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول ﷺ نے ایمان ستر اور چند شاخوں پر مشتمل ہے، ان میں سے سب سے افضل شعبہ کلمۃ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے نچلا شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنا ہے، اور شرم وحیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (جلداول)

مترجم نے احادیث کا ترجمہ میں روانی اور جملوں کی ترتیب میں تو جدید انداز کو اختیار کیا ہے لیکن الفاظ واصطلاحات کے متبادل دینے میں اتنی جدت سے کام نہیں لیا ہے۔ بعض مذہبی اصطلاحات کومن وعن نقل کیا گیا ہے، جیسا کہ کلمہ شہادت کا ترجمہ نہیں کیا گیا ہے۔ اسی طرح عربی میں شعبہ جن معنی میں استعمال ہوتا ہے اردو میں اس کو زیادہ آسان لفظ سے بدلا جا سکتا تھا لیکن مترجم نے اردو ترجمے میں اسی لفظ کا استعمال کیا ہے۔

(۱۲) اسعد الفاتیح شرح اردو مشکوٰۃ المصابیح

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
اسعد المفاتیح شرح اردو مشکوٰۃ المصابیح	ابوالاسعد یوسف جاجروی	مکتبۃ الحسن، لاہور	دوجلدیں 2004ء

اسعد الفاتیح شرح اردو مشکوٰۃ المصابیح کتاب کے مرتب ابوالاسعد یوسف جاجروی ہیں۔ مترجم نے ترجمے میں زیادہ احتیاط کو ملحوظ رکھا ہے اور مذہبی ترجمے کے قدیم طرز کو ہی اختیار کیا ہے۔ اس کتاب کو مکتبۃ الحسن، لاہور نے دوجلدوں میں 2004ء میں شائع کیا ہے۔ متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن عمر ابن الخطابؓ قال قال رسول ﷺ ' انما الاعمال بالنبیات وانما لکل امری ما نوی ، فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله ،فمن کانت هجرته الی الدنیا یصیبها،أو الی امرأة ینکحها فهجرته الی ماهاجر الیه ' (بخاری)**

نمونہ ترجمہ: روایت ہے، حضرت عمر بن خطاب سے فرماتے ہیں (راضی ہو اللہ ان پر) فرمایا نبی ﷺ نے اعمال نیتوں سے ہیں، ہر شخص کے لیے وہی ہے جو نیت کرے، پس جس کی ہجرت اللہ ورسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ ورسول کی ہی طرف ہو گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہو گی جس کے لیے ہجرت کی۔

ترجمہ کی زبان تو آسان ہے، لیکن اسلوب قدیم معلوم ہوتا ہے، جب کہ تشریح کی زبان سہل ہے، کتاب میں مترجم کے نام کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

(۱۳) مشکوٰۃ المصابیح

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
مشکوٰۃ المصابیح	مولانا صادق خلیل	مکتبہ محمدیہ، پاکستان	چار جلدیں جنوری 2005ء

مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے مذکورہ بالا اردو ترجمہ مولانا صادق خلیل نے کیا ہے۔ بالعموم آپ کی زبان نہایت عمدہ اور آسان ہوتی تھی۔ اس کتاب میں متن، ترجمہ اور توضیح تینوں کو الگ الگ درج کیا گیا ہے۔ مکتبہ محمدیہ، پاکستان نے چار جلدوں میں جنوری 2005ء میں شائع کیا ہے۔ حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: عن عمر ابن الخطابؓ قال قال رسول ﷺ ' انما الاعمال بالنبیات وانما لکل امری ما نوی ، فمن کانت ھجرته الی الله ورسوله فھجرته الی الله ورسوله ،فمن کانت ھجرته الی الدنیا یصیبھا،أو الی امرأة ینکحھا فھجرته الی ماھاجر الیه ' (بخاری)

نمونہ ترجمہ: عمرؓ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں رسول ﷺ نے فرمایا''اعمال کا دارومدار نیتوں کے ساتھ ہے،اور بلاشبہ ہر شخص کواس کی نیت کے مطابق (ثواب) ملے گا پس جس شخص نے اللہ اوراس کے رسول کی خوشنودی کے لیے ہجرت کی ہے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کے لیے اس کی ہجرت مقبول ہے۔اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت بھی اس کی نیت کے مطابق ہے۔(بخاری، مسلم)

مترجم نے ترجمے کے دوران بامحاورہ ترجمے کی تکنیک کا استعمال کیا ہے جس کی وجہ سے ترجمہ نہایت عمدہ ہوگیا ہے۔الفاظ کی ترتیب اور جملہ کی ساخت رواں ہے جس سے مفہوم کی ترسیل آسان ہوگئی ہے۔

(۱۴) خیر المفاتیح اردو شرح مشکوٰۃ المصابیح

ترجمہ	مترجم / مرتب	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
خیر المفاتیح اردو شرح مشکوٰۃ المصابیح	علامہ شبیر الحق کشمیری	ادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان، پاکستان	چھ جلدیں 2008ء

'خیر المفاتیح اردو شرح مشکوٰۃ المصابیح' نامی یہ ترجمہ علامہ شبیر الحق کشمیری صاحب نے کیا ہے۔ترجمہ کی زبان آسان اور عام فہم ہے۔کتاب میں ترجمہ کے ساتھ تشریح پر بھی زور دیا گیا ہے۔اس کتاب کوادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان نے چھ جلدوں میں 2008ء میں شائع کیا ہے۔حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں:

متن حدیث: عن عمر ابن الخطابؓ قال قال رسول ﷺ ' انما الاعمال بالنبیات وانما لکل امری ما نوی ، فمن کانت ھجرته الی الله ورسوله فھجرته الی الله ورسوله ،فمن کانت ھجرته الی الدنیا یصیبھا،أو الی امرأة ینکحھا فھجرته الی ماھاجر الیه ' (بخاری)

نمونہ ترجمہ: عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے ۔اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے ،جس شخص کی ہجرت دنیا کی طرف ہے، کہ اسے پہنچے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض تو اس کی ہجرت اس چیز کی طرف ہے۔جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔

مشکوٰۃ کی ہرسطر کے نیچے سلیس اردو ترجمہ ہے کیا گیا ہے۔احادیث میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا ترجمہ ہے جس میں ترجمہ بین السطور دیا گیا ہو۔ترجمہ کی زبان وبیان عام فہم ہے۔شرح میں فقہ حنفی کے ترجیحی مدلل ومسکت جواب ،لغوی واصطلاحی مباحث سے معمور ہیں۔

(۱۵) توضیحات اردو شرح مشکوٰۃ المصابیح

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
توضیحات اردو شرح مشکوٰۃ المصابیح	مولانا فضل محمد یوسف زئی	المکتبۃ العربیہ، پاکستان	آٹھ جلدیں 2011ء

توضیحات اردو شرح مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے یہ کتاب مولانا فضل محمد یوسف زئی کی مرتب شدہ ہے۔ترجمہ آسان اور سلیس اردو میں ہے۔مزید تفہیم کے لئے قوسین کا بھی استعمال کیا گیا ہے،المکتبۃ العربیہ، پاکستان نے آٹھ جلدوں میں 2011ء میں شائع کیا ہے۔متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: عن عمر ابن الخطابؓ قال قال رسول ﷺ ' انما الاعمال بالنبیات وانما لکل امری ما نوی ، فمن کانت ھجرته الی الله ورسوله فھجرته الی الله ورسوله ،فمن کانت ھجرته الی الدنیا یصیبھا،أو الی

امرأة ينكحها فهجرته الى ماهاجر اليه ' (بخاری)

نمونہ ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمام کاموں کا مدار نیت پر ہے، یعنی عمل کا ثمرہ نیت پر مرتب ہوتا ہے، اور ہر آدمی کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی، لہٰذا جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی (ظاہراً) تو اس کی ہجرت (حقیقتاً) اللہ اور اس کے رسول ہی کے لیے ہوگی اور جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہوگی جس کا اس نے ارادہ کیا۔

ترجمہ کی زبان تو آسان ہے لیکن مترجم نے ترجمے میں اپنی آزادی کا استعمال ضرورت سے زیادہ کیا ہے اور اصل متن سے زائد جملے وضاحت کے لیے ترجمے میں شامل کر دیے ہیں۔ مثال کے طور پر مذکورہ بالا حدیث کے فقرے **انما الاعمال بالنبيات وانما لكل امرى ما نوى** کے ترجمے پر غور کریں۔ مترجم نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے: ''تمام کاموں کا مدار نیت پر ہے، یعنی عمل کا ثمرہ نیت پر مرتب ہوتا ہے، اور ہر آدمی کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی'' اس ترجمے میں درمیان کا فقرہ ''یعنی عمل کا ثمرہ نیت پر مرتب ہوتا ہے'' اضافہ ہے جو متن میں موجود نہیں ہے۔ اگر یہ فقرہ اضافہ نہ بھی کیا جاتا تو مفہوم ادا ہوسکتا تھا۔ لیکن مترجم نے غیر ضروری طور پر اس کا جو اضافہ کیا ہے اس کی کوئی توجیہ نہیں کی جاسکتی۔ بحیثیت مجموعی ترجمے میں آسان زبان استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۱۶) درس مشکوٰۃ

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
درس مشکوٰۃ کامل	مفتی شہباز خان مردانی	ادارۃ الحسن پشاور، پاکستان	تین جلدیں، 2011ء

''درس مشکوٰۃ'' نامی یہ کتاب دروس مشکوٰۃ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسحاق کا مجموعہ ہے۔ جسے جناب مفتی شہباز صاحب نے کتابی شکل میں مرتب کیا ہے۔ اس میں ترجمہ کا علاحدہ سے اہتمام نہیں کیا گیا

ہے۔لیکن تشریح اور مسائل حدیث پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ادارۃ الحسن پشاور نے تین جلدوں میں 2011ء میں شائع کیا ہے۔کتاب میں ترجمہ اور شرح دونوں کو ایک ساتھ جمع کر دیا گیا ہے،اس وجہ سے متن اور نمونہ ترجمہ پیش کرنا ممکن نہ ہوسکا۔

(۱۷) ضیاء الصبیح شرح مشکوٰۃ المصابیح

ترجمہ	مترجم/مرتب	مطبوعہ	سن اشاعت وجلد
ضیاء الصبیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	عبدالعزیز شامزی	مکتبہ صدیقہ،سوات پاکستان	مجلد 2012ء

ضیاء الصبیح شرح مشکوٰۃ المصابیحیہ دروس مشکوٰۃ کا مجموعہ ہے،جس میں افادات مولانا فضل محمد سیواتیؒ کے ہیں۔ترجمہ اور متن الگ سے نقل نہیں کیا گیا ہے اور تشریح کو ہی اصل مقام دیا گیا ہے،لغوی اور فقہی مسائل وغیرہ کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔اس کتاب کو عبدالعزیز شامزی نے مرتب کیا ہے۔مکتبہ صدیقیہ، سوات پاکستان نے 2012ء میں شائع کیا ہے۔

(۱۸) الملتقات علی ترجمۃ المشکوٰۃ

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
الملتقات علی ترجمۃ المشکوٰۃ	شیخ محی الدین قصوری	مطبع احمدی لاہور	چار جلدیں

الملتقات علی ترجمۃ المشکوٰۃ نامی اس کتاب کے مترجم شیخ محی الدین قصوریؒ ہیں۔مترجم نے ترجمہ قدیم اسلوب کو اختیار کیا ہے اور یہ محتاط مذہبی ترجمہ کی ایک مثال کہا جاسکتا ہے۔کتاب میں بالعموم زبان کی بندش اور تراکیب بھی قدیم ہیں۔کتاب پر سن اشاعت درج نہیں لیکن زبان و بیان اور طرز ترجمہ کی بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمہ آزادی سے قبل کبھی کیا گیا ہوگا۔اس ترجمہ کو،مشہور قدیم مطبع احمدی، لاہور نے چار جلدوں میں شائع کیا ہے۔حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متنِ حدیث: **عن ابی هریرةؓ عن النبی ﷺ قال 'اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلاث ،من صدقة جارية ،أو علم ینتفع به أو ولد صالح یدعوا له '(متفق علیه)**

نمونۂ ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول ﷺ نے جس وقت مرتا ہے، آدمی موقوف ہوتا ہے، اس سے ثواب عمل اس کے کٹے گا مگر ثواب تین عملوں کا باقی رہتا ہے ،صدقہ جاریہ، یا علم کہ نفع لیا جائے ، ساتھ اس کے یا اولاد صالح دعا کرے واسطے اس کے۔(جلداول)

ترجمہ میں توسن ترجمہ نہیں لکھا گیا ہے، لیکن زبان اور اسلوب ترجمہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ترجمہ قدیم ہوگا۔ مترجم نے لفظی ترجمہ کے طرز کو اختیار کیا ہے۔ جب کہ جملوں کی ترتیب میں بھی عربی کی ترتیب ہی کا لحاظ کیا گیا ہے۔

(۱۹) مشکوٰۃ شریف کامل اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
مشکوٰۃ شریف کامل اردو	آغا رفیق دہلوی	دارالفرقان، دہلی	مجلد

مشکوٰۃ شریف کامل اردو نامی اس کتاب کا ترجمہ جناب آغا رفیق دہلویؒ نے کیا ہے۔ کتاب میں سن اشاعت درج نہیں لیکن ترجمہ کے اسلوب اور زبان سے ترجمہ کی قدامت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ شائد یہ ترجمہ آزادی کے بعد کسی وقت کیا گیا ہوگا۔ کتاب کو دارالفرقان، دہلی نے شائع کیا ہے۔ حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متنِ حدیث: **عن العباس بن مطلب أنه سمع رسول ﷺ یقول' ذاق طعم الایمان من رضی بالله ربا،وبالاسلام دینا وبمحمد رسولاً'**

نمونہ ترجمہ: حضرت عباس بن مطلب سے روایت ہے فرمایا رسول ﷺ نے جس شخص نے خدا کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین، محمد کو اپنا رسول مان لیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ (ص:380)

ترجمہ زبان و بیان کے لحاظ سے زیادہ قدیم نہیں لگتا ہے کیوں کہ ترجمہ کی زبان نہایت سلیس اور رواں ہے۔ مفہوم کو نہایت جامع اور مختصر انداز میں بیان کر دیا گیا ہے۔

(۲۰) مرأۃ المناجیح ترجمہ وشرح مشکوٰۃ المصابیح

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
مرأۃ المناجیح ترجمہ وشرح مشکوٰۃ المصابیح	مولانا احمد یار خان نعیمی	-------	سن ترجمہ 1959ء

مرأۃ المناجیح ترجمہ وشرح مشکوٰۃ المصابیح یہ ترجمہ مولانا احمد یار خان نعیمی صاحب کا ہے، زبان جدید اور اسلوب نیا ہے، کتاب میں سن ترجمہ 1959ء درج ہے، جس سے ترجمہ اور تقریباً سن اشاعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مطبع کا نام درج نہیں، متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن عمارة بن رؤيبة قال قال رسول ﷺ 'لن يلج النار أحد صلى قبل طلوع الشمس وقبل غروبها يونى الفجر والعصر'**

نمونہ ترجمہ: حضرت عمارہ بن رؤیبہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص آگ میں ہرگز داخل نہ ہوگا جو سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نمازیں پڑھتا رہے یعنی فجر اور عصر۔ (جلد اول)

اس ترجمہ کا بھی شمار مشکوٰۃ کے جدید تراجم میں کیا جاسکتا ہے۔ زبان و بیان اور اسلوب نگارش سے پتہ چلتا ہے کہ مترجم نے سلیس اور عام فہم ترجمہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

(۲۱) مشکوٰۃ شریف مترجم

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
مشکوٰۃ شریف مترجم	مولانا عبدالحلیم علوی	مکتب رحمانیہ، لاہور	تین جلدیں

مشکوٰۃ شریف مترجم نامی یہ کتاب مشکوٰۃ کا اردو ترجمہ ہے۔ برصغیر میں احادیث کی کتابوں کے ترجمے کی عام روایت سے ہٹ کر اس میں صرف ترجمہ ہی دیا گیا ہے۔ کتاب کے صفحہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک طرف متن اور دوسری طرف ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔ اس طرز کی وجہ سے قاری کے سامنے بیک وقت متن اور ترجمہ باکل سامنے موجود ہوتے ہیں۔ اس کتاب کے مترجم مولانا عبدالحلیم علوی صاحب ہیں اور مکتب رحمانیہ، لاہور نے اسے تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔ کتاب پر سن اشاعت درج نہیں لیکن زبان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمہ آزادی کے بعد کا ہے۔ متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن عمر ابن الخطابؓ قال قال رسول ﷺ ' انما الاعمال بالنیات و انما لکل امری ما نوی ، فمن کانت ھجرته الی الله ورسوله فھجرته الی الله ورسوله ،فمن کانت ھجرته الی الدنیا یصیبھا،أو الی امرأة ینکحھا فھجرته الی ماھاجر الیه ' (بخاری)**

نمونہ ترجمہ: عمر بن خطاب سے روایت، رسول ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے، جس کی وہ نیت کرے۔ جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے، اور جس شخص کی ہجرت دنیا کی طرف ہے کہ اسے پہنچے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض ہے تو اس کی ہجرت اس چیز کی طرف ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔ (ص:14)

یہ کتاب صرف ترجمہ اور کچھ ابتدائی ضروری مباحث پر مشتمل ہے۔ ترجمہ کی زبان سادہ اور عام فہم ہے۔ کتاب میں طرز ترجمہ اور کتابت مولانا وحیدالزماں صاحب کی ترجموں کی طرح ہے۔ لیکن زبان و بیان جدید اسلوب میں ہے۔

ریاض الصالحین

امام نوویؒ کی سیرت

(1136ء-1180ء)

نام ونسب:

ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی ہے۔اپنی جائے پیدائش نوی کی طرف نسبت کی وجہ سے نووی کہلائے،اور یہ بستی دمشق کے قریب واقع ہے۔امام نوویؒ کی ولادت 631ہجری میں ہوئی۔آپ کے والد نے آپ کی تعلیم وتربیت کا خاص اہتمام کیا۔

ابتدائی تعلیم:

امام صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں یکجا کر کے ودیعت کی تھی ان میں (۱)علم اوراس پر صحیح عمل (۲) کامل زہد(۳) اُمر بالمعروف ونہی عن المنکر میں ایک اعلیٰ نمونہ اخلاق تھے۔بلوغت سے پہلے ہی قرآن مجید ناظرہ ختم کیا اور علم کا مزید شوق پیدا ہوا۔

اساتذہ:

آپ کے اساتذہ میں ابوابراہیم اسحاق بن احمد مغربی،ابومحمد عبدالرحمٰن بن نوح المقدسی،ابوالبقا خالد بن یوسف النابلسی،ابوالعباس احمد بن سالم المصری،ابوعبدالرحمٰن بن محمد بن قدامہ القدسی وغیرہ شامل ہیں۔

تلامذہ:

ابوالعباس احمد بن محمد الجعفری،البدر محمد بن ابراہیم بن جماعت،الشمّس محمد بن ابی بکر بن النقیب وغیرہ ہیں۔

علمی خدمات:

امام نوویؒ نے خود اپنی آپ بیتی میں لکھا ہے:

”مجھے اساتذہ سے اسباق لیتے ہوئے ان پر اپنی رائے حواشی کی صورت میں

لکھنے کی عادت تھی''۔

اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کو علم سے کتنا لگاؤ تھا۔

تصانیف:

صحیح مسلم کی شرح جو سب سے زیادہ مقبول اور معروف ہے وہ آپ ہی کی لکھی ہوئی ہے۔علاوہ ازیں ''تہذیب الاسماء واللغات''، ''کتاب الاذکار'' اور ''ریاض الصالحین'' جیسی نہایت اہم کتب شامل ہیں۔

وفات:

سن 676ہجری میں آپ کا انتقال ہوا، جنازے میں اتنی کثیر تعداد تھی کہ ایک شخص نے کہا ''اس سے پہلے اتنے اشخاص کسی جنارے کے موقع پر اکھٹے ہونے کی نظیر کم ہی ملتی ہے۔'' اللھم اغفر لہ وارحمہ

ریاض الصالحین کا تعارف

ریاض الصالحین امام نوویؒ کی معروف ومقبول کتاب حدیث ہے۔جس میں آپ نے اخلاقیات ،عبادات،اور معاملات کے متعلق آیات قرآن مجید اور احادیث شریفہ کو جمع کیا ہے۔آپ نے آیات اور احادیث کو بنیاد بنا کر ابواب قائم کئے ہیں۔فضائل پر یہ کتاب عوام الناس اور خواص میں بہت ہی مقبول ہے۔ اسی کے پیش نظر یہ اس کا شمار ان چند معروف کتابوں میں ہوتا ہے۔جو ہر زبان میں موجود ہے۔اور اس کے تراجم اور شروحات دنیا کی اکثر زبانوں میں ہوچکی ہیں۔عوام الناس میں دینی بیدار کے لیے با قاعدگی سے مساجد اور لوگوں کے اجتماع میں اس کتاب کا خصوصی درس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اسی شہرت کے پیش نظر اس کتاب کو اس فصل میں شامل کیا گیا ہے جس کے کل 8 ترجموں اور شروحوں پر اس باب میں بحث کی گئی ہے۔

ریاض الصالحین کے اردو تراجم

(۱) زادسفر ترجمہ ریاض الصالحین

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
دوجلدیں، 1981ء	مکتب اسلام لکھنؤ	محترمہ امۃ اللہ تسنیم	زادسفر ترجمہ ریاض الصالحین

زادسفر ترجمہ ریاض الصالحین کے نام سے کتاب ریاض الصالحین کا یہ ترجمہ محترمہ امۃ اللہ تسنیم نے کیا ہے جو مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی سگی بہن ہیں۔ کتب احادیث کے اردو تراجم کی تاریخ میں آپ غالباً پہلی خاتون مترجم ہیں۔ محترمہ امتہ اللہ تسنیم صاحبہ کی زبان میں ادبی چاشنی پائی جاتی ہے اسی لئے ترجمہ میں بھی روانی اور سلاست ہے۔ اس ترجمہ کو مکتب اسلام لکھنؤ نے دوجلدوں میں 1981ء میں شائع کیا ہے۔ حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن عبد الله بن عمرو بن عاص موفوعاً ان المقسطين عند الله على منابر من نور.**

نمونۂ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہیکہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ عدل کرنے والے نور کے ممبر پر ہوں گے اور جو اپنی حکومت میں اپنے گھروں میں اور جو کام ان کے سپرد ہو اس میں عدل کریں۔ (جلد اول)

ترجمہ نہایت رواں اور سلیس ہے۔ ترجمہ کا جدید اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں عربی متن کو شامل نہیں کیا گیا ہے بلکہ صرف سلیس اردو زبان میں ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اس ترجمے اور مترجم محترمہ امتہ اللہ تسنیم صاحبہ کے متعلق علامہ سید سلیمان ندویؒ رقمطراز ہیں:

''مترجمہ موصوف نے ترجمہ میں زبان کی سلاست اور روانی کا لحاظ رکھا ہے
،جگہ جگہ حاشیے بڑھائے ہیں، ہر حدیث کا عنوان قائم کیا ہے،جس سے حدیث کا مغز سخن
تک پہونچنے میں ناظر کو بڑی آسانی ہو جاتی ہے۔''

(زادسفر جلد۔5)

(۲) ریاض الصالحین ترجمہ اردو

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
ریاض الصالحین ترجمہ اردو	مولانا عابد الرحمٰن صدیقی	سعیدی قرآن محل، کراچی	دو جلدیں، 1983ء

ریاض الصالحین ترجمہ اردو نامی اس کتاب کے مترجم مولانا عابد الرحمٰن صدیقی صاحب ہیں۔ ترجمہ کی زبان آسان اور سادہ ہے۔کتاب کی اشاعت سعیدی قرآن محل،کراچی نے 1983ء میں کی جب کہ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول ﷺ 'ان اللہ لاینظر الی صورکم وأموالکم وانما ینظر الی قلوبکم واعمالکم.**

نمونۂ ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔(جلد:۱)

ترجمہ نہایت سلیس اور رواں ہے۔چونکہ یہ ترجمہ حالیہ زمانے کا ہے اس لیے اس میں آسان زبان استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۳) ریاض الصالحین عربی اردو

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
دو جلدیں، 1984ء	فرید بک اسٹال، لاہور	مولانا محمد صدیق ہزاروی	ریاض الصالحین عربی اردو

ریاض الصالحین عربی اردو' کے نام سے یہ ترجمہ مولانا صدیق ہزاروی صاحب کا ہے۔ آپ نے کتب حدیث میں اربعین کے ترجمے بھی کیئے ہیں۔ آپ کی زبان آسان اور سادہ ہے۔ فرید بک اسٹال، لاہور نے دو جلدوں میں 1984ء میں شائع کیا ہے۔ حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن براء بن عازب قال أمرنا النبی ﷺ یسبع ونهانا عن سبع ،امرنا باتباع الجنائز ،وعیادة المریض واجابة النبی وابرارالقسم ورد دالسلام نشمیت العاطس۔**

نمونہ ترجمہ: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بیمار کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانے، اور چھینک کا جواب دینے، قسم کھانے والی کی قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور سلام عام کرنے کا حکم دیا۔

(جلد اول)

ریاض الصالحین کا یہ ترجمہ حالیہ زمانے کا ہے اس لیے اس کے ترجمے کا اسلوب اور اس میں استعمال شدہ زبان جدید زمانے کے مطابق ہے۔ الفاظ کی بندش، جملوں کی ترتیب بہترین انداز سے کی گئی ہے جس سے مفہوم تک رسائی آسانی سے ہوجاتی ہے۔

(۴) دلیل الطالبین ریاض الصالحین

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
دلیل الطالبین ریاض الصالحین	حافظ صلاح الدین یوسف	مکتبہ الفہیم ،مئوناتھ بھنجن، یوپی	دوجلدیں ڈسمبر 2001ء

دلیل الطالبین ریاض الصالحین نامی یہ ترجمہ مولانا صلاح الدین یوسف کا ہے۔ترجمہ بالکل جدید اسلوب میں کیا گیا ہے۔متن کے ساتھ سند اور حل لغت کے طور پر الفاظ کے معانی بھی درج کئے گئے ہیں۔یہ کتاب اولاً مکتبہ دارالسلام لاہور سے شائع ہوئی بعد میں اس کا ایک ایڈیشن ہندوستان میں مکتبہ الفہیم ،مئوناتھ بھنجن، یوپی کے زیر اہتمام ڈسمبر 2001ء میں شائع کیا گیا۔یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔کتاب میں شامل ایک حدیث کا متن اور اس کا ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن أبی امامةؓ قال سمعت ،رسول ﷺ یقول ' اقرؤوا القرآن فانه یأتی یوم القیامة شفیعا لأصحابه'(کتاب الفضائل)**

نمونہ ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ،قرآن (کثرت سے) پڑھا کرو،اس لئے کہ قیامت والے دن یہ اپنے پڑھنے والے ساتھیوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔

ریاض الصالحین کا یہ ترجمہ ہند و پاک میں کثرت شائع ہونے والا ترجمہ ہے۔اس کی زبان نہایت عام فہم اور سلیس ہے۔مختصر فوائد کی وجہ سے بھی اس کو عوامی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔احادیث کی تخریج اور جامع تشریح کے پیش نظر یہ کتاب خواص وعوام میں یکساں قبولیت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

(۵) طریق السالکین ترجمہ وشرح ریاض الصالحین

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
طریق السالکین ترجمہ وشرح ریاض الصالحین	ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی	دارالاشاعت، کراچی	تین جلدیں 2008ء

طریق السالکین ترجمہ وشرح ریاض الصالحین نامی اس کتاب کے مترجم ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی ہیں ۔ترجمہ کی زبان عام فہم ہے۔دار اشاعت ،کراچی نے اسے تین جلدوں میں 2008ء شائع کیا ہے۔حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن عائشہؓ قالت قال النبی ﷺ ' لاهجرة بعد الفتح ولكن جهاد تبة ،واذا استفرتم فأنفروا ' (متفق عليه)**

نمونہ ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے،لیکن جہاد اور نیت باقی ہیں،تو جب تمہیں جہاد کے لیے نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل کھڑے ہو۔

ترجمہ سہل اور آسان ہے ۔ترجمے میں استعمال شدہ بعض تراکیب قدیم ہیں ۔جبکہ اسے جدید اسلوب میں پیش کیا جاسکتا تھا۔ترجمہ کو حل لغات،تخریج احادیث وغیرہ کے ساتھ بہترین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

(٦) خیر الصالحین اردو شرح ریاض الصالحین

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم/مرتب	ترجمہ
دو جلدیں 1430ھ، 2009ء	ادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان	مرتبین: مفتی سعود احمد، مولانا حبیب الرحمٰن	خیر الصالحین اردو شرح ریاض الصالحین

خیر الصالحین اردو شرح ریاض الصالحین نامی یہ ترجمہ دراصل وفاق المدارس کے نصاب میں شامل ریاض الصالحین کا اردو ترجمہ ہے، جس کے مرتبین، مفتی سعود احمد اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ہیں۔ زبان بالکل آسان اور عام فہم ہے، مزید تفہیم کے لئے قوسین کا استعمال بکثرت کیا گیا ہے۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان نے اسے دو جلدوں میں 2009ء میں شائع کیا ہے۔ حدیث کا متن اور اس کا ترجمہ بطور نمونہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن عائشہؓ قالت قال النبی ﷺ ' لاھجرة بعد الفتح ولکن جھاد تبة ،واذا استفرتم فأنفروا ' (متفق علیه)**

نمونۂ ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہیکہ: رسول ﷺ نے فتح مکہ کے بعد ارشاد فرمایا فتح (مکہ) کے بعد ہجرت تو (باقی) نہیں رہی (اس لئے کہ مکہ اب دارالسلام، اسلامی شہر بن گیا) لیکن جہاد اور نیت (اب بھی) باقی ہیں (اور قیامت تک باقی رہیں گے لہٰذا) جب بھی تم کو جہاد کے لیے روانہ ہونے کی دعوت دی جائے تو فوراً روانہ ہو جاؤ۔ (جلد اول)

یہ ترجمہ اور شرح وفاق المدارس کے نصاب کے سلسلے میں ترتیب دیا گیا ہے۔ اس پر کسی خاص مترجم کا نام نہیں ہے کیونکہ یہ باقاعدہ ایک مجلس کی کاوش ہے۔ اس ترجمہ وشرح کی زبان آسان اور سلیس ہے۔ تاکہ طالبات کے لیے سہل ہو۔ ترجمہ کے دوران قوسین کے ذریعے تفہیم کی کوشش کی گئی ہے۔

(۷) روضۃ الصالحین ترجمہ وشرح ریاض الصالحین

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
روضۃ الصالحین ترجمہ وشرح ریاض الصالحین	مولانا محمد حسین صدیقی	زمزم پبلشرز، کراچی	پانچ جلدیں 2012ء

روضۃ الصالحین ترجمہ وشرح ریاض الصالحین کے نام سے یہ ترجمہ مولانا محمد حسین صدیقی صاحب نے کیا ہے۔ مترجم نے اس ترجمے میں بالکل آسان اور عام فہم زبان استعمال کی ہے۔ رواتِ حدیث اور معانیِ حدیث پر بھی اچھی بحث اس میں شامل ہے۔ اس کتاب کو زمزم پبلشر، کراچی نے پانچ جلدوں میں شائع کیا ہے۔ کتاب کی سن اشاعت 2012ء ہے۔ حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن عائشہؓ قالت قال النبی ﷺ ' لاھجرۃ بعد الفتح ولکن جھاد تبۃ ،واذا استفرتم فأنفروا ' (متفق علیہ)**

نمونۂ ترجمہ: حضرت عائشہ بیان کرتی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت کرنا درست نہیں۔ البتہ جہاد اور نیت باقی ہے۔ جن تمہیں جہاد کی طرف نکلنے کے لیے کہا جائے تو کوچ کرو۔

زبان عام فہم اور موثر ہے۔ اردو کے قاری تک مفہوم کی ترسیل کے لیے سہل طریقہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس ترجمہ میں حل لغت، تذکرہ حالات رواۃ، جدید مسائل کا تذکرہ وغیرہ کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

(۸) دلیل الفالحین شرح اردو ریاض الصالحین

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
دلیل الفالحین شرح اردو ریاض الصالحین	مولانا شمس الدین	مکتبہ العلم لاہور	پانچ جلدیں

دلیل الفالحین شرح اردو ریاض الصالحین یہ ترجمہ مولانا شمس الدین نے کیا ہے، زبان آسان اور عام فہم ہے، سن اشاعت درج نہیں لیکن زبان کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ماضی قریب ہی کا ترجمہ ہے۔ مکتبۃ العلم، لاہور نے پانچ جلدوں شائع کیا ہے، متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن عائشہؓ قالت قال النبی ﷺ ' لاهجرة بعد الفتح ولکن جهاد تبة ،واذا استفرتم فأنفروا ' (متفق علیه)**

نمونۂ ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں۔ لیکن جہاد اور نیت باقی ہے، جب تم کو جہاد کی طرف دعوت دی جائے تو فوراً نکل جاؤ۔ (جلد اول)

ترجمہ رواں اور سلیس انداز میں کیا گیا ہے۔ ترجمے میں مفہوم کی وضاحت کے لیے حسب ضرورت قوسین کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ جملوں کی عبارت خوب ہے اور تراکیب بھی جامع ہیں۔ اس ترجمہ کی نمایاں خوبیوں میں، عام فہم ترجمہ، حل اللغات، حل طلب مسائل کی تشریح، آیات قرآنی حوالوں کے ساتھ، ہر مسئلہ پر فقہی آراء وغیرہ شامل ہیں۔

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام

ابوالفضل شہاب الدین احمد ابن حجر العسقلانی

(1371ء-1448ء)

نام ونسب:

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی 10 شعبان 773 ہجری کو مصر میں پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت:

آپ نے مصر ہی میں پرورش پائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غضب کا قوتِ حافظہ عطا کیا۔ 9 سال کی عمر میں آپ نے حفظ قرآن مجید مکمل کرلیا۔ شیخ شہاب الدین احمد بن محمد ابن الفقیہ سے تجوید پڑھی۔ ابتدائی عمر میں ''العمدہ، الحاوی الصغیر، مختصر ابن الحاجب اور چند دیگر کتب بھی حفظ کرلی تھیں۔ دیگر محدثین کی طرح آپ نے بھی حصولِ علم کے لیے مختلف اسفار کیے جن میں حجاز، شام، فلسطین اور یمن وغیرہ کے سفر شامل ہیں۔

اساتذہ:

آپ کے چند معروف اساتذہ کے نام یہ ہیں: السراج بلقینی، السراج الملقن، عبدالرحیم بن رزین، حافظ عراقی، ابن ہشام، عز بن جماعہ رحمہم اللہ۔

تصانیف:

آپ نے کم وبیش 150 کتابیں تصنیف کی۔ چند قابل ذکر درج ذیل ہیں۔

(۱) بخاری کی مشہور شرح فتح الباری (۲) تہذیب التہذیب (۳) تقریب التھذیب

(۴) الاصابہ فی تمیز الصحابہ (۵) المطالب العالیہ

مناصب: ابتداً حاکم وقت نے آپ کو منصب قضاء میں امام بلقینیؒ کا نائب مقرر کیا پھر 827 ہجری میں آپ کو مصری علاقوں کا قاضی القضاۃ مقرر کردیا گیا۔

وفات: آپ نے ملک مصر میں ہفتہ کے روز 8/ذی الحجہ 852 ہجری میں وفات پائی۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام کی امتیازی خصوصیات:

بلوغ المرام احادیث احکام پر مشتمل حافظ ابن حجرؒ کی معروف ومقبول کتاب ہے۔ جو دنیا بھر کے اکثر وبیشتر مدارسِ دینیہ میں شامل نصاب ہے۔ اس میں تقریباً 1500 احادیث ہیں جن میں اکثر صحیح اور چند ضعیف ہیں۔ امام البانیؒ کی تحقیق کے مطابق 1417 صحیح اور 157 ضعیف ہیں۔ مؤلف نے اس کی احادیث، ابواب اور کتب کو کتبِ فقہ کے مطابق ترتیب دیا ہے۔ ہر حدیث کے بعد اس کا درجہ حسبِ ضرورت نقل کر دیا ہے۔ عموماً ہر باب کی ابتدا میں صحیحین یا ان میں سے کسی ایک کتاب کی احادیث اور باب سے متعلقہ سنن یا دیگر کتب احادیث ذکر کی ہیں۔ اس کتاب کی متعدد شروح لکھی جا چکی ہیں۔ جن میں ''البدر التمام'' از شیخ حسین بن محمد المغربی الصنعانی، ''سبل السلام'' شیخ محمد اسماعیل صنعانی، ''توضیح الاحکام'' از عبداللہ بن عبدالرحمٰن البسام اور ''فتح العلام'' از نواب محمد بن صدیق حسن خان وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

زیر بحث مقالہ میں بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام کے 6 اردو تراجم اور شروح پر بحث کی گئی ہیں۔

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام کے اردو تراجم

(۱) اتحاف الکرام شرح بلوغ المرام

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
اتحاف الکرام شرح بلوغ المرام	مولانا عبدالوکیل علوی	مکتبہ دارالسلام، لاہور	1997ء دوجلدیں

اتحاف الکرام شرح بلوغ المرام نامی یہ کتاب مولانا عبدالوکیل علوی کا اردو ترجمہ ہے ۔ یہ ایک عام فہم اور سلیس زبان میں کیا گیا ترجمہ ہے۔متن کی مزید تفہیم کے لئے قوسین کا بھی جابجا استعمال کیا گیا ہے۔کتاب کی شرح مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری نے لکھی تھی اور مولانا عبدالوکیل علوی نے احادیث کے ساتھ اس شرح کو بھی اردو میں منتقل کیا ہے۔اس ترجمہ کو مکتبہ دارالسلام، لاہور نے 1997ء میں شائع کیا ہے۔کتاب دوجلدوں پر مشتمل ہے۔حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث:**عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ فی البحر :هو الطهور ماؤه والحل ميتته (كتاب الطهارة)**

نمونۂ ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے سمندر کے پانی کے متعلق (ایک شخص کے استفسار کے جواب میں) فرمایا کہ ’’اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔‘‘

مکتبہ دارالسلام نے اس ترجمہ کو اپنے معیار کے مطابق شائع کیا ہے۔کتابت وطباعت بہت خوب ہے ۔ترجمہ نہایت سلیس اور آسان زبان میں کیا گیا ہے،احادیث کی تخریج اور سند کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ترجمہ کی تفہیم کے لیے قوسین کا بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ مثال میں ہم دیکھ سکتے ہیں۔

(۲) فقہ الاسلام شرح بلوغ المرام

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
مجلد نومبر 2011ء	مکتبہ الفہیم، مئوناتھ بھنجن یوپی	حافظ عمران ایوب لاہوری	فقہ الاسلام شرح بلوغ المرام

فقہ الاسلام شرح بلوغ المرام نامی یہ ترجمہ مولانا عمران ایوب لاہوری کا ہے۔اس میں تشریح کے ساتھ الفاظ کے معانی، راوی کی تفصیل، سند کی صحت وعدم صحت پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔ یہ کتاب سب سے پہلے پاکستان کے فقہ الحدیث پبلی کیشنز لاہور کے زیر اہتمام دسمبر 2006 میں شائع ہوئی۔ ہندوستان میں اس کتاب کو مکتبہ الفہیم، مئوناتھ بھنجن یوپی نے نومبر 2011ء میں اپنے ادارے سے شائع کیا۔حدیث کا متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ فی البحر: ((هو الطهور ماؤه والحل ميتته)) (كتاب الطهارة)**

نمونہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سمندر کے پانی کے متعلق فرمایا ’’اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔‘‘

جدید تحقیق کے ساتھ یہ ترجمہ منظر عام پر آیا ہے۔ترجمہ جدید طرز پر ہے۔اسلوب نگارش بہت خوب ہے۔لغوی تحقیق کے ساتھ ساتھ فقہی مباحث کی جانب بھی اشارہ کیا گیا ہے۔متن حدیث کے ساتھ سند کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔

(۳) بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام	مولانا امجد العلی صاحب	نور محمد اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی	مجلد سن اشاعت درج نہیں

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام نامی یہ ترجمہ مولانا امجد العلی صاحب نے کیا ہے۔زبان آسان اور عام فہم ہے۔اس کتاب میں سن اشاعت درج نہیں لیکن ترجمہ کی زبان زیادہ قدیم نہیں ہے۔نور محمد اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی نے اسے ایک جلد میں شائع کیا ہے۔متنِ حدیث اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **وأخرج الشيخان عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ 'كلمتان حبيتان الى رحمان خفيفتان على اللسنان ثقيلتان في الميزان 'سبحان الله وبحمده، سبحان الله العظيم '))(كتاب الجامع)**

نمونہ ترجمہ: بخاری ومسلم نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسولؐ نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو رحمٰن کو (نہایت) محبوب ہیں۔زبان پر بہت سہل ہیں لیکن میزان عمل میں بہت وزنی ہیں۔ ''سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم''۔

کتاب پر سن کا اندراج نہیں ہے۔کتابت اور طباعت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ تقریباً ایک صدی قدیم ترجمہ ہوگا۔لیکن ترجمہ کی زبان زیادہ قدیم نہیں معلوم ہوتی ہے۔مترجم نے زائد از متن کا ترجمہ قوسین میں دیا ہے کہ تفہیم میں آسانی ہو۔ترجمہ میں متن کی مکمل سند بھی مذکور ہے۔

(۴) تلخیص سبل السلام شرح بلوغ المرام

سن اشاعت مع جلد	مطبوعہ	مترجم	ترجمہ
مجلد	ادارہ احیاء السنہ۔ گوجرانوالہ، پاکستان	محمد سلیمان کیلانی	تلخیص سبل السلام شرح بلوغ المرام

تلخیص سبل السلام شرح بلوغ المرام یہ ترجمہ دراصل بلوغ المرام کی مشہور عربی شرح سبل السلام کی اردو تلخیص ہے۔اس کی زبان نہایت آسان اور بامحاورہ ہے۔اس کے مترجم محمد سلیمان کیلانی ہیں۔ادارہ احیاء السنہ، گوجرانوالہ، پاکستان نے اسے ایک جلد میں شائع کیا ہے۔کتاب پر سن اشاعت درج نہیں ہے۔متن اور نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ فی البحر :((هو الطهور ماؤه والحل ميتته)) (كتاب الطهارة)**

نمونۂ ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے سمندر کے پانی کے متعلق فرمایا۔اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مرا ہوا جانور حلال ہے۔

اس ترجمہ کی زبان عام فہم ہے۔ممکن ہے یہ بلوغ المرام کا ایک قدیم اور غالبًا ابتدائی ترجموں میں سے ایک ہوگا۔اس کے پیش لفظ میں خود مترجم نے لکھا ہے: ''عربی اور فارسی زبانوں میں اس کتاب کی شرحیں بقدر کفایت بہت تھیں۔لیکن اردو زبان میں اس کی کوئی شرح آج تک نہیں لکھی گئی تھی۔بلکہ عرصہ بیش اس کا ترجمہ بھی نہیں ملتا تھا۔اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اس کتاب کا غالبًا 1935ء میں ترجمہ کیا۔جو کہ کچھ عرصہ بعد جاکر طبع ہوا۔اس ترجمہ میں اطراف حدیث کو بالکل نظرانداز کردیا تھا۔زبان سلیس اور عام فہم رکھی گئی ہے۔اس کا نام ''مسائل واحکام'' رکھا گیا۔الحمدللہ کہ اس ترجمہ سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔'' یہ ترجمہ بھی اپنی زبان اور اسلوب کے لحاظ سے ایک اچھا ترجمہ ہے۔

(۵) تنویر الافہام فی حل عربیۃ بلوغ المرام

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
تنویر الافہام فی حل عربیۃ بلوغ المرام	مرتب: جاوید اقبال سیالکوٹی	مکتبۃ الکتاب، لاہور	مجلد

تنویر الافہام فی حل عربیۃ بلوغ المرام نامی یہ کتاب بلوغ المرام کی نہ ہی شرح ہے اور نہ ہی مکمل ترجمہ بلکہ یہ بلوغ المرام کی نحوی وصرفی شرح ہے، لیکن اس کی زبان اردو ہے۔ شاید اردو زبان میں حدیث کی کتابوں میں اپنے طرز کی بالکل الگ اور منفرد کتاب ہے۔ اس کے مرتب جاوید اقبال سیالکوٹی ہیں، مکتبہ الکتاب، لاہور نے ایک جلد میں شائع کیا ہے۔ سن اشاعت درج نہیں۔

(٦) شرح بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام ''کتاب الجامع''

ترجمہ	مترجم	مطبوعہ	سن اشاعت مع جلد
شرح بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام ''کتاب الجامع''	عبدالسلام بھٹوی	خرم پبلیکیشنز، حیدرآباد دکن	مجلد 2010ء

شرح بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام ''کتاب الجامع'' کے نام سے شائع شدہ یہ کتاب بلوغ المرام کے ایک اہم حصہ کا اردو ترجمہ ہے جسے عبدالسلام بھٹوی نے کیا ہے۔ اس کتاب کو خرم پبلیکیشنز، حیدرآباد دکن نے 2010ء میں شائع کیا ہے۔ کتاب میں شامل حدیث کا متن اور اس کے اردو ترجمہ کا نمونہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

متن حدیث: **وأخرج الشيخان عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ 'كلمتان حبيتان الی رحمان خفيفتان علی اللسنان ثقيلتان فی الميزان 'سبحان الله وبحمدهٖ ، سبحان الله العظيم '))(كتاب الجامع)**

نمونۂ ترجمہ: اور بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمے جو رحمٰن کو بہت پیارے، زبان پر بہت ہلکے، ترازو میں بہت بھاری ہیں ، یہ ہیں ''سبحان اللہ وبحمدہٖ ، سبحان اللہ العظیم''۔ یعنی میں اللہ کا پاک ہونا بیان کرتا ہوں اور اس کی حمد کے ساتھ (اس کا پاک ہونا بیان کرتا ہوں) میں اللہ کا پاک ہونا بیان کرتا ہوں جو بہت بڑائی والا ہے۔''

یہ ترجمہ بلوغ المرام کی اصل سمجھی جانے والی کتاب یعنی ''کتاب الجامع'' کی اردو شرح ہے۔ ترجمے میں آسان الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے لیکن لفظی ترجمہ کا طرز اختیار کرنے کی وجہ سے عبارت میں زیادہ روانی نہیں ہے۔ مترجم نے مزید تفہیم کے لیے واوین اور قوسین کا بھی استعمال کیا ہے۔

باب پنجم

اربعین کے اردو تراجم

اربعین (چالیس احادیث) کا تعارف اور روایت

'اربعین' عربی لفظ ہے جس کے معانی چالیس (40) کے ہیں۔فن حدیث میں ''اربعین'' ایک اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب چالیس عدد پر مشتمل احادیث کا مجموعہ ہے، جو کسی بھی موضوع اور عنوان پر ہوسکتا ہے۔

اربعین کے متعلق پیغمبر اسلام محمد ﷺ کا قول ہے۔

''من حفظ علی امتی اربعین من امر دینها بعثه الله یوم القیامة فی زمرة. مثلاً. بعثه الله یوم القیامة شافعاً و شهیداً......بعثه الله فقها و عالماً............

(میری امت میں سے جو کوئی امر دین کے چالیس احادیث یاد کرے گا وہ قیامت کے اٹھایا جائے گا فقہاء/شہداء/علماء کے ساتھ اٹھایا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔)

لیکن کبار محدثین کے نزدیک اس قسم کی تمام روایتیں ضعیف اور کمزور ہیں۔البتہ ابن عساکرؒ اور ملا علی قاریؒ نے کثرت طرق کی بنا پر اس متن کو مقبول قرار دیا ہے۔اس حدیث کے ضعف کے باوجود احادیث نبویہ کو روایت، یاد کرنے اور آگے پہنچانے کے موضوع پر کئی دیگر مستند احادیث بھی موجود ہیں جن کی بنا پر کئی ممتاز علمائے عظام نے اس میدان میں خصوصی کاوشیں پیش کی ہیں۔البتہ 40 کی تعداد پر مبنی حدیث کے ضعف کے باوجود علماء میں مختلف مناسبتوں اور موضوعات پر 40 احادیث کو روایت کرنے ،مرتب کرنے کی ایک پختہ روایت موجود ہے۔

امام نوویؒ کہتے ہیں ''ماہرین حدیث کا اتفاق ہے کہ کثرت اسانید کے باوجود یہ حدیث ضعیف ہے مگر پھر بھی اہل علم نے اس سلسلہ میں بے شمار تصانیف کی ہیں۔میرے علم کے مطابق سب سے پہلے اس بارے میں عبداللہ بن مبارکؒ نے کتاب تصنیف کی۔اس کے بعد عالم ربانی ابن اسلم طوسی، حسن بن سفیان نسائی، ابوبکر آجری، ابوبکر بن ابراہیم اصفہانی، دارقطنی، حاکم، ابونعیم ابوعبدالرحمٰن السلمی، ابوسعید المالینی، ابو

عثمان الصابونی ،عبد اللہ بن محمد الانصاری اور ابوبکر البیہقی اور دیگر بہت سے متقدمین ومتاخرین علماء نے تصنیف کی ۔‘‘(مقدمہ امام نوویؒ،ص:10)

تمام اربعینات میں سے حافظ ابوطاہر السّلفی کی (الاربعون البلدانیة)اہل علم کے ہاں کافی مشہور رہی ۔انہوں نے اس میں چالیس مختلف شہروں کے چالیس محدثین کی چالیس احادیث بیان کی ہیں ۔ابن عساکر کی (الاربعون الطوال)کوبھی خاصی شہرت ملی ۔

اربعین نووی کی خصوصیات:

امام نوویؒ سے قبل اگر چہ چہل احادیث کے بہت سے مجموعے مرتب ہو چکے تھے تاہم امام موصوف نے بھی ’’الاربعین‘‘ کے سلسلہ میں وارد فضیلت کے حصول کے لئے یہ مجموعہ مرتب کیا۔آپ نے اپنے اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل باتوں کا خصوصی التزام کیا ہے۔

(۱)اس میں مذکور تمام احادیث سنداً صحیح ہیں اور اکثر بخاری ومسلم کی ہیں ۔

(۲)اس مجموعہ میں صرف احادیث کے متن بیان کئے گئے ہیں اور اسانید کو حذف کر دیا گیا ہے اس طرح اس کا زبانی یاد کرنا آسان ہوگیا ہے۔

(۳)اس میں وہی احادیث بیان کی گئی ہیں جنہیں دین میں اساسی حیثیت حاصل ہے۔

(۴)یہ تمام احادیث اس قدر اہم ہیں کہ ایک مسلمان کے لیے ان کا جاننا ازحد ضروری ہے۔

اربعین نووی کی مقبولیت:

امام نوویؒ کو اخلاص نیت کا صلہ یہ ملا کہ چالیس احادیث کے تمام مجموعوں میں سے امت میں سب سے زیادہ مقبولیت آپ کے مجموعہ کو حاصل ہوئی ۔یہ کتاب بالعموم مدارس دینیہ ،کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل رہی ۔اس کی جامعیت اور افادیت کے پیش نظر اکابر اہل علم نے اس کی شرحین لکھیں ،حواشی تحریر کئے ،عربی ،فارسی اور اردو میں منظوم اور رواں زبان میں تراجم کئے گئے ۔اس کی بعض شروح وحواشی مندرجہ ذیل ہیں ۔

(۱)جامع العلوم والحکم ،لابن رجب الحنبلی ۔

(۲)شرح الاربعین ،لابن دقیق العید۔

(۳)شرح لابن حجر المکی۔

(۴)المبین المعین لفہم الاربعین ،ملاعلی قاری۔

(۵)الفتح المبین لابن حجر العسقلانی

نوٹ: ''الاربعین'' میں چالیس احادیث ہوتی ہیں لیکن امام نووی نے عام دستور سے ہٹ کر اس مجموعہ میں بیالیس احادیث جمع کی ہیں۔

علماء اسلام نے زندگی کے مختلف گوشوں پر اربعین کے مجموعے ترتیب دیے ہیں، جن میں اخلاقیات، عبادات، علم کی اہمیت، نوجوانوں کے لئے نصیحت، یتیم کی کفالت، کمزوروں کی امداد، عورتوں کے لئے نصیحت، حقوق و فرائض، پردہ شرعیہ، موسیقی کی غیر مشروعیت وغیرہ موضوعات پر علماء اسلام نے اربعین مرتب کیا ہے۔

ان اربعین کے اردو تراجم بھی ہوئے ہیں اور خود علماء برصغیر نے بھی اربعین کے کئی مجموعے ترتیب دیے ہیں جن میں احادیث کے اردو تراجم بھی شامل ہیں۔ اس باب میں 118 اربعین کی فہرست شامل کی گئی ہے۔ جس میں کتاب کا نام، مترجم/مؤلف کا نام، مطبع/ناشر اور دستیاب سن اشاعت کو درج کیا گیا ہے۔ اگلے صفحے سے اردو کے اربعین کی ایک فہرست پیش کی جارہی ہے ملاحظہ کریں۔

فہرست اردو تراجم اربعین

شمار نمبر	نام کتاب	مترجم رمؤلف	مطبع وسنہ اشاعت
1	ظفر مبین ترجمہ اربعین	مولوی محمد حکیم حفاظت حسین	مطبع نظامی 1873ء
2	الفیض البخاری شرح اربعین لملاعلی القاری	مولانا نور الحسن	مطبع مجتبائی 1909ء
3	اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین	احمد رضا خان بریلوی	المجمع الاسلامی مبارکپور
4	چہل حدیث معروف بہ اسلامی اخلاق	مولانا سید حسین دیوبندی	محبوب المطابع اسلامی دہلی 1942ء
5	چہل حدیث	سید اصغر حسین	جمال پریس دہلی 1934ء
6	چہل حدیث	مولوی عبد الرب	مطبع احمدی دہلی
7	چہل حدیث (پردۂ شرعی)	نور احمد	مطبوعہ کراچی 1951ء
8	تعلیمی چہل حدیث	مولانا وحید الدین قاسمی	ناشر امیر علی دہلی 1978ء
9	چالیس حدیثیں	خواجہ عبد الحیٔ فاروقی	مکتبہ جامعہ، دہلی
10	چہل حدیث	مولانا وارث علی	سنٹرل پریس کلکتہ 1975ء
11	چہل حدیث (رسائل مسواک)	سید ظہور الدین	اتحاد پریس بہار نپور
12	حدیث اربعین مع حاشیہ تحفۃ المسلمین	حاجی نصیر الدین میرٹھی	مطبع ابو العلائی آگرہ
13	الفوائد السنیہ فی شرح اربعین النوویہ	مولانا عاشق الٰہی	مطبوعہ پاکستان
14	ہدایۃ الرابعین من الأحادیث الأربعین	مولانا رستم علی	خلیق مشن پریس میرٹھ
15	اربعین سکندری	اکرم الدین احمد	ناشر سکندر منزل پرتاپ گڈھ 1952ء

16	چہل حدیث (فضائل قرآن)	مولانا زکریا سہارنپوری	کتب خانہ یحیویہ سہارنپور 1929ء
17	چہل حدیث نور الفوائد	مولوی محمود احمد	مطبع شمسیہ مدراس
18	رج العاصی عن قرب المعاصی	مولانا عاشق الٰہی	صدیقی پریس لاہور
19	رحمت المحدثین	مولوی حکیم محمد حفاظت حسین	مطبع نظامی کانپور 1873ء
20	چالیس حدیث مترجمہ اربعین نوویہ	محمد فاروق خاں	فردوس پبلیکیشنز، دہلی
21	گلدستہ حدیث	مولانا محمد یوسف اصلاحی	مکتبہ ذکریٰ، رام پور 1986ء
22	حدیث رسول	مولانا محمد یوسف اصلاحی	مکتبہ ذکریٰ، رام پور 1978ء
23	شمع حرم	مولانا محمد یوسف اصلاحی	مکتبہ ذکریٰ، رام پور 1983ء
24	نوادر الحدیث	مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی	نیشنل آرٹ پریس الہ آباد 1975ء
25	اربعین (نصاب حدیث)	مولانا معین الدین	مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی 1984ء
26	الأفضل اربعین نووی	محمد عبد الرحمٰن ندوی	مکتبہ ندوۃ السنہ، حیدرآباد دکن 1989ء
27	چہل انوارِ رسالت	مولانا ابراہیم رضا	نیشنل آرٹ پریس الہ آباد
28	چہل حدیث از شاہ ولی اللہ	نامعلوم	مطبع نظامی لاہور 1296ھ، 1879
29	چالیس حدیثیں	مولانا نثار احمد رضوی	شعبۂ اشاعت دار العلوم قادریہ، پاکستان
30	اربعین حنفیہ	مولانا محمد شریف سیالکوٹی	مطبوعہ الفقیہ پریس امرتسر
31	اربعین نووی	مولانا محمد صدیق ہزاروی	مکتبہ اسلامیہ سعیدیہ مانسہرہ 1989ء
32	فضائل چہل حدیث	ابراہیم یوسف باوا	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
33	اربعۃ واربعون حدیثاً از: سید نور بخش	محمد علی	ثنائی برقی پریس لاہور

34	الاربعین	مفتی اسرار احمد	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
35	چالیس احادیث مصطفیٰ	اصغر علی شاہ	مرکزی تنظیم تحفظ مقام مصطفیٰ، لاہور
36	چالیس احادیث نبوی	بشیر احمد ملک	کنز الایمان سوسائٹی لاہور 1988ء
37	چہل حدیثِ مدنی	بیگم نسیم مدنی	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
38	چہل حدیث ونو دنہ نام مبرحم	چراغ دین	اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور 1342ھ، 1924ء
39	چہل حدیث شریفہ	راشدہ پروین	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
40	چہل حدیث	رخسانہ عثمانی	مکتبہ طارق اکیڈمی ،فیصل آباد 2001ء
41	اربعین رضویہ	روح الامین قادری	انجمن جان نثاران مصطفیٰ ﷺ، پاکستان 1989ء
42	چالیس احادیث	سعید اللہ قاضی	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
43	مجموعہ چہل حدیث نبویہ	سلطان محمود سیفی	مدرسہ مفتاح العلوم، پاکستان
44	اربعین ولی اللہی	عبدالماجد دریابادی	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
45	اربعین سیفی	شہزاد مجددی سیفی	سنی لٹریری سوسائٹی ،لاہور 1996ء
46	اربعین فاتحہ	شہزاد مجددی سیفی	سنی لٹریری سوسائٹی، لاہور 2001ء
47	بستان الاربعین	مولانا صادق سیالکوٹی	مکتبہ نعمانیہ ،اردو بازار، پاکستان
48	بیاض الاربعین	مولانا صادق سیالکوٹی	دارالسلام لاہور 1994ء
49	گنج شائیگاں از ظفر علی خاں	صادق حسین	دل محمد روڈ، لاہور 1966ء
50	چہل حدیث متعلقہ فضائل جہاد	مفتی عاشق الٰہی	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
51	چہل حدیث حقوق الوالدین	مفتی عاشق الٰہی	مکتبہ خلیل، لاہور

52	چالیس حدیثیں متعلقہ فضائل رمضان وصیام	مفتی عاشق الٰہی	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
53	گلدستہ چہل حدیث	مفتی عبداللہ عاصم	مکتبہ جامعہ حمادیہ، کراچی
54	چہل حدیث (جوامع الکلم)	مفتی عبدالحکیم	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
55	اربعین اشرف	حکیم عبدالرحیم اشرف	طارق اکیڈمی فیصل آباد 2001ء
56	الاحادیث الاربعین النوویہ	عبداللہ بن صالح	جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ 1404ھ، 1984ء
57	اربعین نبویؐ	عبداللہ شاہین	شیخ جمیل اینڈ سنز، حافظ آباد
58	اربعین نبویؐ	عبداللہ شاہین	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
59	نظم القلادۃ یوم الولادۃ	عنایت اللہ اثری	آفتاب عالم پریس، لاہور 1949ء
60	چالیس ارشادِ مبارکہ	عنایت اللہ چشتی	مرکزی تنظیم تحفظ مقام مصطفیٰ لاہور 1989ء
61	چہل حدیث رسول انام ﷺ	غلام دستگیر	ملک دین محمد اینڈ سنز، لاہور 1959ء
62	توضیح اربعین	فاروق بی اے	چشتی کتب خانہ، لائل پور پاکستان
63	چہل حدیث برائے خواتین اسلام	فیض احمد اویسی	مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاول پور
64	تعلیم الاسلام	مفتی کفایت اللہ	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور 1324ھ، 1906ء
65	چہل حدیث درفضائل قرآن	محمد احمد	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
66	چہل حدیث در سورتوں کے فضائل	محمد احمد	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
67	اربعین سلیمانی	حکیم محمد سلیمان	پسرور، سیالکوٹ
68	اربعین نبویہ	ابو یوسف محمد شریف	سیالکوٹ

69	چہل حدیث جوامع الکلم از محمد شفیع	راحت علی ہاشمی	ادارۃ المعارف کراچی 2004ء
70	اربعین تجوید قرأت	قاری محمد طاہر	مکتبہ التجوید فیصل آباد
71	الاربعین صلوٰۃ والسلام	مولانا سید نفیس الحسینی	دارالنفائس کریم پارک، لاہور 1421ھ، 2000ء
72	اربعین (دعائیں)	نور حسین	محمد الیاس، فیصل آباد
73	اربعین (حصہ اول)	ہارون احمد چشتی	چشتیہ اکیڈمی فیصل آباد 1997ء
74	اربعین (حصہ دوم)	ہارون احمد چشتی	چشتیہ اکیڈمی فیصل آباد 1998ء
75	شرح اربعین النووی	چودھری عبدالحفیظ ظفر اقبال	نعمانی کتب خانہ، لاہور
76	چالیس دعائیں از اسامہ مراد	عبدالماجد دریابادی	منشورات، لاہور
77	چالیس مستند اور مقبول دعائیں	شمیم قاسمی	صدیقی ٹرسٹ، کراچی
78	موسیقی کی حقیقت مع چالیس احادیث	عزیز الرحمٰن	زوار اکیڈمی کراچی 1996ء
79	اربعین	یعقوب ربانی	جامعہ اسلامیہ فاروق آباد، پاکستان
80	صحیح چہل حدیث (حصہ اول)	محمد عبدالرحمٰن ندوی	مکتبہ ندوۃ السنہ، حیدرآباد دکن 1989ء
81	چہل حدیث (حصہ دوم)	محمد عبدالرحمٰن ندوی	مکتبہ ندوۃ السنہ، حیدرآباد دکن 1989ء
82	چہل حدیث (حصہ سوم)	محمد عبدالرحمٰن ندوی	مکتبہ ندوۃ السنہ، حیدرآباد دکن 1989ء
83	چہل حدیث (حصہ چہارم)	محمد عبدالرحمٰن ندوی	مکتبہ ندوۃ السنہ، حیدرآباد دکن 1989ء
84	فضائل قرآن	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
85	ماہ رمضان کے فضائل	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
86	اربعین میلاد النبی ﷺ	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور

87	صحابہ اکرامؓ کا ذکر جمیل	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
88	فضائل خلفائے راشدین	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
89	انبیاء ورسل کی فضیلت	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
90	رحمت مصطفیٰ پر چالیس احادیث مبارکہ	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
91	فضیلت درود وسلام	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
92	صحابہ اکرامؓ کے نعتیہ کلام سے انتخاب	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
93	اطاعت مصطفیٰ میں صحابہؓ کے ایمان افروز واقعات	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
94	نماز پنجگانہ کے بعد اذکار چالیس احادیث مبارکہ	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
95	فضیلت وفرضیت نماز اورترک پر وعید	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
96	نفلی روزوں کے فضائل	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
97	شب قدر اور اعتکاف کے فضائل	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
98	فضائل زکوٰۃ	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
99	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
100	فضیلت مساجد	ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور
101	چہل احادیث مأخوذ از تجرید البخاری	مولانا سعید جہاں	نیشنل فائن پرنٹنگ پریس، حیدرآباد دکن، 1966ء
102	چہل حدیث شریف	محمد عبدالکریم	کمرشیل بک ڈپو، حیدرآباد، دکن
103	اربعین فی الحج والزیارۃ	خواجہ محمد واسع	اعجاز پرنٹنگ پریس، چھتہ بازار، 1971ء

104	اربعین عندلیب	عبدالوہاب عندلیب	مطبع آعظم جاہی، حیدرآباد
105	شرح چہل حدیث معروف بہ راہ جنت	اولاد حسن قنوجی	نامعلوم
106	عین الیقین ترجمۃ اربعین	سید صدیق حسن قنوجی	مطبع: مصطفائی دہلی 1953ء
107	تمیمۃ الصبی فی ترجمۃ اربعین من احادیث النبی	سید صدیق حسن قنوجی	مطبع شاہ جہانی، بھوپال 1874ء
108	خیر القرین فی ترجمۃ الاربعین	نواب صدیق حسن قنوجی	نامعلوم
109	اربعین نووی	مولانا عبدالمجید سوہدروی	نامعلوم
110	نجاۃ المومنین فی حفظ اربعین	مولانا الٰہی بخش بڑاکری	مطبع: انوار محمدی 1883ء
111	اربعین محمدی	مولانا محمد جوناگڈھی	مطبع: جید برقی دہلی 1938ء
112	اربعین محمدی اردو	ابوالقاسم سیف بنارسی	نامعلوم
113	اربعین اصلاحی اردو	مولانا محمد مہدی رضا بہاری	طبع 1368ھ 1948ء
114	الاقوال الایمانیۃ فی شرح اربعین السلیمانیہ (منظوم)	محمد ہاشم سورتی	نامعلوم
115	الاقوال الایمانیۃ فی شرح اربعین السلیمانیہ (منثور)	محمد ہاشم سورتی	نامعلوم
116	اربعین سلیمانیہ مترجم اردو	مولانا عبدالحمید اٹاوی حیدرآباد	نامعلوم
117	چہل حدیث در فضائل قرآن شریف	مولانا عبدالحمید اٹاوی حیدرآباد	نامعلوم
118	اربعین حمیدیہ	مولانا عبدالحمید اٹاوی حیدرآباد	نامعلوم

باب ششم

دیگر کتب احادیث کے اردو تراجم

دیگر کتب احادیث کے اردو تراجم

پچھلے ابواب میں حدیث کی کتابوں کے اردو تراجم پر تفصیلی بحث کی گئی تھی۔اس باب میں حدیث کی ایسی کتابوں کے اردو تراجم کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو سابقہ ابواب کی زمرہ بندی میں شامل نہیں ہیں۔یعنی یہ کتابیں نہ تو صحاح ستہ میں شامل ہیں نہ کتب مشہورہ میں اور نہ ہی وہ اربعین کی فہرست میں شامل ہوسکتی ہیں۔ایسی تمام کتابوں کو ہم نے اس باب کے تحت جمع کرنے کر دیا ہے۔

مختلف ادوار میں برصغیر کے مختلف علمائے کرام نے الگ الگ ضرورتوں کے تحت حدیث کے مجموعے اردو ترجموں کے ساتھ ترتیب دیے ہیں۔یہ مجموعے اپنی تعداد کے لحاظ سے کافی زیادہ ہیں، ہم نے کوشش کی ہے کہ اس نوعیت کی دستیاب زیادہ سے زیادہ کتابوں کے متعلق بنیادی معلومات جمع کر دی جائیں۔چنانچہ اس باب میں اس طرح کی کتابوں کی بنیادی تفصیلات مثلاً کتاب کا نام، مترجم، موضوع اور کیفیت وغیرہ فراہم کر دی گئی ہیں۔کتاب کی مطلوبہ معلومات حاصل ہونے پر کیفیت کی وضاحت کی گئی ہے۔اس باب میں 186 کتابوں کی معلومات جمع کی گئی ہیں جن کا تعلق حدیث کے اُردو تراجم سے ہے۔

دیگر کتب احادیث کے اردو تراجم کی فہرست

نمبر	نام کتاب	مترجم رمرتب	سن طباعت ونام مطبع	کیفیت
1	العروة الوثقیٰ لمنبع سنة سید الوریٰ	عبداللہ جھاؤ میاں	آئمہ الہ آباد 1300ھ 1883ء	ابواب فقہ کی ترتیب پر احادیث نبویہ کا اردو ترجمہ ہے۔
2	عمدة الصلاة وفائز النجاة	عبداللہ جھاؤ میاں	آئمہ الہ آباد	نماز سے متعلق احادیث نبویہ کا اردو ترجمہ ہے۔
3	غنية القاری ترجمة ثلاثيات البخاری	نواب سید صدیق حسن قنوجی	مطبع: شاہ جہانی ، بھوپال، طبع 1874ء	اس کتاب میں ثلاثیات بخاری جن کی تعداد 22 ہے ان کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔
4	تقوية الايمان بشرح حديث حلاوة الايمان	نواب سید صدیق حسن قنوجی	مطبع: مفید عام آگرہ 1885ء	حلاوۃ ایمان والی حدیث کی اردو شرح۔
5	ضوء الشمس من شرح حديث " بنی الاسلام علی خمس"	نواب سید صدیق حسن قنوجی	مطبع: مفید عام، آگرہ 1888ء	اسلام کے پانچ اہم رکان پر مشتمل حدیث کی شرح ہے
6	زيادة الايمان بأعمال الجنان	نواب سید صدیق حسن قنوجی	مطبع: مفید عام، آگرہ 1885ء	اس کتاب میں جن اوقات اوراماکن اذکار کا احادیث میں ذکر ہے ان کی تفصیل ہے۔

7	القويم فی احادیث النبی الکریم	مولانا سخاوت علی جونپوری	مطبع: صدیقی ،بنارس 1886ء	صحاح ستہ کے منتخب احادیث کو فقہی ترتیب میں جمع کیا گیا ہے۔
8	ترجمة صحیح البخاری	مترجم: مولانا عبد التواب ملتانی	نامعلوم	یہ صرف 8 پاروں کا اردو ترجمہ ہے۔
9	شرح صحاح ستہ	عبدالعزیز صمدنی فرخ آبادی	نامعلوم	اس کتاب کا تذکرہ مولانا محمد مستقیم سلفی نے اپنا مقالہ ''علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث'' جسے مقامی جمعیت اہل حدیث، یوپی نے 1999ء شائع کی ہے، اس میں ذکر کیا ہے۔
10	الہام الباری جواب تنقید بخاری	نواب ضمیر الدین لوھارو	نامعلوم	بخاری کی دفاع میں لکھی گئی کتاب ہے۔
11	انتخاب صحیحین	مولانا عبدالمجید سوھوروی	نامعلوم	بخاری مسلم کی احادیث کا انتخاب
12	خیار الدعوات	عبدالرحمٰن بقاغازیپوری	مطبع: ستارہند ،کلکتہ 1908	دعاؤں پر مشتمل احادیث کا مجموعہ ہے۔
13	اصلاح الهدایة وتصحیح الروایة	نواب وحیدالزماں	مطبع: شوکت اسلام، بنگلور 1915ء	کتاب ''ہدایہ'' کی احادیث پر تحقیق ہے۔
14	سواء الطریق	مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی	مطبع: فاروقی دہلی 1921ء	مشکوٰۃ میں سے صحیحین کی روایات کو الگ کرکے ترجمہ کیا گیا ہے

15	طریق النجاۃ فی ترجمۃ الصحاح من المشکوٰۃ	مولانا ابومحمد ابراہیم آروی	مطبع: ستارے ہند ،کلکتہ 1928ء	چار جلدوں میں مشکوٰۃ کے صحیحین کی روایتوں کا ترجمہ اور شرح ہے۔
16	ترجمہ کتاب الادب المفرد للبخاری	مولانا ابومحمد ابراہیم آروی	نامعلوم	امام بخاری کی آداب پر مشتمل احادیث کے مجموعے کا اردو ترجمہ ہے۔
17	ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح	مترجم: مولانا عبداللہ روپڑی	یہ قلمی نسخہ ہے	اس کتاب کا تذکرہ مولانا محمد مستقیم سلفی نے اپنا مقالہ ''علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث'' جسے مقامی جمعیت اہل حدیث، یوپی نے 1999ء شائع کی ہے، اس میں ذکر کیا ہے۔ یہ صرف 8 پاروں کا اردو ترجمہ ہے۔
18	مائۃ ثنائیۃ	مولانا ثناءاللہ امرتسری	مطبع: ثنائی امرتسر 1938ء	فضائل ایمان، عبادات واخلاق پر 100 احادیث کا مجموعہ ہے۔
19	خصائل النبی ﷺ	مولانا ثناءاللہ امرتسری	طبع ہفتم 1922ء	شمائل ترمذی کا ترجمہ ہے۔
20	حصول المرام	ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی	یہ قلمی نسخہ ہے	بلوغ المرام کے طرز پر احادیث کا مجموعہ ہے۔

21	ایمان مفصل	مولانا عبدالسلام بستوی	مطبع: انڈیا لیتھو، دہلی	اس کتاب میں ایمان کے شاخ والی حدیث پر بحث ہے۔
22	كشف الملهم عما في مقدمة مسلم	مولانا عبدالسلام بستوی	محبوب المطابع، دہلی 1937ء	صحیح مسلم کے مقدمہ کا سلیس ترجمہ ہے۔
23	رفع العجاجة ترجمة سنن ابن ماجه	مولانا عبدالسلام بستوی	نامعلوم	اس کتاب کا تذکرہ مولانا محمد مستقیم سلفی نے اپنا مقالہ ''علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث'' جسے مقامی جمعیت اہل حدیث، یوپی نے 1999ء شائع کی ہے، اس میں ذکر کیا ہے۔
24	غاية المرام في ترجمة كتاب القرأة للبيهقي	مولانا عبدالجلیل سامرودی	نامعلوم	یہ امام بیہقی کی کتاب جزء القراء کا اردو ترجمہ ہے۔
25	صد احادیث	مولانا محمد صادق سیالکوٹی	نامعلوم	ایمان واعتقاد کے متعلق 100 احادیث کا ترجمہ ہے۔
26	فيض الستار في ترجمة كتاب الاثار	مولانا حافظ ابوالحسن سیالکوٹی	نامعلوم	امام محمد کی کتاب الاثار کا اردو ترجمہ ہے۔
27	الفوائد المجموعة في احاديث الموضوعة	ترجم: مولانا فضل الحق دلاوری	مطبع: صدیقی لاہور 1888ء	امام شوکانی کی مشہور کتاب جو ضعیف احادیث پر مشتمل ہے اس کا ترجمہ۔

28	ترجمة الموضوعات از ملا علی قاری	ترجم: مولانا فضل الحق دلاوری	نامعلوم	اس کتاب کا تذکرہ مولانا محمد مستقیم سلفی نے اپنا مقالہ ''علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث'' جسے مقامی جمعیت اہل حدیث، یوپی نے 1999ء شائع کی ہے، اس میں ذکر کیا ہے۔
29	البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین	محی الدین نومسلم	دوجلدیں	مشکوٰۃ المصابیح کی کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلاۃ کی احادیث کا اردو مجموعہ۔
30	انتخاب الحدیث	مولانا ابوالقاسم خالد	نیشنل آرٹ الہ آباد 1982ء	صحاح ستہ کے مختلف موضوعات کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے دوجلدوں میں۔
31	شرح صحیح البخاری	مولانا امیر علی لکھنوی	نامعلوم	اس کتاب کا تذکرہ مولانا محمد مستقیم سلفی نے اپنا مقالہ ''علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث'' جسے مقامی جمعیت اہل حدیث، یوپی نے 1999ء شائع کی ہے، اس میں ذکر کیا ہے۔

32	ترجمہ صحیح البخاری	مولانا ہاشم سورتی	نامعلوم	بخاری شریف کے صرف سات پاروں کا ترجمہ
33	المصطفیٰ بترجمۃ المنتقیٰ	عبدالحمید اٹاوی حیدرآباد دکن	مطبع حمایت دکن،	یہ احکام والی احادیث کا مجموعہ ہے۔
34	ریاض الصالحین مترجم ومحشی	مولانا عبدالغفور غزنوی	نامعلوم	اس کتاب کا تذکرہ مولانا محمد مستقیم سلفی نے اپنا مقالہ ''علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث'' جسے مقامی جمعیت اہل حدیث، یوپی نے 1999ء شائع کی ہے، اس میں ذکر کیا ہے۔
35	بلوغ المرام مترجم ومحشی	مولانا عبدالغفور غزنوی	نامعلوم	ایضا
36	شرح مشکوٰۃ المصابیح	مولانا محمد گوندلوی	800 قلمی صفحات پر مشتمل ہے۔	ایضا
37	ترجمہ بلوغ المرام	مولانا محی الدین لاہوری	نامعلوم	ایضا
38	زبدۃ البخاری	مترجم: عزیز الحسن	صحیفہ بک، بجنور	یہ بخاری کی تلخیص ہے جسے شیخ عمر ضیاء الدین نے مرتب کیا ہے۔
39	نبراس الساری علی اطراف البخاری	مولانا عبد العزیز گوجرانولہ	---	یہ اطراف بخاری کی احادیث کا ترجمہ ہے۔

40	تحفة الأخيار ترجمه مشارق الأنوار	مولانا خرم علی دہلوی	گلاب سنگھ لکھنؤ	ابتدائی تراجم میں سے ایک ہے سن ترجمہ 1249ھ
41	ظفر جلیل ترجمه حصن حصین	مولانا نواب قطب الدین دہلوی	نامی پریس لکھنؤ 1838ء	اس کتاب کا تذکرہ مولانا محمد مستقیم سلفی نے اپنا مقالہ ''علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث'' جسے مقامی جمعیت اہل حدیث، یوپی نے 1999ء شائع کی ہے، اس میں ذکر کیا ہے۔
42	خير متين ترجمه حصن حصين	مولانا عبدالأحد	مطبع مجتبائی، دہلی	ایضا
43	قول متين ترجمه وشرح حصن حصين	مولانا عبدالعلیم ندوی	پبلیشرز لمیٹڈ دیوبند	ایضا
44	ترجمه حصن حصين	مولانا محمد ادریس/مدرس عربیہ اسلامیہ کراچی	منظور بک ڈپو، دہلی	ایضا
45	ترجمه حصن حصين	مولانا صدیق ہزاروی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور 1987ء	ایضا
46	شرح معاني الآثار	احمد علی لاہوری (ترجمہ)	مطبع اسلامیہ لاہور	ایضا
47	سنن دارمي	مرزا حیرت دہلوی	کرزن اسٹیم پریس دہلی	ایضا مترجم نے صحیح بخاری کا بھی ترجمہ کیا ہے۔
48	سنن دارمي شريف	محمد سعید	سعید اینڈ سنس قرآن محل، کراچی	ایضا

49	فیض الستار فی شرح كتاب الأثار	محمد عبدالستار	گلزار محمدی پریس	ایضا
50	کتاب الأثار ترجمه اردو	مولانا ابوالفتح صغیرالدین	ادارہ فکر اسلامی دیوبند	ایضا
51	الاعمال الماثوره فی ایام المشهوره عبد الحق دهلوی	مترجم: مولانا سبحان بخش	مجتبائی پریس	مشہور اعمال جو ایام خاصہ میں پڑھے جاتے ہیں، اُن احادیث پر یہ کتاب مشتمل ہے۔
52	الأعمال اليوم والليل (ابن سنی)	محمد عصمت	رضوی کتاب گھر، بھیونڈی	یہ کتاب دن اور رات میں کیے جانے والے وہ اعمال جو احادیث سے وارد ہیں۔
53	منتقیٰ الأخبار	مولانا محمد داؤد راغب رحمانی	ادارہ دارالسّلفیہ، ممبئ	احکام کی کتاب
54	نهاية التحقيق شرح أبی بکر صديق من مسند احمد	مولانا شبیر احمد میرٹھی	نامعلوم	مسند ابی بکرؓ کی تحقیق اور اُردو شرح ہے۔
55	مسند امام اعظم ترجمه اردو	نامعلوم	پبلشرز پرائیوٹ لمیٹڈ دیوبند	امام اعظم امام ابوحنیفہؒ سے مروی احادیث کا اردو مترجم مجموعہ ہے۔
56	مسند ابی حنیفه ترجمه مفیضه	عابد بن احمد علی	پبلشرز پرائیوٹ لمیٹڈ دیوبند	امام اعظم امام ابوحنیفہؒ سے مروی احادیث کا اردو مترجم مجموعہ ہے۔

57	الاستدراک الحسن اردو ترجمہ	ظفر احمد تھانوی	اشرف المطابع تھانہ بھون	امام اعظم امام ابوحنیفہؒ سے مروی احادیث کا اردو مترجم مجموعہ ہے۔
58	شمیم الریاض شرح شفاقاضی عیاض	حافظ محمد اسماعیل کاندھلوی	مطبع نولکشور لکھنؤ	قاضی عیاضؒ سے مروی احادیث کی اُردو شرح ہے۔
59	تیسر الوصول ،تلخیص الصحاح	سید ابوالحسن محمد محی الدین	مطبع: صدیقی لاہور	کتاب صحاح ستہ کی تلخیص ہے جو زبان اردو میں ہے۔
60	مرأۃ الأنوار شرح اردو مشکوٰۃ الآثار	مولانا نسیم احمد مظاہری	مطبع: امیر علی، دہلی	مشکوۃ الآثار کتاب کی اُردو شرح ہے۔
61	معارف السنہ	نامعلوم	نامعلوم	اس کتاب کا تذکرہ مولانا محمد مستقیم سلفی نے اپنا مقالہ ''علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث'' جسے مقامی جمعیت اہل حدیث، یوپی نے 1999ء شائع کی ہے، اس میں ذکر کیا ہے۔
62	اخبار نبی، ترجمہ میلاد نبی علامہ جزری	مترجم: محمد فتح نائب	مطبع: مجتبائی، دہلی	میلاد النبی کے حوالے سے احادیث کا اردو مجموعہ

63	فیض الکلام مع شرح اردو	مفتی اظہار الاسلام	نامعلوم	اس کتاب کا تذکرہ مولانا محمد مستقیم سلفی نے اپنا مقالہ ''علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث'' جسے مقامی جمعیت اہل حدیث، یوپی نے 1999ء شائع کی ہے، اس میں ذکر کیا ہے۔
64	مجالس الأبرار ترجمہ اردو	قاضی ابراہیم	مطبع: مجیدیہ کانپور	مجموعہ احادیث کا اردو ترجمہ
65	جوا مع الکلم سید ائدمم	محمد اسحاق	رفیق پریس، آگرہ	رسول اکرم ﷺ کی چند احادیث کا اردو ترجمہ جو جوامع الکلم کی حیثیت رکھتی ہیں
66	معجزات نبی الوریٰ ترجمہ خصائص کبریٰ	مولانا عبدالجبار خاں آصفی	نامی پریس، آگرہ	معجزات نبوی پر مشتمل احادیث کا اردو ترجمہ
67	انتخاب الترغیب والترھیب	مولانا عبداللہ دہلوی	ندوۃ المصنفین، دہلی	جنت کی ترغیب اور جہنم سے ڈرانے والے احادیث کا اُردو ترجمہ
68	کشف الظلمہ ترجمہ نور اللمعہ	مولوی محمد علی مراد آبادی	مطبع: العلوم مراد آباد	مختلف احادیث رسول کا اردو ترجمہ

69	الأدب المفرد	نامعلوم	مطبع: مفید عام آگرہ	امام بخاریؒ کی مشہور زمانہ اردو ترجمہ جس میں آداب واخلاق والی حدیثیں جمع کی گئیں۔
70	حياة الأنبياء ترجمه اردو انبياء الأزكياد	مرزا محمد نذیر	حمیدیہ اسٹیم پریس لاہور	انبیاء علیہم السلام خصوصا نبی آخر الزمان کی زندگی سے متعلق احادیث کا اردو ترجمہ
71	اذكار مسنونه (ابن قيم)	خلیل احمد حامدی	مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی	مسنون دعائیں جو احادیث میں مذکور ہیں
72	نصيحة المسلمين باحاديث خاتم المرسلين	مولانا مختار احمد ندوی	دار السّلفیہ ممبئی	اللہ کی رسول ﷺ کی نصیحتوں کو جو حدیث کی شکل میں ہیں اُنہیں جمع کیا گیا۔
73	طب نبوى ،ابن القيم	حکیم عزیز الرحمٰن	دار السّلفیہ ممبئی	رسول اکرم ﷺ کے طبی فرمودات کا اُردو مجموعہ
74	تفريح الأحباب فى مناقب الال والاصحاب	حافظ محمد رحیم بخش	اکمل المطابع لکھنؤ	رسول اکرم اور صحابہ اکرام سے متعلق مناقب والی احادیث جمع کی گئی ہیں
75	خير الكلام فى ترجمة جلاء الأفهام	مولانا شاکر حسین	مدینہ پریس بجنور 1930ء	مختلف احادیث رسول کا اردو ترجمہ
76	مذهب مختار	عزیز الرحمٰن بجنوری	مطبع نعمانی دہلی 1978ء	مختلف احادیث رسول کا اردو ترجمہ
77	زواجر	شیخ آدم	مطبع: نامی کانپور	مختلف احادیث رسول کا اردو ترجمہ

78	منبهات ابن حجر	حافظ محبّ اللہ	نظامی پریس کانپور	قول رسول جو اقوال حکمت کا درجہ رکھتی ہیں اُن کا اُردو مجموعہ
79	مختار الأحاديث (قلمی)	مولانا عبدالمنان اعظمی	آغاز ترجمہ: 1974ء	اس کتاب کا تذکرہ مولانا محمد مستقیم سلفی نے اپنا مقالہ ''علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث'' جسے مقامی جمعیت اہل حدیث، یوپی نے 1999ء شائع کی ہے، اس میں ذکر کیا ہے۔
80	مسند امام احمد	مولانا دوست محمد	اعتقاد پبلی کیشنز، دہلی 1987ء	احمد بن حنبلؒ کی مشہور زمانہ مسند احمد بن حنبل کا اُردو ترجمہ
81	مسندابی حنیفه منیقه	مولانا حبیب الرحمٰن ابن مولوی احمد علی	مطبع: یوسفی فرنگی محل	امام اعظم امام ابوحنیفہؒ سے مروی احادیث کا اردو مترجم مجموعہ ہے۔
82	التشرف بمعرفة احاديث التصوف	مولانا اشرف علی تھاوی	رسالہ ''ہادی''	رسالہ ہادی میں قسطوار شائع شدہ
83	خصائل نبوی ترجمہ شمائل ترمذی	مولانا زکریا سہانپوری	مرکز ادب دیوبند	سن ترجمہ: 1925ء رسول اکرم کے شمائل پر مشتمل احادیث کا مجموعہ ہے۔

84	فضائل قرآن	مولانا زکریا سہانپوری	ادارہ اشاعت دینیات دہلی	سن ترجمہ: 1929ء فضائل قرآن سے متعلق احادیث کا مجموعہ ہے۔
85	فضائل رمضان	مولانا زکریا سہانپوری	ادارہ اشاعت دینیات دہلی	سن ترجمہ: 1930ء ماہ رمضان سے متعلق وارد احادیث کا مجموعہ ہے۔
86	فضائل نماز	مولانا زکریا سہانپوری	ادارہ اشاعت دینیات دہلی	سن ترجمہ: 1939ء نماز سے متعلق وارد احادیث کا مجموعہ ہے۔
87	فضائل درود	مولانا زکریا سہانپوری	ادارہ اشاعت دینیات دہلی	سن ترجمہ: 1941ء درود شریف سے متعلق وارد احادیث کا مجموعہ ہے
88	فضائل ذکر	مولانا زکریا سہانپوری	ادارہ اشاعت دینیات دہلی	ذکر کے فضائل پر وارد احادیث کا اردو ترجمہ
89	ریاض السنہ	مولانا جعفر شاہ پھلواری شریف	ادارہ ثقافت اسلامی لاہور	سن اشاعت: 1954ء سنت کی اتباع سے متعلق احادیث کا مجموعہ ہے۔
90	گلستان حدیث	مولانا جعفر شاہ پھلواری شریف	ادارہ ثقافت اسلامی لاہور	مختلف احادیث رسول کا اردو ترجمہ
91	مجمع البحرین	مولانا جعفر شاہ پھلواری شریف	ادارہ ثقافت اسلامی لاہور	مختلف احادیث رسول کا اردو ترجمہ خصوصا بخاری و مسلم کی احادیث کو یکجا کیا گیا۔
92	کلام نبوت	مولانا محمد فاروق خاں	مکتبہ اسلامی دہلی	احادیث کے مجموعہ کا ترجمہ

93	جواهر الحديث	مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی	----	مختلف احادیث رسول کا اردو ترجمہ
94	نوادر الحديث	مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی	-----	مختلف احادیث رسول کا اردو ترجمہ
95	رباعيات قرآن وحديث	انجینئر عبدالمجید انصاری	مکتبہ قدوسیہ لاہور	اُن احادیث اور قرآنی آیات کو جمع کیا گیا جن میں چار چار باتوں کا تذکرہ ہے۔
96	سنن دارمی	مترجم: حافظ عبدالستار حماد	انصار السنہ پبلیکیشنز، لاہور	مشہور احادیث کی کتاب میں شمار ہوتا ہے یہ اُس کا اُردو ترجمہ ہے
97	صحيح ابن خزيمه	مترجم: محمد اجمل بھٹی	انصار السنہ پبلیکیشنز، لاہور	صحیح ابن خزیمہ کا اردو ترجمہ ہے۔
98	صحيفه همام بن منبيه	پروفیسر محمد رفیق چودھری	مکتبہ قرآنیات لاہور	شاگرد ابو ہریرہؓ کے مروی احادیث کا اُردو ترجمہ
99	فرامين نبوی ﷺ	محمد عبدالشہید نعمانی	الرحیم اکیڈمی کراچی	مختلف احادیث رسول کا اردو ترجمہ
100	مسند اسحاق بن راهويه	ابوانس محمد سرور گوہر	انصار السنہ پبلیکیشنز، لاہور	مشہور جرح وتعدیل کے امام کے مسند کا اردو ترجمہ
101	مسند احمد بن حنبل	محمد ظفر اقبال	مکتبہ رحمانیہ لاہور	14 جلدوں میں ہے
102	مسند احمد بن حنبل	مترجمین: عباس انجم گوندلوی، پروفیسر سعید مجتبوی سعیدی، ابوالقاسم محمد محفوظ اعوان	دارالعلم ممبئی	12 جلدوں میں ہے، فقہی ترتیب پر مشتمل ہے۔

103	مسند شافعی	حافظ فیض اللہ ناصر	ادارہ اسلامیہ لاہور	امام شافعیؒ کی مسند کا اردو ترجمہ
104	مسند شافعی	حافظ محمد فہد	دار العلم ممبئی	دو جلدوں پر مشتمل ہے
105	مصنف ابن ابی شیبہ	ابوانس محمد سرور گوہر	مکتبہ رحمانیہ، لاہور	11 جلدوں پر مشتمل ہے۔
106	کتاب العلم من صحیح البخاری مع علمی نکات	ام عبد منیب	مشربہ علم وحکمت لاہور	صحیح بخاری کی کتاب العلم کا اردو ترجمہ علمی نکات کے ساتھ
107	کنز العمال	محمد اصغر مغل	دار الاشاعت کراچی	اعمال پر مشتمل احادیث کا اردو ترجمہ
108	المستدرک علی الصحیحین	حافظ ابی عبداللہ حاکم نیسا پوری	ادارہ پیغام القرآن	امام حاکم کی صحیحین کی شرط پر جمع کی گئی احادیث کا مجموعہ ہے۔
109	امعان المواضیح لحل مقدمۃ مشکوٰۃ المصابیح	احسان الحق فاروقی	مکتبہ دار الحرمین گجرانولہ	مشکوۃ المصابیح کے مقدمے کی اردو شرح ہے۔
110	حدیث نماز	حافظ عبدالمتین میمن جونا گڑھی	سلفی دار الاشاعت دہلی	نماز سے متعلق احادیث کا مجموعہ ہے
111	سلسلہ احادیث صحیحہ	ابوالحسن عبدالمنان راسخ	مکتبہ قدوسیہ لاہور	3 جلدوں پر مشتمل صحیح احادیث کا مجموعہ ہے۔
112	سلسلہ احادیث صحیحہ	ابوالقاسم محمد محفوظ احمد	دار العلم ممبئی	6 جلدوں پر مشتمل صحیح احادیث کا ہے
113	فہم الحدیث	میاں محمد جمیل ایم۔اے	ابو ہریرہ اکیڈمی، لاہور	مختلف احادیث رسول کا اردو ترجمہ

114	مرأة البخاری	یونس عتیق	دارالحسنی نوشہرہ، گوجرانوالہ	یہ بخاری اور علم حدیث کے متعلق نکات ہیں۔
115	اللؤلؤ والمرجان	داؤدراز دہلوی	مکتبہ قدوسیہ، لاہور	صحیحین کی حدیثوں کا اردو ترجمہ ہے۔
116	جواهر الایمان شرح اللؤلؤ والمرجان	داؤدراز دہلوی، عمرآن ایوب لاہوری	مکتبہ الفہیم مئوناتھ بھنجن، یوپی	صحیحین کی حدیثوں کا اردو ترجمہ اور شرح ہے
117	امثال الحدیث	قاری محمد دلاور سلفی	صبح روشن پبلشرز ،لاہور	احادیث نبویہ سے تمثیلات وتشبیہات کا مجموعہ
118	شرح حدیث هر قل	حافظ محمد گوندلوی	ام القریٰ پبلی کیشنز، گوجرانوالہ	بخاری کی حدیث ہرقل سیرت نبوی ﷺ کے آئینہ میں
119	ضیاء الاسلام فی شرح الالمام باحادیث الاحکام	ابوضیاء محمود احمد غضنفر	نعمانی کتب خانہ، لاہور	احکام احادیث پر مشتمل کتاب
120	عمدة التصانیف شرح نحبة الاحادیث	محمد علی جانباز	دارالابلاغ پبلشرز، لاہور	عامۃ الناس کی ضرورت کے پیش نظر 100 احادیث کا مرتب شدہ مجموعہ ہے۔
121	احادیث ضعیفه کا مجموعه	مولانا محمد صادق خلیل	ضیاءالسنہ ادارہ تالیف وترجمہ، فیصل آباد	یہ علامہ البانیؒ کے مجموعہ سلسلۃ الضعیفہ کا اردو ترجمہ ہے۔
122	مختصر صحیح بخاری	عبدالستار حماد	دارالسلام، لاہور	صحیح بخاری کی تکرار سے خالی احادیث کا اردو ترجمہ

123	مختصر صحیح مسلم	شیخ محمد عیسیٰ	مکتبہ السنہ الدار السّلفیہ، کراچی	صحیح مسلم کی تکرار سے خالی احادیث کا اردو ترجمہ
124	احادیث قدسیہ	ابومسعود ندوی	منشورات، لاہور	احادیث قدسیہ کا اردو ترجمہ ہے
125	100مشہور ضعیف احادیث	حافظ عمر آن ایوب لاہوری	فقہ الحدیث پبلکیشنز، لاہور	100 ضعیف اور موضوع احادیث جو عوام میں مقبولیت پا چکے ہیں اُن احادیث کا مجموعہ ہے
126	200مشہور ضعیف احادیث	حافظ عمر آن ایوب لاہوری	فقہ الحدیث پبلکیشنز، لاہور	200 ضعیف اور موضوع احادیث جو عوام میں مقبولیت پا چکے ہیں اُن احادیث کا مجموعہ ہے
127	150مشہور ضعیف احادیث	حافظ عمر آن ایوب لاہوری	فقہ الحدیث پبلکیشنز، لاہور	150 ضعیف اور موضوع احادیث جو عوام میں مقبولیت پا چکے ہیں اُن احادیث کا مجموعہ ہے
128	300مشہور ضعیف احادیث	حافظ عمر آن ایوب لاہوری	فقہ الحدیث پبلکیشنز، لاہور	300 ضعیف اور موضوع احادیث جو عوام میں مقبولیت پا چکے ہیں اُن احادیث کا مجموعہ ہے
129	400مشہور ضعیف احادیث	حافظ عمر آن ایوب لاہوری	فقہ الحدیث پبلکیشنز، لاہور	400 ضعیف اور موضوع احادیث جو عوام میں مقبولیت پا چکے ہیں اُن احادیث کا مجموعہ ہے

130	500مشهور ضعيف احاديث	حافظ عمرآن ایوب لاہوری	فقہ الحدیث پبلکیشنز، لاہور	500 ضعیف اور موضوع احادیث جو عوام میں مقبولیت پا چکے ہیں اُن احادیث کا مجموعہ ہے
131	1500مشهور ضعيف احاديث	حافظ عمرآن ایوب لاہوری	فقہ الحدیث پبلکیشنز، لاہور	1500 ضعیف اور موضوع احادیث جو عوام میں مقبولیت پا چکے ہیں اُن احادیث کا مجموعہ ہے
132	صحيفه همام بن منبيه	حافظ عبداللہ شمیم	الانصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور	شاگرد ابو ہریرہؓ کے مروی احادیث کا اُردو ترجمہ
133	ضعيف اور من گھڑت واقعات	محمد انور زاہد	نعمانی کتب خانہ ،لاہور	کتب حدیث ضعیف اور موضوع روایات کو اخذ کر کے ان کا اردو ترجمہ چار جلدوں میں کیا گیا ہے۔
134	نخبة الصحيحين	قاری صہیب احمد میر محمدی	دار السلام لاہور	یہ صحیحین کی ایمانی اخلاقی اور سماجی موضوعات پر منتخب احادیث کا مجموعہ ہے۔
135	ترجمان السنه	مولانا بدر عالم میرٹھی	مکتبہ رحمانیہ لاہور	جدید دور کے ضرورت کے مطابق جدید عنوانات اور مباحث کے ساتھ احادیث مبارکہ کا جامع اور خوبصورت مجموعہ

136	تحفیظ الاحادیث	عبدالباسط قاسمی	شعبہ نشر واشاعت مدرسہ تحفیظ القرآن ،اعظم گڈھ، یوپی	حفظ کرنے کے لیے صحیحین سے 100 احادیث کا انتخاب
137	تحفة الأمثال	عبدالباسط قاسمی	شعبہ نشر واشاعت مدرسہ تحفیظ القرآن، اعظم گڈھ ،یوپی	صحیح احادیث سے مأخذ ،رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ مثالوں کا بہترین مجموعہ
138	احسان الٰھی	مولانا اختر حسین بھاولپوری	مکتبہ عمر فاروق کراچی	وفاق المدارس کے نصاب میں شامل پانچ احادیث موطا امام مالک، موطا امام محمد، طحاوی، نسائی اور ابن ماجہ کی کتب کی مکمل شرح صرف ایک جلد میں
139	شرح شمال ترمذی	عبدالقیوم حقانی	القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ، خالق آباد ،نوشہرہ	شمائل ترمذی کا اردو ترجمہ
140	تصحیح الخیال فی تخریج احادیث فضائل اعمال	سید احمد ومیض ندوی، میر رضوان اللہ قاسمی صاحبان	ٹی ایچ پرنٹرس، دہلی	تبلیغی جماعت کی معروف کتاب فضائل اعمال کے متعلق شبھات کا ازالہ اور احادیث کی تخریج
141	منتقیٰ الاخبار فی احادیث الاحکام	محمد داؤد راغب رحمانی	دار العلم ممبئی	معمولات زندگی کے تمام شعبہ جات پر مشتمل پانچ ہزار سے زائد منتخب احادیث صحیحہ کا مجموعہ، 2 جلدوں میں

142	صحیح الادب المفرد للامام البخاری	سید عبدالقدوس ہاشمی	دار العلم ممبئی	آداب زندگی سے متعلق احادیث وآثار کا بیش بہا مجموعہ
143	الأدب المفرد	محمد ارشد کمال	دار العلم ممبئی	آداب زندگی سے متعلق احادیث وآثار کا بیش بہا مجموعہ
144	معجم صغیر طبرانی	عبدالصمد ریالوی	الکتاب انٹرنیشنل، دہلی	امام طبرانی کی معجم صغیر کا اردو ترجمہ۔
145	صحیح ابن خزیمہ	محمد اجمل بھٹی	مکتبہ الفہیم، مئوناتھ بھنجن، یوپی	صحیح ابن خزیمہ کا اردو ترجمہ جو 4 جلدوں پر مشتمل ہے۔
146	مختصر ریاض الصالحین	حافظ صلاح الدین یوسف	الکتاب انٹرنیشنل، دہلی	ریاض الصالحین کی منتخب احادیث کی اردو شرح اور ترجمہ
147	احادیث رسولؐ سے منتخب 60دلچسپ واقعات	خالد محمود	اریب پبلیکیشنز، دہلی	احادیث رسولؐ سے منتخب 60 دلچسپ واقعات کا مجموعہ ہے
148	خزائن الحدیث	مولانا محمد حکیم اختر	اریب پبلیکیشنز، دہلی	مختلف احادیث رسول کا اردو ترجمہ
149	رسول اللہ ﷺ کی سنتیں	مولانا محمد حکیم اختر	اریب پبلیکیشنز، دہلی	رسول اکرم کی سنتوں کا مجموعہ ہے
150	خواتین کے متعلق 150 احادیث	شیخ اسعد اعظمی	مکتبہ الفہیم، مئوناتھ بھنجن، یوپی	خواتین کے متعلق 150 احادیث کا اردو مجموعہ ہے

151	ایک دن میں ہزار سنتیں	محمد اسماعیل عمری	خرم پبلیکیشنز،حیدرآباد	ایک دن میں ہزار سنتوں کا اردو مجموعہ
152	منتخب احادیث	محمد محمد سعد کاندھلوی	اریب پبلیکیشنز،دہلی	منتخب احادیث کا مجموعہ
153	1000منتخب احادیث	شیخ الحدیث مفتی محمد یوسف	اریب پبلیکیشنز،دہلی	بخاری کی 1000احادیث کا انتخاب
154	1000منتخب احادیث	شیخ الحدیث مفتی محمد یوسف	اریب پبلیکیشنز،دہلی	صحیح مسلم کی 1000احادیث کا انتخاب
155	1000منتخب احادیث	شیخ الحدیث مفتی محمد یوسف	اریب پبلیکیشنز،دہلی	مشکٰوۃ کے 1000احادیث کا انتخاب
156	سنتیں جو چھوڑ دی گئیں	عبدالمالک قاسم	مکتبہ الفہیم،مئوناتھ بھنجن،یوپی	سنت مجورہ جواحادیث میں وارد ہیں اُنکا مجموعہ
157	شرح حدیث جبرئیل	حافظ زبیر علی زئی	مکتبہ الفہیم،مئوناتھ بھنجن،یوپی	حدیث جبرئیل کا اردو ترجمہ اور شرح
158	حضورؐ کے تربیتی ارشادات	مفتی ثناءاللہ محمود	اریب پبلیکیشنز،دہلی	تربیت سے متعلق احادیث کا مجموعہ
159	آنحضرت ﷺ کے فضائل وشمائل	خالد محمود	اریب پبلیکیشنز،دہلی	شمائل پر مشتمل کتاب
160	صحیح بخاری کے سنہرے واقعات	مولانا ظفر اقبال	مکتبہ الفہیم،مئوناتھ بھنجن،یوپی	کتاب صحیح البخاری سے منتخب واقعات کا مجموعہ
161	صحیح بخاری ومسلم کے منتخب شدہ قصے	ابوعبدالصبور عبدالغفور دامنی	مکتبہ الفہیم،مئوناتھ بھنجن،یوپی	صحیح البخاری ومسلم سے منتخب واقعات کا مجموعہ

162	قصص الغیب	محمد آصف نسیم	اریب پبلیکیشنز، دہلی	صحیح احادیث کی روشنی میں غیبی قصوں کا تذکرہ
163	اسلام ایمان اور احسان	ڈاکٹر اسرار احمد	اریب پبلیکیشنز، دہلی	حدیث جبرئیل کی روشنی میں شرح کی گئی ہے۔
164	گلدستہ حدیث	ابوسعید محمد سعید شاہد	مکتبہ الفہیم، مئوناتھ بھنجن، یوپی	کمسن بچوں کے لیے حدیث کا بہترین مجموعہ
165	گلدستہ حدیث	کے ابو یاسر امین الرحمٰن عمری مدنی	عمرہ ایجوکیشنل سوشیل ویلفیر اسوسی ایشن، کرناٹک	150 صحیح احادیث کا مجموعہ
166	فضائل صحابہ	زبیر علی زئی	اریب پبلیکیشنز، دہلی	صحیح احادیث کی روشنی صحابہؓ کے فضائل کا تذکرہ
167	مختصر شعب الایمان للبیهقی	مولانا محمد جونا گڈھی	مکتبہ الفہیم، مئوناتھ بھنجن، یوپی	امام بیہقی کی مشہور زمانہ کتاب شعب الایمان کا اردو ترجمہ و تلخیص
168	صحیفه همام بن منبه	وہب بن منبہ / حافظ عبد اللہ شمیم	انصار السنہ پبلیکیشنز، لاہور	یہ ڈاکٹر حمید اللہ پیرس کی دریافت ہے، حدیث کا بالکل ابتدائی مجموعہ ہے۔
169	ضعیف اور من گھڑت واقعات	محمد انور زاہد	نعمانی کتب خانہ، لاہور	چار جلدوں پر مشتمل کتاب ہے، جس میں من گھڑت واقعات حدیث سے الگ کیا گیا ہے۔
170	ضعیف اور موضوع روایات	محمد یحیٰ گوندلوی	جامعہ تعلیم القرآن و الحدیث، سیالکوٹ	گھڑی ہوئی روایات کو احادیث سے جدا کیا گیا ہے۔

171	ضیاء الاسلام فی شرح الالمام فی احادیث الاحکام	تقی الدین ابوالفتح/ابو ضیاء محمود احمد	نعمانی کتب خانہ، لاہور	احکام پر مشتمل احادیث کا مجموعہ ہے۔
172	ضیاء الکلام فی شرح عمدۃ الاحکام	تقی الدین ابوالفتح/ابو ضیاء محمود احمد	نعمانی کتب خانہ، لاہور	احکام پر مشتمل احادیث کا مجموعہ ہے۔
173	عمدۃ التصانیف شرح نخبۃ الاحادیث	محمد علی جانباز	دارالبلاغ، لاہور	تربیت واصلاح پر مبنی احادیث کا مجموعہ
174	فرامین نبوی ترجمہ وشرح مکاتیب النبی	ابوجعفر دبیلی/محمد عبد الشہید نعمانی	الرحیم اکیڈمی، کراچی	مکتوبات نبوی کا اردو ترجمہ ہے۔
175	شعب الایمان اردو	امام بیہقی/نامعلوم	دارالاشاعت، کراچی	7 جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب ہے جس میں ایمان کے شعبہ جات کی تفصیلات ہے۔
176	مختصر الترغیب و الترھیب	ابن حجر عسقلانی/محمد خالد سیف	دارالعلم، ممبائی	ترغیب اور ترہیب کے موضوع پر مشتمل احادیث کا مجموعہ ہے۔
177	مختصر الکبائر	امام ذھبیؒ/سعید احمد قمر الزماں	وزارت اسلامی، سعودی	کبیرہ گناہوں پر احادیث کا مجموعہ ہے۔
178	مسند ابی ھریرۃ الذی جاء فی الصحیح البخاری بغیر تکرار	عطاء اللہ طارق	ادارہ اصلاح المسلمین، پاکستان	حضرت ابوہریرہؓ سے مروی احادیث کا وہ مجموعہ ہے جو بخاری شریف میں بغیر تکرار کے وارد ہے۔

179	مسند حمیدی	امام حمیدی/ابوحمزہ مفتی ظفر جبار چشتی	مکتبہ زمزم، پاکستان	امام حمیدی سے مروی احادیث کا مجموعہ ہے۔
180	سنن دار قطنی	امام دار قطنی/حافظ فیض اللہ ناصر	ادارہ اسلامیات، لاہور	امام دار قطنی کی مجموعہ احادیث ہے جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔
181	حدیث نماز	عدب المتین میمن جونا گڑھی	سلفی دار الاشاعت، دہلی	نماز سے متعلق احادیث کا مجموعہ ہے۔
182	تحفة الاحادیث شرح نخبة الاحادیث	سید داؤد غزنوی/قاری سیف اللہ ساجد	ساجد اسلامک سنٹر، پاکستان	عبادات اور معاملات سے متعلق 100 احادیث کا مجموعہ ہے۔
183	امثال الحدیث	قاری محمد دلاور سلفی	صبح روشن پبلشرز، لاہور	احادیث میں وارد تمثیلات و تشبیہات کا مجموعہ۔
184	المنهاج السوی من الحدیث النبی	ڈاکٹر محمد طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور	منتخب احادیث کا مجموعہ ہے جس میں ترجمہ، تشریح اور تحقیق شامل ہے۔
185	الخطبة السدیدة فی اصول الحدیث وفروع العقیدة	ڈاکٹر محمد طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور	حدیث اور اصول حدیث پر لکھی گئی کتاب ہے، جس میں عقیدہ کے فروعی مسائل کا بھی تذکرہ ہے۔
186	الاصفا فی التوسل والتبرل با لمصطفیٰ	ڈاکٹر محمد طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور	نبی اکرم ﷺ سے تبرک و توسل سے متعلق احادیث کا مجموعہ ہے۔

اختتامیہ

ابتدائے آفرینش سے انسان نے اپنے آپ کو کسی مافوق الفطرت یا کسی لازوال وطاقتور ذات سے جوڑے رکھنے کے لئے مذہب کا انتخاب کیا ہے۔اوراس تعلق کے حوالے سے انسانوں کا یہ عقیدہ رہا کہ اس کی نجات اور کامیابی اسی مذہب کی پیروی اوراتباع میں مضمر ہے۔شایدانسان کی اسی فکر نے اسے مذہب اورعقیدہ سے جوڑے رکھا۔جب انسان اپنے مذہب کے حوالے سے مطمئن ہوا تواس نے یہ بھی ضروری سمجھا کہ اس مذہب کی اشاعت وتبلیغ کی جائے تاکہ دوسرے انسان بھی اس کی پیروی کر کے نجات اور کامیابی حاصل کرلیں۔انسان کے اسی خیال نے اسے مذہبی تراجم کی طرف متوجہ کیااور دنیا میں مذہبی تراجم کی روایت کا آغاز ہو۔واقعہ یہ ہے کہ فن ترجمہ کوجن تین اہم وجوہات کی بنیاد پر ترقی ملی ہے اس میں مذہبی تراجم نے اپنا غیر معمولی رول ادا کیا ہے۔

آج دنیا میں مختلف ممالک میں اورمختلف زبانیں بولنے والوں کے درمیان الگ الگ مذاہب کے پیروکار بآسانی مل جائیں گے۔ یہ صورت حال ترجمے کے بغیر ممکن نہیں تھی۔اس وقت دنیا میں عیسائیت اور اسلام تیزی سے پھیلنے والے مذاہب میں شمار کئے جاتے ہیں۔ان مذاہب کے پیرووں نے سب سے زیادہ اپنے مذہبی متون کو دوسری زبانوں میں منتقل کیا ہے۔

دنیا میں جب طباعت عام ہوئی تو مذہبی لٹریچر کو پہلے مرحلے میں دنیا کی دیگر زبانوں میں منتقلی کا کام شروع کیا گیا۔ چنانچہ اسلام،عیسائیت، بدھ مت اور ہندودھرم کی مذہبی کتابوں یعنی قرآن مجید، انجیل کے صحائف اورویدوں وغیرہ کے تراجم بکثرت ہوئے جن کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔مثال کے طور پر بائبل کے عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کو دیکھیں کہ پچھلے دو ہزار برسوں میں عہد نامہ جدید کا ترجمہ دنیا کی 1100 زبانوں میں ہو چکا ہے۔جب کہ عہد نامہ جدید کے بعض اجزاء2403 زبانوں میں دستیاب ہیں۔

قرآن مجید جوکہ مذہب اسلام کی اصل ہےاس کے ترجمے بعض روایتوں کے مطابق پیغمبراسلام محمد

ﷺ ہی کے زمانے میں شروع ہو گئے تھے جب کہ اس وقت قرآن کی بعض آیتوں کے ترجمے کیے گئے۔ اس امر کے لیے وہ خطوط بھی بطور دلیل پیش کیے جا سکتے ہیں جو پیغمبر اسلام نے دیگر ممالک کے بادشاہوں کے نام تحریر کیے تھے۔ آج بھی وہ خطوط ترکی کی مرکزی میوزیم میں موجود ہیں۔ بعد ازاں آپ کے صحابہ دنیا کے مختلف گوشوں میں پہنچ کر اس دین کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مذہب اسلام کا شمار ان مذاہب میں ہوتا ہے جو دنیا کے ایک وسیع جغرافیائی خطے میں پایا جاتا ہے۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ ''برصغیر میں کتب احادیث کے اردو تراجم: ایک جائزہ'' میں حدیث پاک کے اردو تراجم پر گفتگو کی گئی۔ احادیث سے مراد پیغمبر اسلام محمد ﷺ کے اقوال، افعال، اور آپ کے روبرو ہونے والے اعمال ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک حدیث رسول کی بڑی اہمیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے احادیث جن کی تعداد کئی لاکھ پر مشتمل ہے اسے جمع کرنے اور پوری امانت و حفاظت کے ساتھ امت تک پہنچانے کا کام کیا ہے۔ مولانا آزادؒ کے بقول پوری انسانی تاریخ اس طرح کی کوئی اور مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جس طرح ابتدائی دور میں فن حدیث کی تدوین عمل آئی اسی طرح بعد کے دور میں علماء اسلام نے دینا بھر کی زبانوں میں انہیں منتقل کرنا شروع کر دیا۔ جس کے نتیجے میں حدیث پاک کا ایک بڑا ذخیرہ آج دنیا کی مختلف زبانوں میں موجود ہے۔

زبان عربی میں حدیث اور فن حدیث پر جتنا بھی کام ہوا ہے، اس کا وافر حصہ زبان اردو میں منتقل کیا جا چکا ہے اور فی الحال کام مزید تیزی سے جاری ہے۔ بعض امہات الکتب کے دسیوں تراجم ہو چکے ہیں۔ مثلاً (۱) صحیح بخاری شریف کے بیس سے زائد تراجم (۲) صحیح مسلم شریف کے آٹھ سے زائد (۳) سنن ابوداود شریف کے دس سے زائد (۴) سنن ترمذی کے پانچ سے زائد (۵) سنن نسائی کے چار سے زائد (۶) سنن ابن ماجہ کے چھ سے زائد تراجم ہیں۔ علاوہ ازیں زبان اردو میں حدیث اور فن حدیث پر جو مستقل کتابیں لکھی گئیں ہیں ان کی تعداد لامتناہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے عربی و فارسی کے بعد موزوں کوئی زبان ہے تو وہ اردو زبان ہے۔ برصغیر کے علماء اسلام نے تعلیمات اسلامیہ کو بکثرت اردو قالب میں ڈھالا ہے۔ جس میں قرآن مجید، حدیث پاک، اسلامی فقہ، فلسفہ، منطق، علم سلوک وطریقت، اسلامی تاریخ، علم میراث، سیرت پاک، سوانح عمریاں وغیرہ کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

اس مقالے میں ہم نے ابتداً مذہب اسلام میں حدیث کے مقام اور اس کی شرعی حیثیت پر اجمالی گفتگو کی ہے اور یہ واضح کیا کہ اس کی اسی اہمیت کے سبب اہل علم نے ان کے ترجموں پر کافی توجہ دینے کی

ضرورت محسوس کی۔قرآن مجید اسلام کی اصل ہے اور احادیث اس کی تشریح وتوضیح ہے اورجزئیات وتفصیلات کا سب سے پیش بہا ذخیرہ ہیں، یہ دنیائے ادب میں یہ ایک لافانی ذخیرۂ ادب ہے جس کی ضخامت تصور تخیل سے بالاتر ہے۔اردوزبان میں اس بیش بہا ذخیرہ کو منتقل کرنے کا کام اردو کے ابتدائی دور ہی سے ہمیں ملتا ہے۔

مقالے کے دوسرے باب میں ہم نے اردو میں حدیث پاک کے ترجموں کی ابتدااوراس کے ارتقا کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ پیش کر کے حدیث کے ابتدائی اردوتراجم کے تعین کی کوشش کی ہے۔چنانچہ اس سلسلے میں ایک اہم نام عبدالوہاب متقی کا ہے جو مالوہ کے ساکن تھے وہ 1593ء کے دوران مکہ مکرمہ میں حدیث کا درس عربوں کے لیے عربی میں اور عجمیوں کے لئے اردووفارسی میں دیا کرتے تھے۔یہ شائد اردوزبان میں حدیث کے ترجمے کی اولین شکل تھی۔علاوہ ازیں سید اکبر حسینی ولد خواجہ بندنواز نے 1420ء سے قبل تصوف کے موضوع پر ایک کتاب تصنیف کی جس میں حدیث پاک کا اردوترجمہ مع متن موجود ہے۔اور ہماری تحقیق کے مطابق یہی اردو میں حدیث کے تحریری ترجمے کا اولین نمونہ ہے۔وہ حدیث اوراس کا ترجمہ یوں ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجلو ابالصلوٰۃ قبل الفوت عجلو بالتوبتہ قبل الموت

یعنی شتابی کرونماز وقت گزرنے سون آگے ہورشتابی کروتوبہ مرنے سون آگے۔

ہماری تحقیق کے مطابق احادیث کے ترجمے کے حوالے سے دوسری کتاب شمائل الاتقیا ہے۔اس کتاب کے مصنف برہان الدین اولیا ہیں۔اس کا ترجمہ 1080ھ مطابق 1670ء میں میراں یعقوب نے کیا تھا۔یہ اصلاً تصوف کی کتاب ہے لیکن بقول نصیرالدین ہاشمی اس میں حدیث کی نو کتابوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔اس کتاب میں حدیث کا ترجمہ جس طرح کیا گیا ہے اس کا ایک نمونہ اس طرح ہے:
قلب العارف حرم اللہ و حرم ان یلج فیہ غیر اللہ ،یعنی عارف کا دل سوخدا کا گھر ہے، ہورحرام ہے جودخل کرے اس گھر میں خداباج دوسرا۔

اس کے علاوہ اسی عہد کی ایک اورفارسی کتاب 'معرفت السلوک' کا اردوترجمہ بھی قابل ذکر ہے۔اس میں بھی چندحدیثوں کے اردوتراجم ہیں۔اس کتاب کے مصنف شیخ محمود ہیں۔اس کا اردوترجمہ شاہ محمد ولی اللہ قادری نے 1109ھ مطابق 1698ء میں کیا۔

ان تین کتابوں کے حوالے سے ہم نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ اردو کی دیگر اصناف کی طرح مذہبی ترجمہ بالخصوص احادیث کے تراجم کا آغاز بھی دکن ہی سے ہوا ہے۔ گرچہ یہ خالص احادیث کی کتابوں کے تراجم نہیں ہیں لیکن ان کتابوں میں جا بجا احادیث اور ان کے ترجمے ملتے ہیں۔ بزرگوں نے نہایت آسان اور عوامی زبان میں احادیث کا ترجمہ کیا ہے۔ اور انہی تراجم نے بعد کے ادوار کے لیے اسلام کے بنیادی ماخذات کے مکمل تراجم کے لیے راہ ہموار کی۔ اس کے باوجود اُس دور میں خالص کتب احادیث کے ترجمہ کا کوئی نمونہ ابھی تک سامنے نہیں آیا۔

جہاں تک مستقل حدیث کی کتابوں کے تراجم کا معاملہ ہے تو اس میں پہلا نام مشکوٰۃ المصابیح کے اردو ترجمہ ''مظاہر حق'' کا ہے جس کے مترجم نواب محمد قطب الدین دہلوی نے 1838ء میں ترجمہ شروع کیا تھا۔ راقم کی تحقیق کے مطابق یہ اردو میں حدیث کی پہلی ترجمہ شدہ کتاب ہے۔ جبکہ دوسرا نام قاضی بدر الدولہ مدراسی کا، جنہوں نے ''چہل حدیث'' (مشکوٰۃ المصابیح کے چالیس احادیث کا) اردو ترجمہ 21 صفر 1284ھ مطابق 13/9/1867 میں مکمل کیا تھا۔ اور اس سلسلے میں تیسرا نام مولانا احمد علی لاہوری کا ہے۔ جنہوں نے مشکوٰۃ المصابیح کا اردو ترجمہ 'مشکوٰۃ شریف ترجمہ ہندی' کے نام سے کیا۔ یہ کتاب 1271ھ بمطابق 1855ء کو مطبع اسماعیلیہ دہلی سے شائع ہوئی۔ راقم کی تحقیق کے مطابق یہ تین کتابیں اردو حدیث کے ترجمے کے اولین نمونے ہیں انیسویں صدی کے درمیانی تیس برس کے دوران ترجمہ کی گئیں۔

تاریخی ترتیب کے لحاظ سے مجموعہ احادیث کا چوتھا ترجمہ بخاری شریف کا مکمل اردو ترجمہ ہے جو ابوالحسن سیالکوٹی نے 1860 سے 1870 کے دوران مکمل کیا تھا۔ یہ بخاری شریف کا پہلا مکمل اردو ترجمہ ہے۔ اس سے قبل سینٹ فورٹ جارج کالج کے محمد مہدی واصف نے ایک حصہ 'کتاب التعبیر' کا اردو ترجمہ کیا تھا لیکن وہ شایع نہیں ہو سکا تھا اور وہ مکمل بھی نہیں تھا۔ اس طرح بخاری شریف کا پہلا اردو ترجمہ ابوالحسن سیالکوٹی کا مذکورہ اردو ترجمہ ہی ہے۔

کسی بھی فن میں اولیات کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، کیونکہ اسی بنیاد پر اس فن کے دیگر علوم کا بھی مطالعہ ممکن ہے، جیسا کہ اردو میں حدیث کے ترجمے کی اولیات پر مندرج بالا سطور میں تذکرہ ہوا ہے، اس سے اولاً اہل اسلام کے پاس حدیث کے مقام و مرتبہ کا پتہ چلتا ہے۔ ثانیاً علماء اسلام نے اپنے مذہب کی تعلیمات کی اشاعت کے لیے اردو زبان کا استعمال کیا جو ابھی تشکیلی دور سے گزر رہی تھی۔ جس کے باعث نہ

صرف مذہب کی تعلیمات عوام الناس تک با آسانی ترسیل ہوئیں بلکہ اردو زبان کی ترقی میں بھی ان تراجم نے اہم کردار ادا کیا۔ مذکورہ بالا ان اولین تراجم کے بعد اردو زبان میں حدیث کے ترجمہ کی ایک روایت شروع ہوئی جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

ہم نے اگلے ابواب میں برصغیر میں اب تک کتب احادیث کے مختلف اردو تراجم کا اجمالی تعارف پیش کیا جن میں صحاح ستہ، دیگر کتب مشہورہ، اربعین اور دیگر مجموعہ احادیث کے اردو تراجم شامل ہیں۔

اس تحقیق سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ترجمے کے سلسلے میں ہمارے علماء وفقہاء کا بڑا حصہ ہے۔ جب اُن کو دینی خیالات عوام تک پہنچانے کی ضرورت محسوس ہوئی جو اُن کی علمی زبان (عربی، فارسی) اور اُن کے طرز بیان سے نا آشنا تھے تو اُنہوں نے اُن خیالات کو عوام کی زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی اس طرح عربی وفارسی الفاظ کا سادہ اردو زبان میں ترجمہ ہوا۔ مذہبی تراجم کے زمرے میں کمیت وکیفیت اور اس کو ادا کرنے کے لحاظ سے احادیث نبوی کے تراجم کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اُردو میں حدیث کے ترجموں کا تنوع ، کتب حدیث کی وسعت وکثرت اور اُردو کے تدریجی اسلوبِ نگارش کی تبدیلیوں کے سبب وجود میں آیا۔

یہی وجہ ہے کہ کتب ستہ یعنی صحاح ستہ کے تراجم وشروحات کی تعداد ہی ایک سو کے لگ بھگ ہے۔ ان کے علاوہ دیگر کتب احادیث کے ترجموں اور توضیحات کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ ان تراجم میں بعض ایسے بھی ہیں جو ایک ہی کتاب کے ہیں لیکن زمانہ اور ضرورت کے اعتبار سے کئی مترجموں نے اس ایک ہی کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ خاص بات یہ کہ ہر ترجمہ اپنے اندر کچھ نہ کچھ انفرادیت رکھتا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ اس وقت تقریباً ہر اہم مجموعۂ حدیث کا اُردو ترجمہ موجود ہے اور عوام وخواص میں رسائی ہے۔

حدیث پاک کے اردو تراجم کی وجہ سے اردو کے ذخیرۂ الفاظ، جملوں اور محاوروں میں اچھا اضافہ ہوا۔ ابتدا اردو پر فارسی کے راست اثرات مرتب ہو رہے تھے، لیکن جب سے مذہبی تراجم کی ابتدا ہوئی عربی نے بھی اپنا راست اثر اردو زبان پر مرتب کرنا شروع کیا۔ ان مذہبی تراجم کی وجہ سے عربی زبان کے بے شمار الفاظ و جملے اردو کا اٹوٹ حصہ بن چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ان تراجم نے اردو کو کئی ایک اصطلاحات بھی عطا کیے ہیں، جو عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ مثلاً ایمان، اسلام، عبادت، حج، فرض، سنت، نفل وغیرہ جیسے بے شمار الفاظ اور تراکیب میں من حیث القوم، علی الصباح، فی سبیل اللہ جیسی کئی تراکیب اردو کا ناقابل تقسیم حصہ بن چکے ہیں۔ چنانچہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں ان تراجم وتصنیفات کے سبب اردو زبان میں اسلامی

تعلیمات کے اظہار میں بتدریج قدرت پیدا ہوئی اور آج دنیا میں اسلام کے تصورات کو اپنی پوری وسعت اور کامل مفہوم کے ساتھ عربی کے بعد جو زبان ادا کر سکتی ہے وہ اردو ہی ہے۔ اردو میں احادیث کے ترجمے نے نہ صرف اسلامی تعلیمات کو عام کرنے میں اپنا حصہ ادا کیا بلکہ اردو زبان کو وسعت لفظی بھی عطا کی اظہار مدعا کے نئے پیرائے بھی اس کی وجہ سے اردو کو ملے۔

کتابیات

مکتبہ وسن اشاعت	مؤلف / مصنف	نام کتاب	سلسلہ نمبر
مطبعہ دارالکتب، مصر 1974ء	امام ابن صلاح الشہر زوری	مقدمہ ابن صلاح	1
مکتبہ رحمانیہ، لاہور	مولانا محمد ارشاد القاسمی	بھجۃ الدرر شرح اردو نخبۃ الفکر	2
مکتبہ اسلامیہ، لاہور	حافظ زبیر علی زئی	اختصار علوم الحدیث	3
مکتبہ قدوسیہ، لاہور	پروفیسر عبدالرؤف ظفر	التحدیث فی علوم الحدیث	4
نعمانی کتب خانہ، لاہور	مولانا محمد صادق سیالکوٹی	اعجاز حدیث	5
دارالنشر والتالیف، نئی دہلی	ڈاکٹر گلام جیلانی برق	تاریخ حدیث	6
محدث روپڑی اکیڈمی، لاہور	عبدالرشید عراقی	برصغیر پاک وہند میں علم حدیث	7
مکتبہ اہل حدیث، کراچی	ملک ابو یحیٰ امام خان نوشہری	تراجم علمائے حدیث ہند	8
ملک سنز کارخانہ بازار، فیصل آباد	ڈاکٹر مصطفی السباعی مترجم غلام احمد حریری	حدیث رسول کا تشریعی مقام	9
دارالداعی للنشر والتوزیع، ریاض	ڈاکٹر محمد لقمان سلفی مترجم نورالا سلام مدنی	اسلام میں سنت کا مقام	10
دارالسلام، لاہور	حافظ عبدالستار حماد	حجیت حدیث	11
دارالقلم، انڈیا	ڈاکٹر اقبال احمد بسکوہری	جرح وتعدیل	12
مقامی جمعیت اہل حدیث، علیگڑھ، یوپی	مجموعہ مقالات اہل علم	علوم الحدیث مطالعہ وتعارف	13

14	مغرب سے نثری تراجم	مرزا حامد بیگ	مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد 1988ء
15	فن ترجمہ نگاری	خلیق انجم	انجمن ترقی اردو ہند 1996ء
16	ترجمہ فن وروایت	ڈاکٹر قمر رئیس	تاج پبلشنگ ہاؤس، دہلی 1976ء
17	برصغیر میں اہل حدیث کی اولیات	محمد اسحاق بھٹی	دار ابی الطیب للنشر والتوزیع۔ گوجرانوالہ 2012ء
18	دراسات فی الجرح والتعدیل	محمد ضیاء الرحمٰن عمری	جامعہ سلفیہ بنارس، 1982ء
19	تاریخ افکار وعلوم اسلامی	راغب الطباخ	مکتبہ اسلامی، دہلی 1983ء
20	اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں	مولانا عبدالحئی لکھنوی	دارالمصنفین، اعظم گڑھ 1969ء
21	علم حدیث میں برصغیر ہندو پاک کا حصہ	مولانا اسحاق بھٹی	مکتبہ اسلامی دہلی 1963ء
22	آب کوثر	شیخ محمد اکرام	مٹیا محل، نئی دینا دہلی
23	آثار الصنادید	سرسید احمد خاں	اعتقاد پبلیشنگ، دہلی 1963ء

نوٹ: مندرجہ بالا کتابیات میں ان کتب احادیث کو شامل نہیں کیا گیا ہے جن کی تفصیلات بطور اصل موضوع مقالہ میں شامل ہیں۔ اُن کتابوں کی کل تعداد 409 ہے۔